

# انکشافات حفر



ظ ذ ج غ  
ش ص ن و  
م س ع  
ط ی  
و د ل  
ض ر ا  
ن ب ج ع  
ط

حکیم سر فرید احمد زلہ



وَعِنْدَهُ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُ إِلَّا هُوَ (سورت انعام)  
اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (القرآن)

علم جفر کے قدیم اور عظیم مخفی قواعد کا انمول خزانہ

عربی، عبرانی و سریانی مستحصلات کا ذخیرہ

# انکشافات جفر

الخيار الجفر

فقیر حکیم سرفراز احمد زاہد چشتی صابری

(ماہر جفر و جہاد طبیب) (ایم ای ایچ جی کولمبیا یونیورسٹی)  
فائل طب البجلیت ماہر انکشافات جفر

تصنیف  
و تالیف

مکتبہ آریستو

کاشانہ زنجانی 125-D  
گلی نمبر 2، نزد مین مارکیٹ، لاہور  
کاشانہ زنجانی، آرام باغ روڈ،  
نزد درود خان، کراچی  
Ph: 021-2217544 Ph: 042-5752277

صفحہ نمبر

103

109

116

124

131

143

165

176

169

196

203

211

222

226

235



جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

ایچ بی

ناشر

شہزادہ سید محمد علی رنجانی

نام کتاب : انکشافات جفر

مصنف : حکیم سرفراز احمد زابد

معاون : شہزادہ حافظ سید حسن علی رنجانی

اشاعت اول : اپریل 2009ء

کمپوزنگ : شہزاد شاہ

ہٹل : شہزاد شاہ

پرنٹرز : حیدری پریس، ریلوے روڈ، لاہور

پبلشرز : نجم شہزادہ سید محمد علی رنجانی

قیمت : 200 روپے

صفحات : 240

مکتبہ ایچ بی

کاشانہ رنجانی 125-D نزد مین مارکیٹ گلبرگ

حضرت میراں حسین رنجانی روڈ گلبرگ II، لاہور پوسٹ کوڈ 54660

فون نمبر: 35752277-35857227

فون: 32217544

پوسٹ کوڈ: 74200

کاشانہ رنجانی، آرام باغ روڈ، کراچی۔

برانچ آفس

# فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	شاہ مرداں - شہر مرداں	3	16	مستقلہ درقون	103
2	غنی گفتنی	6	17	مستقلہ مداح القلوب	109
3	انکشاف حقیقت	7	18	مستقلہ کعب مرتفع	116
4	ہم حکیم سرفراز احمد زابد کو علامہ شاد گیلانی مافی کہتے ہیں	9	19	مستقلہ آسان بدوح لین	124
5	مکدستہ عقیدت بنام استاد محترم حکیم سرفراز احمد زابد	11	20	مستقلہ جفری الجبرا	131
6	احوال مصنف	13	21	مستقلہ بدوح لین	143
7	علم جفر کیا ہے؟	19	22	مستقلہ التفسیر القلوب	165
8	اصطلاحات	27	23	قاعدۃ الحرفیہ	176
9	مستقلہ علام الغیوب	54	24	مستقلہ آسان فہم	169
10	قاعدۃ خطی آتش	58	25	مستقلہ موالید اربع	196
11	قاعدۃ بدوح لین	67	26	مستقلہ سر الاسرار	203
12	مستقلہ طرح عناصر سوال	78	27	زائیرجہ الوقا	211
13	قاعدۃ نقشی نمبر 2	84	28	زائیرجہ الناریہ	222
14	مستقلہ عظیم المراتب	90	29	قانون مستقلہ	226
15	مستقلہ احست	97	30	باب تسخیرات الارواح	235



## شاہ مرداں - شیریزاں

استاد ملائیکہ حضرت جبرائیل امین جب جنگ بدر امیر المؤمنین حضرت علی امین ابی طالبؑ  
شیر خدا کے لیے اللہ کی جانب سے آسمانی تھوڑے (ذوالفقار) تلواریں لے کر آئے تو یہ شعر گنگنا رہے تھے۔

شاہ مرداں شیریزاں قوت پروردگار  
لافتی الاعلیٰ لاسیف الانوالفقار

ترجمہ: علی شاہ مرداں ہیں۔ اللہ کے شیر ہیں۔ ان کے ہاتھوں کی قوت اللہ کی  
ہے۔ علی جیسا کوئی دوسرا نہیں اور ذوالفقار جیسی (تکوار) کوئی اور ممکن نہیں۔ (علماء کرام) اس  
تکوار کی خوبی قبول مولا یوں بیان کرتے ہیں۔ اس تکوار سے وہ کفار نثار ہوتے تھے جن کی نسل  
سے قیامت تک کوئی مسلم مردوزن نے پیدا نہ ہوا تھا۔

ولایت کا منبع اولیاء اللہ کا مولا اور آقا اللہ کا شیر اور نبی کا وارث مولود کعبہ باب اعظم و علی ہی ہیں۔  
جو علم الجبر کے بانی ہیں۔ یہ علم رسول خداؐ نے انہیں تعلیم کروایا۔ اس علم کی ترویج و ترقی پہلے امام حضرت امام جعفر  
صادق علیہ السلام کے دور میں مدینہ منورہ مدرسہ جعفریہ میں ہوئی۔ روایت ہے کہ ایک وقت میں تین ہزار طلبہ وہ  
رہے تھے جو دیگر علم کے ساتھ علم جبر بھی امام جعفر صادقؑ سے سیکھتے تھے۔ جب سے اب تک مبتدی جعفر اور جعفر  
میں تفریق نہ کر سکے۔ اکثر اخبارات کے اشتہارات اور وزٹنگ کارڈ پر میں نے ماہر علم جبر کی بجائے ماہر علم جعفر لکھا  
دیکھا ہے۔ مبتدی جہار کے شوقین کو اصلاح کی ضرورت ہے۔ دن بدن علوم عقلی کا یہ شعبہ پیدا ہوتا جا رہا ہے۔

ادارہ آئینہ قسمت جو اپنے قیام کے 62 ویں سال میں داخل ہو گیا ہے۔ اس کی ہمیشہ سے  
یہ خواہش رہی ہے کہ صاحب علم دوستوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ بانی ادارہ مخم اعظم شاہ زنجانی کی  
کتاب کے علاوہ بھی کتب شائع کی جائیں۔ ”الکشافات جعفر“ بھی اسی جذبہ کی عکاسی کرتی ہے۔  
ہمیں خوشی ہے کہ مقرب جناب ہابر سلطان قادری صاحب بھی اپنی دوغی کتب  
”علم الجبر مظاهر جبر“ اور ”جفر الجامع“ شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔  
امید ہے کہ ان ہر دو کتب علم الجبر کی اشاعت کی سعادت بھی ادارہ آئینہ قسمت کے حصہ میں آئے  
گیں۔ الکشافات جعفر حاضر ہے۔ اس کی لطافت کو پائیں اور ہمیں اپنی ایک آراء سے مطلع فرمائیں۔

ایڈیٹر آئینہ قسمت

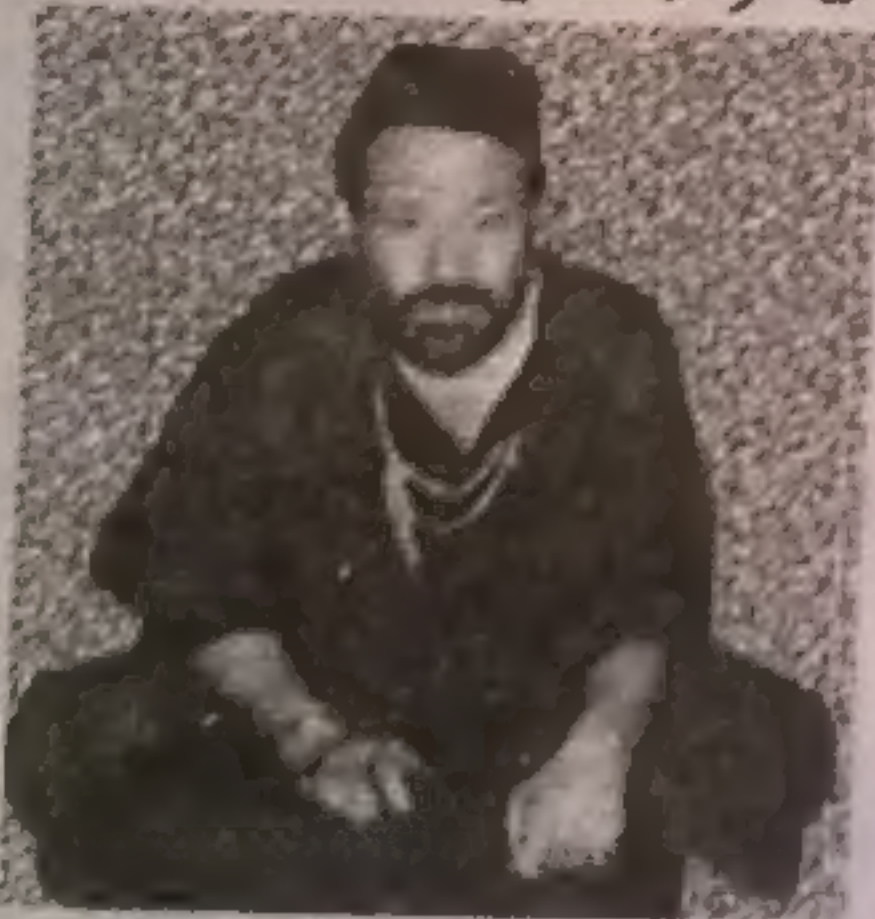
شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی

19-07-09

عقل و دل و نگاہ کا مرشد اولین ہے عشق  
عشق نہ ہو تو شرع و دین بُت کدہ تصورات  
اقبال

## انتساب و اظہار تشکر کے پھول

شہنشاہ ولایت شہباز لا مکان عاشق رسول مرشد کریم  
حضرت سید سرسبز حسن ضیاء چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ



کے حضور ہدیہ تشکر، جن کی فیضان نظر و شفقت سے میں حقیر  
سے ذرہ سے تاباں بن کر علم جبر و روحانیت میں پہچانا گیا۔

غلام المل چشت و بہشت

فقیر حکیم سرفراز احمد زاہد چشتی صابری ضیائی



## سخن گفتنی

از علامہ ڈاکٹر حضرت بابر سلطان قادری مدظلہ تعالیٰ

عزیزم سرفراز احمد زاہد میرے قدیمی شاگردوں میں سے ہیں۔ انہوں نے علم جعفر سے اپنے تعلق کو اتنی وقاداری سے نبھایا کہ ہم جیسے کم ہمت لوگ اتنی دور تک اس علم کا ساتھ نہ دے پائے اور اپنا رخ تصوف و روحانیت کی طرف موڑ لیا۔ لیکن میرے وقادار دوستوں اور بھائیوں نے اس علم میں وہ وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیے کہ طوی وقت لگتے ہیں۔

ان دوستوں میں سربراہ آوردہ شخصیت میرے عزیز بھائی سرفراز احمد زاہد کی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب مقبولیت کے ریکارڈ قائم کرے گی۔ عنقریب میری قدیمی کتاب ”مظاہر جفر“ جو ابھی تک مظرعام پر نہیں آئی، مجھے مل گئی ہے۔ اس کتاب کے بعد اسے سمجھنے میں بہت کچھ سہولت ہو جائے گی اور مظاہر جفر کے بعد آپ کے لیے ”جفر الجامع“ لکھ رہا ہوں۔ تو یہ کتاب ”انکشافات جفر“ اسی سلسلہ جفر کی کڑی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا۔ میں یہ سلسلہ جفر ترک کر چکا ہوں۔ اب آگے اسے سرفراز احمد زاہد نے بڑھایا ہے اور انشاء اللہ مزید بڑھائے گا۔

اس کتاب میں ایسے ایسے نایاب قواعد درج ہیں کہ ”مدحش الالباب سرالاسرار فی علم الاخبار اور عبدالفتاح طوخی کی بڑی بڑی کتابوں میں درج علم الزاوجہ کا مقابلہ کرتے ہیں۔ یہ کتاب اس علم کو روشن اور زعمہ رکھنے میں سنگ میل کا درجہ رکھتی ہے۔

بڑے بڑے جید اور ممتاز علماء اس علم کو سمجھ نہیں پائے۔ جو سرفراز احمد زاہد بڑی آسانی سے اور قابل فہم طریقے سے سمجھا گئے ہیں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت سرفراز احمد زاہد کو علم کی اشاعت قوت دے اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

احقر کترین فقیر

بابر سلطان قادری مدظلہ تعالیٰ

2 اگست 2008ء

## اظہار حقیقت

علامہ العصر جناب السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی دام برکاتہ رقمطراز ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین محمد والہ الطہیین الطاہرین قال النبی ﷺ: العلم خلیل المومن والحلم وزیر والعقل دلیلہ والعمل فائدہ والرفق والدہ والبراخوہ والصبر اصبر جنود۔

جس طرح حصول علوم واجب ہے، اسی طرح ترویج علوم اور اشاعت علوم بھی واجب ہے۔

بزرگ علماء کرام اور عالین کالمین کا طریقہ ہمیشہ یہ رہا ہے۔ وہ علوم غریبہ کی نشر و اشاعت میں استحصار ارواح کا برجستہ استادان بزرگوار ہوئے ہیں۔ جن کے لگائے گئے چمنستان علوم حقیقہ کی سیر کے بعد آنے والے علماء علوم حقیقہ وغریبہ نے خوش چینی کرتے ہوئے اپنی بساط فکر کے مطابق خوبصورت نگدستے تیار کیے ہیں۔ جن سے عوام الناس استفادہ کر رہے ہیں۔ یہ حقیقت ارباب علم و عرفان سے مخفی نہیں کہ تمام علوم کا صد دوسرا اول سے ہوا۔ اور باب المعلم نے مدیہ العلم کے علوم کا اجراء کائنات میں فرمایا۔ باب العلم کے در اقدس پر جہیں جمکانے والے ہی علوم غریبہ کو سمجھ پاتے ہیں۔ عصر حاضر میں علوم حقیقہ کے دقیق مضمون سے سیراب ہونے والے خوش نصیب عالین و علماء جفر سب میں برجستہ شخصیت ہمارے عزیز دوست الحاج حکیم سرفراز احمد زاہد حفظہ اللہ ہیں۔ جو کہ طویل عرصہ سے علم جفر کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور اب تک ان کے سینکڑوں علمی مقالات مختلف جرائد و رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ جن سے یقیناً ہزاروں افراد نے استفادہ کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ آپ اپنے علمی جواہر پاروں سے انتخاب کر کے علمی روحانی مرقع ”انکشافات جفر“ کے نام سے شائع کر رہے



ہیں۔ اس رسالہ شریفہ میں بہت سارے جفری قواعد پیش کیے ہیں اور کئی دقیق مستحصلہ جات حل کیے ہیں۔ خصوصاً مستحصلہ زرقون، مستحصلہ عظیم المراتب، مستحصلہ مدار القطب، مستحصلہ جفری الجبر اور طریق استخراج سهام القوتہ شائع کر رہے ہیں۔ نہایت آسان طریقہ سے حل کیے۔ جن سے اہل لیاقت یقیناً اپنے فکری مقام کے مطابق استفادہ کریں گے۔

خداوند کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ جناب عامل راہ علوم حق الحاج حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب کی توفیقات میں برکت فرمائے تاکہ ہمیشہ علوم غریبہ کی خدمت کرتے رہیں۔ واللہ ولی التوفیق بحق محمد والہ الطاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین ۵

خادم علوم

السید محمد ابوالحسن موسوی مشہدی

۴۔ شعبان المعظم، میلاد باب الحوائج ۱۴۲۹ھ

494۔ سٹریٹ 106، سیکٹر 4/8-1، اسلام آباد

0345-5754551, 0300-5090814

ہم حکیم سرفراز احمد زاہد کو علامہ شاد گیلانی ثانی کہتے ہیں

از قلم: زبیب آستانہ عالیہ: قادریہ، قلندریہ، چشتیہ

حضرت خواجہ علامہ حکیم پیر صوفی غلام سرور شباب قادری قلندری

(سجادہ نشین) حضرت بابا صوفی بہادر علی قادری رحمۃ اللہ علیہ

برادر عزیز جناب حکیم سرفراز احمد زاہد کا نام نامی اسم گرامی ماہرین علوم روحانیہ میں محتاج تعارف نہ ہے۔ آپ گزشتہ ربع صدی سے علم الجبر کے حصہ اخبار و آثار پر کئی رسائل میں لکھ رہے ہیں۔ ایک زمانہ آپ کا گرویدہ ہے۔ آپ نے اپنی عمر عزیز کا بیشتر حصہ حصول علم کی نذر کیا ہے۔ جہاں آپ کو حضرت علامہ شاد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے کامل بزرگ سے فیض یاب ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ وہاں حضرت علامہ بابر سلطان قادری دام برکاتہ جیسے کامل استاد بھی میسر آئے۔

یہی وجہ ہے کہ موصوف نے ”الکشافات جفر“ جیسی لاطینی اور انمول کتاب مرتب فرمائی ہے۔ زیر نظر کتاب علم الجبر کے حصہ اخبار پر مشتمل ہے جس میں عربی، عبرانی و سریانی مستحصلات کے ساتھ ساتھ اردو اور فارسی مستحصلات بھی دیے گئے ہیں۔ ”الکشافات جفر“ میں آپ کو مستحصلہ علام الغیوب، مستحصلہ قاعدہ خلش آتش، قاعدہ بدوح لین، مستحصلہ طرح عناصر السوال، قاعدہ نقشی، مستحصلہ عظیم المراتب، مستحصلہ احصاء، مستحصلہ زرقون، مستحصلہ مدار القطب، مستحصلہ کعب مرتفع، مستحصلہ جفری الجبراء، زائیرجہ الوقا، زائیرجہ الناریہ، جیسے قواعد پڑھنے کو ملیں گے۔

مصنف موصوف نے ایک ایک مستحصلہ کے ساتھ کئی کئی مثالیں دے کر حل پیش کیا ہے۔ اگر تھوڑا سا غور کیا جائے تو جفر الاخبار بڑا ہی آسان ہو جاتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ حضرت علامہ شاد گیلانی کے مستحصلات کا شہرہ تھا۔ ملک عزیز پاکستان بھر میں جتنے بھی ماہرین جفر الاخبار اب موجود ہیں۔ ان میں سے اکثریت علامہ شاد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں



کی ہے۔ مگر علامہ موصوف کے سب سے زیادہ لائق شاگردوں میں سے ایک نام حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب کا ہے۔ جنہیں اگر شاد گیلانی ثانی کہا جائے تو بالکل بجا ہوگا۔ بیشک حکیم موصوف اس دور کے علامہ شاد گیلانی ہیں۔ ہم اپنے اس عزیز بھائی سے امید رکھتے ہیں کہ آپ علم البہرہ آثار پر بھی جلد ہی کتاب مرتب کریں گے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب کو اور زیادہ سرفراز فرمائے اور ”الکشافات جعفر“ کو شہرت دوام بخشنے۔ آمین

پیر صوفی غلام سرور شباب قادری

سجاد الشیخ حضرت بابا پیر صوفی بہادر علی قادری رحمۃ اللہ علیہ

آستانہ عالیہ قادریہ قلندری، پشاور

محلہ اسلام پور حویلی کھار، ضلع اوکاڑہ

## دواخانہ حکیم سرفراز احمد زاہد کے مشہور و معروف کورس

### موٹاپا کورس

ایک ماہ میں 10 تا 8 کلو وزن شریطہ کم ہوگا۔ انشاء اللہ عزوجل دل کے والو کا بند ہونا، بغیر آپریشن انشاء اللہ دل کے والو کھل کر طاقت ور ہو جائیں گے۔ اور دل کی بیماری مثلاً ہارٹ ایک وغیرہ سے مکمل نجات ہوگی۔

### شوگر کورس

ہر قسم کی شوگر کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے اور شوگر کی وجہ سے نامردی بھی دور ہو جائے گی۔ ایک دفعہ ضرور آزمائیں۔

## گلدستہ عقیدت بنام استاد محترم حکیم سرفراز احمد زاہد دمام برکاتہ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا ہے، سب تعریف کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ میرے استاد گرامی حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب کے نام نامی اسم گرامی سے کون صاحب علم واقف نہیں۔ روحانی علوم اور خاص کر علم جعفر کے حوالے سے ایک عظیم اور متمم شخصیت جو کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ یہ کتاب جو الکشافات جعفر آپ کے پیش منظر ہے۔ عظیم مستحضرات جعفر پر مبنی ہے۔ اس میں علم جعفر آپ کو بحر بے کنار ملے گا۔ وہ علم جو ہمیشہ سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا تھا۔ حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب نے بڑے فراخ دلی کے ساتھ کتاب کی صورت میں عوام کے سامنے رکھ دیا ہے۔ استاد گرامی جناب حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب نے طشت از بام کر کے رکھ دیا ہے۔ شاد گیلانی ثانی استاد محترم جناب حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب حقیقتاً اس تعریف کے مستحق ہیں جو اک عظیم جہاں اس کا مستحق ہو سکتا ہے۔ مبتدی و ختمی حضرات کے لیے علم جعفر کا عظیم خزانہ کتاب میں درج ہے۔ صاحبان علم و فن کے لیے استاد محترم کی بڑی علمی کاوش ہے۔ جس سے مجھ جیسے طالب علموں کے علاوہ جہاں حضرات بھی مستفید ہوں گے، علم جعفر آئمہ معصومین پاک کا علم ہے۔ علم اخبار البہرہ میں علم نجوم اور علم الرمل کی طرح غن اور قیاس سے کام نہیں لیا جاتا۔ علم جعفر میں سوال کا جواب فقرہ کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ جس میں جہاں کا غن و قیاس بالکل شامل نہیں ہوتا۔ مستحصلہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہوتی چاہیے کہ جواب کی سطر غیر اختیاری طور پر پیدا ہو جائے اور اس میں جہاں کی اپنی مرضی کو دخل نہ ہو۔ اس علم اخبار البہرہ کے ذریعہ ہر قسم کے سوالات کو حل کیا جاسکتا ہے۔ پردہ راز میں چھپے ہوئے ہر امور کو منکشف کیا جاسکتا ہے۔ تمام مشکل مسائل کا حل علم جعفر کے ذریعے تلاش کیا جاسکتا ہے۔ مستحصلہ علیہ خداوندی ہے۔ انسان کی روحانی و فنی قوتیں حیر اور ارفع ہوں۔ ہمراہ محمد و آل محمد اور رحمت خداوندی شامل ہو۔ تب ہی ان علوم کو سمجھا جاسکتا ہے۔ جب انسان کامل سعی کرتا ہے اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں جب انسان کی یہ سعی



منکھور ہو جاتی ہے تو علم جفر کی کچھ جھلک جفر کے طالب علم پر منکشف ہو جاتی ہے۔ علم جفر کو یہ اعجاز حاصل ہے کہ یہ ہمیشہ نا اہل پر غنی رہتا ہے۔ محمد و آل محمد کی غلامی کے بغیر اس علم کا دروازہ نہیں کھلتا۔ حصول علم جفر کے دوران ایسے مستحضرات جفر بھی دیکھے جو ابتداء سے مدخل سماعت تھے اور ایسے مستحضرات بھی نظر سے گزرے جن کو بیان کرتے ہوئے معلوم نہیں ان محترم جہار حضرات نے کتنی بار زہر کھایا ہوگا اور کتنی بار ان کی روح بھی تڑپ اٹھی ہوگی کہ جنہوں نے مستحصلہ کو بیان کرتے وقت (وہ مستحضرات جفر جن کے جوابات کے لیے الہانی قواعد کو استعمال کیا گیا) اتنی بڑی قربانی دی ایک ایسی قربانی جو علامہ شاد گیلانی بھی نہ دے سکے ہوں گے اور ایسے مستحضرات بھی نظر سے گزرے جن میں جہار حضرات نے اپنے مطلوبہ سوال کے جواب کے لیے تو وہ اعداد مستحصلہ کے قواعد پر استوار کر لیے۔ جن کی نسبت سے ان کے مطلوبہ سوال کا جواب تو حاصل ہو گیا مگر کوئی دوسرا اس قاعدہ سے حل نہ ہو سکا۔ مگر کتاب ہذا میں ایسا ہرگز نہیں ہے اس کا ہر قاعدہ حقیقی علم جفر کا منہ بولا ثبوت ہے۔ یقیناً علم جفر پر یہ شاہکار تصنیف علم جفر کا عظیم صحیفہ ثابت ہوگی۔

از: حکیم سرفراز احمد زاہد کا شاگرد  
محمد قاسم، اڈا کی کوٹھی، تحصیل میلسی

دواخانہ حکیم سرفراز احمد زاہد کے مشہور و معروف کورس

## ہیپاٹائٹس

ہیپاٹائٹس A, B, C کے لیے تشریف لائیں۔ انشاء اللہ تسلی بخش علاج کیا جائے گا اور بفضل خدا تین ماہ میں رپورٹ بالکل صحیح ہو جائے گی۔  
فالج، لقوہ، دردیں، گھٹنیا، خارش، تر، الرجی، نزلہ، کیرا اور جگر کے امراض کے علاوہ مردانہ و زنانہ پوشیدہ امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔

## احوال مصنف

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ فَاخْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ۝

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ علی آلہ و اصحابک یا حبیب اللہ، کروڑوں درد و سلام

اس حبیب رب العالمین پر جن کی وجہ سے تخلیق کائنات ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی پہچان کے لیے آفرینش عالم فرمایا۔ پھر لوح و قلم بنائے اور الرحمن وہ علم البیان فرمایا۔ اس کے بعد آدم علیہ السلام مینا کو اسماء سکھائے۔ وہ اسماء مبارکہ جو کائنات میں تمام علوم کی بنیاد ہے۔ تمام کائنات میں جمادات، نباتات، حیوانات، موجودات میں تمام علوم اور بولی جانے والی زبانوں کی بنیاد صرف 28 حروف پر قائم ہے اور یہ روز اول سے لے کر تا قیامت اس میں تبدیلی نہ ہوگی۔ یہ میرے رب کا فضل و کمال ہے۔ دنیا میں مختلف علوم رائج ہیں۔ جن سے انسان راہنمائی حاصل کرتا ہے۔ ان علوم میں چاہے جسمانی علوم ہوں یا روحانی۔ مطلب یہ ہے کہ جب انسان کا وجود کائنات میں آیا تو صحت کے ساتھ بیماری لازم ٹھہری۔ بیماریوں کے تدارک کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کو سوچنے سمجھنے غور و تدبیر کرنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ بیماری جسمانی ہو یا روحانی ان کے لیے سب سے پہلے تعلیم کا بندوبست کیا گیا۔ اس مقصد کے لیے انبیاء کرام کو معلم کے طور پر بذریعہ وحی تعلیم عطا ہوئی۔ اور انہوں نے یہ علم انسان کو ودیعت کیے۔ انسان نے ہر زمانہ میں نئی نئی راہیں نکالیں۔ دیکھیں طب عیسائیوں میں تھی، سائنس یہودیوں میں اسی طرح روحانی علوم بھی انہی دونوں میں رائج تھے۔ مختلف روحانی علوم جن میں سحری علوم، نجوم رمل اور جفر مسلمانوں سے قبل بھی رائج تھے۔ نجوم میں اہل یونان ید طولی رکھتے تھے۔ رمل میں بھی دسترس رکھتے تھے۔ خصوصاً علم جفر بھی مسلمانوں سے قبل یہود میں مروج تھا۔ اس کی تفصیل علم جفر کیا ہے؟ میں تحریر کی ہے۔ مسلمانوں میں یہ پاک علم حضرت جعفر صادق کے ذریعہ عام ہوا اور مسلمانوں نے اس پر بہت کام کیا۔ کئی نئی اصطلاحات کی گئیں۔ لیکن اس بات کو ماننا پڑے گا کہ آج بھی مروج قواعد یونانی ہی ہیں، جن میں نجوم بھی شامل ہے۔ مجھے علم جفر کا شوق 1985ء میں ہوا۔ جب ایک رسالہ میں قاعدہ بدوح لین دیکھا۔ بڑا



عجب علم تھا۔ جس کا جواب فقرہ کی صورت میں نیچا تھا ہے۔ بہت عرصہ سے مجھے میں گزرا کر کوئی بات بچنے نہ پڑی۔ احساس ہوا کہ جب تک استاد سے باقاعدہ تعلیم نہ لی جائے اس وقت تک مشکل ہے اور اس کے لکھنے والے مصنف باہر سلطان کی تلاش شروع ہوئی۔ اس سے قبل ایک بات لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس وقت بھی روحانیت سے بہت شغف تھا۔ سلسلہ نقشبندیہ کے اذکار و اسم ذات کا ورد بہت زور و شور سے جاری تھے۔ مراقبہ، ٹیلی۔ پتھی اور پٹانوم کی مشقیں عروج پر تھیں۔ عملیات و طب کا شوق ورثہ میں ملا تھا۔ میرے پڑاوا جالندھر میں روحانی بزرگ کے طور پر کچھ ہندو مسلم سب میں یکساں عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ میرے دادا اور ان کے بڑے تین بھائی بہت پائے کے طبیب ہوئے ہیں۔ ان میں میرے ایک دادا بہت بڑے کیمیا گر تھے۔ بچپن میں انہیں اس شغل میں دیکھا کرتا تھا۔ والد محترم بہت زبردست عامل تھے۔ گو والد محترم اور دادا حضور سے کچھ نہ حاصل کر سکا۔ جب شعور کی آگاہی ہوئی تو یہ بزرگ اس دنیا سے پردہ فرمائے گئے۔ والد محترم تو تین سال قبل اس دنیا سے پردہ کر گئے ہیں۔ در سالہ آئینہ قسمت میں ان کی وفات پر اطلاع چھپی تھی۔ اس وقت میں واپس آڈٹ میں تھا۔ جب علم جعفر کی جستجو ہوئی۔ آخر بڑی تلاش بسیار کے بعد استادی باہر سلطان مدظلہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت تو خوب صورت نوخیز باہر سلطان تھا۔ ملاقات پر میرا تاثر عجیب تھا۔ میرے خیال کے مطابق کوئی بوڑھا شخص ہوگا۔ لیکن جب میں نے دروازہ بجایا تو میری عمر سے آدمی عمر کا لو جوان خوب صورت سامنے کھڑا تھا۔ کس سے ملتا ہے۔ کہا جناب باہر سلطان سے فرمایا میں ہی ہوں! میں بڑا حیران ہوا۔ بہر حال جعفر کی تعلیم کی درخواست کی جو قبول ہوئی۔ اس کے بعد تعلیم شروع ہو گئی۔ طریقہ کار یہ تھا کہ صبح آفس اور تین بجے کے بعد استاد محترم کی خدمت میں حاضری ہوتی۔ وقت کی قید نہ تھی، کسی قسم کا غم نہ تھا۔ نہ شادی، نہ فکر۔ علم جعفر کے قواعد کبھی مسجد کے محن میں کبھی قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان کے پلاٹوں میں بیٹھ کر دیکھے جاتے۔ اس کے بعد اتنا تعلق بڑھا میں اور استادی باہر سلطان ایک دوسرے کے گھر کے فرد و نظر آنے لگے۔ 1988ء میں استاد محترم نے رسائل میں لکھنے کا حکم دیا تو پاکستان کے روحانی رسائل آئینہ قسمت، فلکیات کراچی کے علاوہ کئی اور میں مستحکمہ پر لکھنا شروع کیا۔ اسی کے ساتھ ساتھ طبی رسائل میں طب پر سیر حاصل مضامین لکھتا رہا۔ کیونکہ اس وقت میں باضابطہ فاضل طب و الجراحات کا کورس ملتان ابن سینا طبیہ کالج سے کر چکا تھا۔ طبی مضامین کی اشاعت کی وجہ سے ملک کے نامور طبی

ماہرین و اہل علم سے مدد ملے۔ میں ان مددگاروں سے جعفری مواد لکھتا ہوں۔ تقریباً 1980ء سال سے لکھتا ہوں۔ ملک کی تمام جہتوں میں کمالات جعفر کے حوالے سے لکھتا ہوں۔ سب بھی لکھتا ہوں۔ اس وقت ملک کے نامور عالمین جناب شاہد الیاس سیفی، سرور شباب صاحب، علامہ شاد گیلانی، مرحوم صاحب کے علاوہ کیمیا گروں اور ماہرین علوم عقلی سے تعلق رکھتے ہوئے زنجبانی صاحب سے باہر سلطان صاحب کے توسط سے 1988ء میں تعلق قائم ہوا۔ اسی دوران استادی باہر سلطان قاضی مدظلہ ملتان سے فیصل آباد منتقل ہوئے تو سلسلہ تعلیم حقطع ہو گیا۔ اس کے بعد جعفر کی تلاش شروع ہوئی۔ اس سلسلہ میں کئی ماہرین جعفر (جماہل جعفر جانتے تھے) سے ملاقات ہوئی۔ کافی سفر کیے۔ خدمت میں کہیں، یہ صاحبان فن پوشیدہ تھے اور اپنے علم کو اپنے گناہوں کی طرح اولاد سے بھی چھپا کر قبروں میں جا سوتے۔ ایک صاحب فن کی دس سال تن من و من سے خدمت کی حالت نزع سے قبل پاس بیٹھے لوگوں کو کہا کہ میں نے اپنا تمام علم حکیم سرفراز احمد زاهد ملتان کو منتقل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو اپنے نور سے منور کر دے۔ مگر حیرت انگیز نہیں دیا۔ لیکن اس بات کا ملال بالکل نہیں۔ علامہ شاد گیلانی مرحوم سے بھی فیض ملا اور ان سے ملا ہوا قاعدہ اس کتاب میں سب سے پہلے صریح ہے۔ مجھے اس خدمت کے صلہ میں اتنا جعفر ملا کہ دو حریہ کتابیں لکھی جاسکتی ہیں اور یہ تمام علم گھر بیٹھے ملا۔ یہ سب میرے مولا کا کرم ہے۔ محبت آل رسول کا نتیجہ ہے۔ عاجزی و انکساری سے ملا اور میرے مرشد کریم حضرت سید ناصر بن حسن ضیاء چشتی صابری علیہ رحمۃ کی فیضانِ نظر کا نتیجہ ہے۔ جن کی نظر عنایت شفقت سے عزت شہرت ائمہ دین اور بیرون ملک ملی اور جعفر بھی آپ کی عطا سے ملا مگر دور دراز مسافروں کے باوجود نہ ملا۔ جب تلاش ختم کی تو جعفر کی اتنی بارش ہوئی کہ لبریز ہو گیا اور دینے والوں نے دروازہ کلکا کلکا کر دیا۔ یہ سب میرے مرشد کریم سید سربزگ کرنا ہے۔

اسی دوران سلسلہ نقشبندیہ سے خلافت ملی۔ 2000ء میں ملتان سے حیدر آباد تہذیبی ہو گئی۔ وہاں عید میلاد النبی کے جلوسوں کی قیادت بھی کی۔ 2002ء میں واپس ملتان آ گیا۔ واپس تہذیبی میں حضرت شاہ زنجبانی صاحب کی بھی کوششیں شامل ہیں۔ بلکہ تہذیبی کی سب سے پہلے اطلاع بھی آپ نے ہی دی تھی۔ یہ تہذیبی ایک درویش سید بختیار حسین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں سے ہوئی تھی۔ واپسی پر سلسلہ چشتیہ نظامیہ بنگلہ بلے والا عارف والا روڈ ساہیوال حضرت سید اشتیاق حسین اجمیری معینی سے خلافت اور شجرہ شریف ملا۔ بذریعہ سید بختیار حسین گیلانی رحمۃ



اللہ علیہ شمع شہان نوری کے مصنف حضرت اقبال احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے دستار بندی ہوئی۔ یہ سب انعامات ہیں جو علم جعفر کی تعلیم کی بنا پر نصیب میں تھے اور حاصل ہوئے۔ اس رب العالمین کا ہر لمحہ شکر گزار ہوں اور مجدد و رہبر ہوں کہ ایسے ایسے انعامات دیے جو خواب و خیال میں بھی نہ تھے۔ میں بھی اپنے روحانی استاد کی طرح روحانی حیرت و حیرت سے مریدی سے کوسوں دور ہوں۔

اس کتاب انکشافات جعفر کو لکھوانے اور علم جعفر کو کتابی صورت میں لانے کے لیے تیار کرنے کا سہرا حضرت محترم سید انتظار حسین شاہ زنجانی صاحب مدظلہ تعالیٰ کے سر ہے۔ انہوں نے ہی مجھے یہ کتاب لکھنے پر مجبور کیا۔ میں نے کئی دفعہ انکار کیا۔ مجھے نمود و نمائش کی طلب نہ ہے۔ لیکن شاہ صاحب کے بار بار کہنے اور ان کی شفقت و یار نے یہ کام مجھ سے کروا لیا۔

محترم شاہ صاحب مجھے پچھلے 8 سال سے کہہ رہے تھے کہ جعفر کو کتابی شکل میں لاؤں۔ اس کے لیے اعداد و انور و نون ملک سے بھی دوست احباب آمادہ کرتے رہے۔ لیکن میرا جواب ہوتا کہ جب اپنا ذاتی گھر ہوگا اور ایڈریس بھی ذاتی ہوگا تب لکھوں گا۔ دو سال حیدر آباد قیام کے بعد ملتان واپسی پر ایک سال بعد اپنا ذاتی مکان خریدا تو ایک ماہ بعد زوجہ محترمہ مرض کینسر میں مبتلا ہو گئی۔ یہ تقریباً ایک سال کا دوران علاج کا عرصہ بہت کٹھن اور تکلیف دہ تھا۔ شاہ صاحب اور استاد محترم حوصلہ دیتے رہے۔ اسی دوران والد محترم کا انتقال ہو گیا۔ جس وقت زوجہ محترمہ ہسپتال میں تھی اس وقت والد محترم کانون مٹی کے حوالے کر رہا تھا۔ یہ امتحان اور امتلا کا زمانہ تھا۔ لیکن اللہ کے فضل و کرم میرے نفس کے دوستوں، میرے اسرار علی محمد نواز صدیقی اپنی چیف آفٹرواپڈ ملتان کے تعاون لاہور میں فضل محمود بٹ میرے ساتھی کی کوشش اور میرے ٹھکانہ یونین کے ممبران محمد قاسم نیازی میرے دوست مہماں محمد عدیم السلام اور شاہ زنجانی صاحب استاد کی ہمارے سلطان قادری کی دعاؤں کے نتیجہ میں زوجہ محترمہ کو صحت کاملہ عطا ہوئی اور زندگی ملی۔ اس دوران میری 14 سال کی معصوم بیٹی فریدہ سرفراز کا حوصلہ اور اس کی معصوم محبت نے مجھے ثابت قدم رکھا اور زوجہ محترمہ کو دوبارہ زندگی دی۔ اس میں میرے روحانی استاد اور راہبر مرشد محمد حسن عثمانی مدظلہ تعالیٰ اور احمد حسن عثمانی مدظلہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل سب راستے آسان ہوئے۔ محترم شاہ صاحب میرے گھر ملتان بھی تشریف لائے۔ میں ایمر کرین سکول نظامیہ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے بیماری کے دوران میری بیٹی کا خیال رکھا۔ میں اپنے تمام دوستوں مہربانوں کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے اس کٹھن مرحلہ میں میری حوصلہ افزائی کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو خوش رکھے اور اسی مشکل وقت کے دوران

جن لوگوں نے میری مشکلات میں اضافہ کرنے کی کوشش کی انکو بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نوازے۔ ہر کسی نے اپنے اپنے حصے کا کام کیا۔ لیکن اس دوران محسنوں اور دشمنوں کا احصا کہ ہوا۔ دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ کسی کو بھی ایسے کٹھن مرحلے سے نہ گزرا۔ اللہ تعالیٰ حفظ و امان میں رکھے۔

قصہ مختصر شاہ زنجانی صاحب کی بار بار یاد دہانی پر اگست 2007ء میں کتاب شروع کی۔ دو تین ماہ تو اسی بات میں صرف ہو گئے کہ کون سا قاعدہ شامل کروں۔ پھر ارادہ ہوا کہ جو شائع ہو چکا ہے اسے چھوڑ کر نئے قواعد لکھوں۔ اسی دوران ایک دو کتابیں جعفر کی نظر آئیں۔ ان کتب میں ایک ہی قاعدہ کو تحت مشق بنایا گیا۔ آخر میں چند قاعدے اسی حالت میں استاد کی بابر سلطان کے دے دیے جو میرے پاس بھی تھے۔ تب سوچا کہ علم لکھوں اور اصل لکھوں۔ جب کتاب لکھنی شروع کی تو معلوم ہوا کہ کتاب لکھنا کتنا مشکل کام ہے۔ ایک ایک قاعدہ جن کر معیاری مثالوں کے ساتھ لکھنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ بعض اوقات مستحکم حل کرنے کے دوران طویل وقفہ آ جاتا۔ حروف منہ چڑاتے۔ دو دو ماہ تک ہاتھ نہ لگاتا مگر ارادہ بن بن کر ٹوٹتا۔ کئی دفعہ دل نے کہا کتاب کا کام چھوڑ دوں۔ کیا کرنا ہے۔ لیکن اسی دوران دوستوں کے فون آتے کہ زاہد صاحب کتاب چھپ گئی، انہیں جواب دیتے ہوئے بڑی شرمندگی ہوتی۔ اسی دوران شاہ صاحب بھی یاد دہانی کراتے رہے۔ آخر کتاب مکمل ہو گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس دوران میرے ساتھ اللہ رب العزت کا فضل و کرم شامل رہا۔ ایک ایک لمحہ کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ میرے مولا کا کرم میرے مرشد کریم کی روحانی امداد و نظر عنایت شاہ صاحب کی حوصلہ افزائی۔ قربان جاؤں دو دو ماہ کے وقفہ سے چھوڑا ہوا قاعدہ حل کرنے بیٹھتا تو ایک گھنٹہ میں تین چار مثالیں ایسے حل ہو جاتیں جیسے جعفر کی بارش ہو رہی ہو اور الہامی طور پر قاعدہ ایسے محسوس ہوتا کہ یہ تو معمولی قاعدہ ہو۔ میں نے اس دوران بڑے بڑے واقعات دیکھے۔ جتنے قواعد حل کیے ہیں۔ ان سب کی مثالیں 100% درست ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب لکھوانے میں سارا کریڈٹ محترم شاہ زنجانی صاحب کو جاتا ہے۔ کیونکہ سید بادشاہ کی دعائیں میرے ساتھ تھیں۔ دعا گو ہو کہ اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی اولاد پر اپنی رحمتوں کی بے پناہ بارش کرے۔ قواعد حل کرنے کے دوران میری نور نظر لخت جگر پیاری بیٹی فریدہ سرفراز بڑا تنگ کرتی رہی اس کی معصوم حرکتیں مشکل ترین قواعد حل کرنے میں بڑی معاون ثابت ہوئیں۔

اپنے محترم دوست پیر علامہ حکیم خواجہ سرور شباب مدظلہ تعالیٰ سجادہ نشین دربار عالیہ



حضرت بابا صوفی بہادر علی قادری رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے شاگرد محمد قاسم اڈہ پکی کوٹھی میلی کا بے حد شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے بار بار یاد کرایا کہ کتاب کھل کریں۔ اس کتاب میں میں نے بہت محنت کی ہے۔ آج تک جتنی جعفر پر کتب لکھی گئی ہیں انشاء اللہ علمی طور پر اسے سب پر فوقیت ہو گی۔ اپنے اساتذہ کرام جناب علامہ ڈاکٹر بابر سلطان قادری مدظلہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں۔ ان کی نظر التفات مجھ پر ہر وقت رہی۔ اپنے مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ کا غلام ہوں۔ جن کے فیضان سے میں علم میں بہرہ ور ہوا اور میری اندرون و بیرون ملک پہچان ہوئی۔ انشاء اللہ جلد اس کتاب کا حصہ دوم تحریر کرنا شروع کر دوں گا۔ جس میں بے مثل قواعد ہوں گے۔ جو آج تک منظر عام پر نہیں آ سکے۔ اس میں جعفر جامع کے قواعد بھی ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی علم الآثار الجبر پر اپنی 20 سالہ تجرباتی زندگی کا نچوڑ ہوگا۔ تحریر کرنا شروع کر دی ہے۔ یہ بھی ایک منفرد کتاب ہے۔ اس کے ساتھ ہی طب پر بھربات و اکسیر زہدی کے نام سے کام شروع ہے۔ اب سلسلہ چل پڑا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے وعدے نبھانے کی ہمت و طاقت دے۔ سب کام اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ ہی ہیں۔ بندہ تو کچھ بھی نہیں۔ میں بھی اپنے رب کے حضور بدست دعا ہوں کہ مولا کریم اپنے حبیب پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور مولا یحییٰ تن پاک کے صدقہ میں علم کی اشاعت اور ترویج عام کرنے میں طاقت دے۔ آمین ختم آمین۔

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ علی الیک واصحابک یا حبیب اللہ۔

والسلام

القیر حکیم سرفراز احمد زاہد چشتی صابری  
کا شاہ سرفراز، ہاؤس نمبر 7، سٹریٹ نمبر 5،

رحمان کالونی، کارو روڈ،

اللہ شانی چوک، ملتان

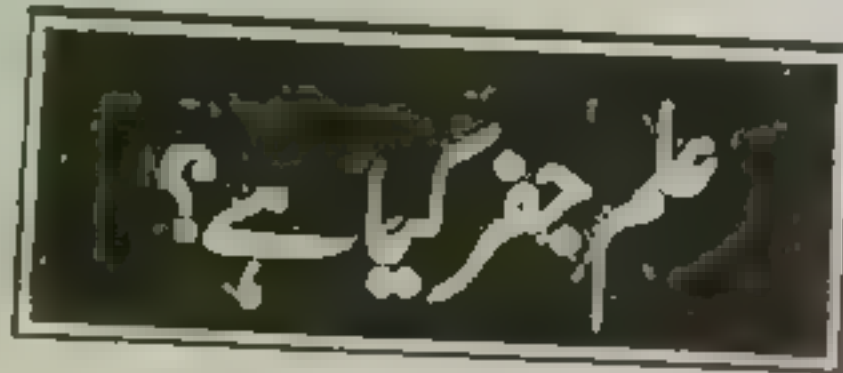
فون نمبر-4517668-061

موبائل-6331210-0300

ویب سائٹ www.sarfrazjafar.com

۲۷ اگست ۲۰۰۸ء بروز بدھ

۲۳ شعبان ۱۴۲۹ھ



## ایک منفرد تحقیق یا حقیقت

تحقیق یا حقیقت میں صرف حروف کی نشست کی تبدیلی سے معمولی فرق پڑتا ہے۔ تحقیق بھی حقیقت ہوتی ہے اور درست حقیقت ہی تحقیق ہوتی ہے۔ علم جعفر کیا ہے۔ یہ ایک سوال ہے۔ جس کے بارے میں ہر ذی شعور انسان حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہے۔ علم جعفر کیونکہ ایک الگ شعبہ ہے۔ لوگ اسے بھی نجوم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ نظریہ درست نہ ہے بلکہ حقیقت یا تحقیق یہ ہے کہ!

علم جعفر کو اگر فنی اور سائنٹیفک اصولوں کو مد نظر رکھ کر پرکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم حروف کا الجبرا ہے۔ جس کے ذریعے ہر سوال کا جواب فقرہ کی صورت میں ڈھل کر آتا ہے۔ علم نجوم، ہل اور علم الید کی طرح اس میں ظن اور قیاس کو دخل نہیں۔ یوں تو دنیا میں بے شمار علوم ہیں اور ایک سے ایک اعلیٰ و افضل ہے۔ لیکن جو شرف و بزرگی علم جعفر کو حاصل ہے۔ وہ دوسرے کسی علم کو نصیب نہیں۔ کیونکہ ہر علم کی بزرگی اور شرافت کا دار و مدار اس کی غرض و غایت پر ہوتا ہے۔ جس علم کے اغراض و مقاصد اعلیٰ و ارفع ہوتے ہیں وہی علم افضل و اشرف ہوتا ہے۔ علم جعفر انسان کو ہر شعبہ ہائے زندگی میں مشعل راہ و سنگ میل کا کام دیتا ہے۔ اس سے نہ صرف حوائج دنیوی پیدا ہوتے ہیں بلکہ آئندہ حالات و واقعات گذشتہ بھی آئینہ حال میں ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔

یہ علم باب علم سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا زندہ کرشمہ ہے۔ آپ کے بعد حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کے نام سے منسوب ہو کر شہرت پا گیا۔ اور کثرت استعمال سے جعفر سے جعفر ہو گیا۔ علامہ فخر الدین رازی نے جعفر کے معنی چاہ روشن پر از آب اور بتل کی کمال کے لیے ہیں۔ اگر جعفر کے معنی عربی لغت میں دیکھیں تو کہیں یہ لکھا ہوا نہ ملے



کا کہ جعفر جعفر کا مخفف ہے۔ اس کے معنی ہیں چڑے کے متعدد لکھے ہوئے ورق یا ایک جگہ سے نکلنے والی نمایاں۔ ہو سکتا ہے کہ ابتدا یہ علم محفوظ کرنے کے لیے امام علیہ السلام کے شاگردوں نے قتل کی کھالوں پر لکھا ہو۔ اس علم کو کائنات کے حالات کا آئینہ سمجھ کر "چاہ روشن نہ از آب" کے معنی لیے گئے ہوں۔ لیکن یہ صرف لغوی معنی ہیں۔ ان معنوں کا علم جعفر اور اس کے آثار و اخبار سے کوئی تعلق نہیں۔ حقیقت میں علم جعفر اعداد و حروف کی اس قوت کا نام ہے۔ جس کے ذریعے حوادث عالم کو قبل از وقت معلوم کر لیا جاتا ہے۔ علم جعفر جسے حروف و اعداد کی باقاعدہ سائنس تسلیم کیا جا چکا ہے۔ اس کے ذریعہ درپیش مسائل کی عقدہ کشائی کے ساتھ ساتھ محیل حاجات کے لیے مدد ملی جاتی ہے۔

اگر ہم حقیقت کی آنکھ سے دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہودی بھی اسلام آنے سے قبل علم جعفر جانتے تھے۔ اکثر جگہ تذکرہ ملتا ہے۔ مثلاً ایک حدیث ہے کہ ایک یہودی نے اسمہ بن کر اپنی قوم کو کہا کہ اسلام صرف 71 برس رہے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب توریت کا چھٹا اور ساتواں حصہ جس میں ابجد کے خواص اور اعداد و موکلات و مہروں سے متعلق ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتارا گیا۔ میں ایسے محترم بزرگ اور صاحب علم فقہ جعفریہ سے واقف ہوں جنہوں نے علم جعفر یہودیوں سے سیکھا ہے۔

اس سے ظاہر ہوا کہ علم جعفر الہامی علوم میں سے ہے اور انبیاء علیہ السلام کا ہے اور ان کے بعد درجہ بدرجہ اور سینہ بہ سینہ چلتا ہوا حضرت امام جعفر صادق کو بھی مل سکتا ہے۔ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ نے بھی چند نکات بیان فرمائے ہیں۔ ایک تحقیق یہ بھی ہے۔ اس علم کو زمانہ قدیم میں علم الحروف کہتے تھے۔ حروف و زبان کی تخلیق کے ساتھ ساتھ یہی علم الحروف نے جنم لیا ہوگا۔ بقول عام جعفر اور مسلک جعفریہ کے مطابق اس علم کی ابتدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوئی اور امام جعفر صادق نے اپنے شاگردوں کو تعلیم فرمایا۔ اس کے اصول و ضوابط بھی آپ نے ہی مقرر فرمائے۔ ویسے تو یہ بھی کہا جاتا ہے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد منصب خلافت پر سرفراز فرمانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جن اسماء کا علم عطا فرمایا تھا۔ وہی مبارک نام اس علم کی بنیاد ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت امام حسین

علیہ السلام کو علم جعفر میں کمال حاصل تھا۔ جب امیر معاویہ نے آپ کے لشکر کے سرداروں کی تعداد اپنے ساتھ ملا لی۔ تو آپ نے صلح کی گفت گو شروع کر دی۔ لشکریوں میں زیادہ لوگ کوفہ کے تھے۔ جن کے ظاہر و باطن میں بڑا فرق تھا۔ بعض لوگوں نے اس صلح پر اعتراض کیا کہ ہم پر احماد نہیں۔ امام نے فرمایا مجھے اعتبار ہے لیکن تم سے زیادہ تعداد قابل اعتماد نہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے علم جعفر سے جواب حاصل کیا ہے اور موجودہ اور سابقین جعفر کی طرف سے آپ کے ساتھ قاعدہ الحق اکثر کتب میں منسوب کیا جاتا ہے۔ ثبوت کے طور پر یہ سوال پیش کیا جاتا ہے۔ کیا اہل کوفہ میری امداد کریں گے۔ عربی میں ایسے لکھا گیا۔

سوال: اس منصرفی اهل الكوفة؟

جواب: لا ينصرفون اهل الكوفة لا يوفون

کہ یہ آپ کی مدد کریں گے اور نہ وفا۔

مگر میں اس بات کو قطعی طور پر قبول نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ ظنی قواعد آپ کی شان مبارک سے صحیح ہیں۔ کیونکہ خاندان نبوت قلم و دوات اور ان ظنی قواعد کا محتاج نہ تھا۔ وہ پاک ہستیاں جو نواسہ رسول رحمت للعالمین علیہ السلام تھے۔ کسی مسئلہ کو معلوم کرنے کے لیے سوال قائم کر کے جواب نکالیں اور وہ بھی ایک معمولی ظنی قاعدہ سے۔ جس کی اپنی کوئی حیثیت نہ ہو۔ کیا خاندان نبوت کو اتنے پاپڑ بیلنے پڑتے تھے؟ مجھے افسوس ہوتا ہے ایسے لوگوں نے معمولی شہرت کے لیے ایسے گستاخانہ فعل سرانجام دیے اور ایسی باتیں آپ کی شان مبارک سے منسوب کیں۔ وہ ہستیاں جن کو جبریل علیہ السلام کھلائیں، جو افضل الانبیاء کا نواسہ اور اسد اللہ غالب امیر المومنین کا تخت جگر ہو، جن کے آگے دنیا کے رائج اور دنیا کے آفرینش سے لے کر اس وقت تک تمام حالات مکمل کتاب کی طرح ہوں۔ افسوس صد افسوس ان پر جنہوں نے ظنی باتوں کو کائنات کی برگزیدہ ہستیوں سے منسوب کیا اور اس سے بھی زیادہ ان پر جنہوں نے آنکھیں بند کر کے اس پر یقین کر لیا۔ فرض کر لیں اگر یہ سچ ہے تو وہ مومنین اہل علم یہودیوں سے علم کیوں سیکھیں؟

چونکہ یہ ایک پاک علم ہے اور مستند قواعد کے تحت جواب کے حروف غیر اختیاری طور پر پیدا ہوتے ہیں۔ جن کو ترتیب دینے سے ایک بامعنی فقرہ بن جاتا ہے۔ جو سوال کا حتمی جواب ہوتا ہے۔ یہ سب یونانی قواعد ہیں جن میں اعداد اور نجوم کا آمیزہ شامل ہے۔ چونکہ یہ علم انبیاء



میں سے ہے۔ لہذا اس میں ایک خاص خصوصیت ہے کہ یہ تمام طریق پر کسی کو نہیں آتا۔ یہ علما کا ورثہ ہے اور خاص خاص علماء کے فہم تک اس کی رسائی ہوتی ہے۔ یہ علما وہ ہوتے ہیں جن کے قلب پر واردات اترتی ہے اور وہ متقی لوگ ہوتے ہیں۔ یا یوں سمجھ لیں کہ جب تک آپ اپنے آپ کو دانش علوم انبیاء ثابت نہیں کریں گے اس وقت تک ادراک تک نہیں پہنچتا۔ جس شخص پر عنایت ایزدی ہوگی اس کو آکر فرشتے بھی تعلیم دے دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ میں کسی کو کوئی راز بتا دوں تو نہیں بتا سکتا۔ اس علم کی علم الاخبار کی شاخ کو مستحصلہ کہتے ہیں۔ اس کا جواب قلب پر وارد ہوتا ہے۔ بعض اصحاب نے چند گوشے اس علم کے بے نقاب کیے ہیں۔

میں نے اس بارے بڑی تحقیق کی ہے۔ پاکستان میں اہل سنت میں جتنے جہاد گزرے ہیں یا اس وقت موجود ہیں۔ وہ سب سلسلہ قادریہ سے روحانی طور پر منسلک تھے۔ سید حیات شاہ الہ آباد، استاد دی بابر سلطان قادری فیصل آباد، مولانا شمس الدین میلی، علامہ شاد گیلانی، بابا امان اللہ دھرم پور مرحوم اور بھی کئی اساتذہ کرام۔ جو اصل جعفر جانتے تھے یا جانتے ہیں۔ بابا امان اللہ دھرم پور علیہ الرحمۃ کو دوران چلہ قاعدہ احست سات طریق سے تعلیم ہوا تھا۔ مصر میں ابو القلاح طوخی نے اور ایران میں علماء کرام کے علاوہ آج ملائیشیا، مصر، انڈونیشیا میں علم جعفر جانتے والے ہیں۔ ان لوگوں کے پاس علم ہے۔ انکل پچھو قواعد نہیں۔ سابقہ ادوار میں اردو میں چند کتابیں لکھی گئی مگر ان میں بھی مستحصلہ بندی رکھا اور آج تک نہ مکمل سکا۔ عربی میں بھی کتب کافی لکھی گئیں۔ اب پاکستان میں پچھلے بیس سال میں جو کتب لکھی گئی ہیں ان میں مستحصلہ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بحر حال عربی ابجد کے 28 حروف ہیں اور اردو میں 35 حروف ہیں۔ ابجد کے 28 حروف ہیں اور ان کے جوڑوں سے جو حروف بنتے ہیں وہ لاتناہی سلسلہ ہے۔ دنیا کی بے شمار زبانیں اسی قسم کے حروف سے بنتی ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ ختم نہ ہوگا۔ جہاں تک مستحصلہ کا تعلق ہے اگر چند حروف متشابہ نکال دیے جائیں تو بھی نفس کلام میں فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً یاس یا ص کو لیں۔ ان کی آوازیں متشابہ ہیں۔ اگر سلام کو سلام کر کے لکھیں یا ثابت کو ثابت کر کے لکھیں تو بولنے میں حرف تو صحیح آئے گا مگر علماء میں قوم کا یہ حلیم شدہ طریقہ نہیں کہ ثابت کو ثابت کر کے لکھا جائے۔ یہ کوئی قرآنی آیات تو نہیں کہ ضرور ثابت کو ثابت ہی لکھو۔ لیکن جب قوم نے مان لیا

کہ ثابت کو ثابت نہیں لکھا جاسکتا، ورنہ غلط ہوگا تو اس لیے سب ثابت لکھتے ہیں تاکہ صحیح لکھا جاسکے۔ مستحصلہ میں اسی لیے بعض حروف کے بدلے کو جائز سمجھتے ہیں جب کلمات صحیح نہ بن سکیں۔ بات یہ ہے کہ ہماری اردو زبان میں 28 حروف نہیں بلکہ 35 ہیں اور وہ 28 حروف میں لکھی بھی نہیں جاسکتی۔ غلط ہو جائے گی۔ جیسے پ، ٹ، ج، ڈ، ژ، گ وغیرہ حروف ابجد میں نہیں ہیں۔ علم جعفر تو 28 حروف سے مکمل ہے۔ لیکن جب اسے اردو میں ڈھالنا ہوگا تو یا تو چند حروف کا اضافہ کرنا ہوگا اور نئے قواعد مرتب کرنا ہوں گے۔ کیونکہ ہمارے ناموں میں کلام میں ان حروف کا آنا ضروری ہے۔ لیکن چونکہ ابجد میں اضافہ نہیں کیا جاسکتا اور نئے قواعد مرتب کرنے کی ہمت بھی نہیں یا اتنا علم ہی نہیں کہ اس میں یہ کمال پیدا کر سکیں۔ تو پھر بہتر یہی ہے کہ سوال عربی میں لکھیں اور جواب حاصل کریں۔ قدیم قواعد کام دیں گے۔ لیکن اردو میں جواب حاصل کرنے کے لیے بہت سے قواعد میں ترمیم کرنی پڑتی ہے اور امدادی حروف کا سہارا بھی لینا پڑتا ہے، جو مجبوری ہے۔ بہر حال مروجہ ابجد کو مرکب کر کے سات جملے بنا لیے گئے ہیں۔ ابجد، موز، جلی، کلن، معص، قرشت، شط، ضلف۔ یہ جملے بے معنی ہیں یا بامعنی۔ اس کے متعلق اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کے کوئی معنی نہیں۔ صرف مراتب اعداد ملحوظ رکھ کر جملے بنا لیے گئے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ابن مرہ جو عرب کا مشہور عالم تھا۔ اس کے آٹھ بیٹے تھے۔ یہ اس کے بیٹوں کے نام ہیں۔ لیکن اس بات سے بھی اختلاف ہے۔ کیونکہ تمدن عرب سے پہلے یہودی چھ جملوں سے کام لیتے تھے اور ان کی زبان 22 حروف سے مرکب تھی۔ بعد کے چھ حروف ٹ، خ، ذ، ض، ظ، غ ان کی زبان میں نہ تھے اور ان کے اعداد چار سو تک محدود تھے۔ یعنی قرشت کی تک تک اور کہتے ہیں ابجد سے قرشت تک مدائن کے چھ بادشاہوں کے نام تھے۔ لیکن یہ بھی اختلافی امر ہے۔ وجہ یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے احکامات کی کتابوں بارے پہلے ذکر کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے گھر میں پرورش پانے کی وجہ سے دنیوی اور سحری علوم کی پوری تعلیم ملی تھی۔ ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ سے جو تعلیم پیغمبرانہ ہوئی تھی وہ چھٹے اور ساتویں احکام میں موجود ہے۔ اس میں ابجد بعیدہ اسی ترتیب میں ہے۔ جسے ہم استعمال کرتے ہیں۔ (نوٹ: یہ احکام میں نے بذات خود نہیں دیکھے ان کی تلاش میں ہوں لیکن معلومات کے طور پر مواد موجود ہے۔ حکیم



سرفراز احمد زاہد) اور ان کے جو اعداد اس وقت مقرر ہیں۔ وہی اعداد حروف کے ان احکامات میں درج ہیں۔ یہ 22 حروف ہیں اور یہ کہنا درست ہے کہ حروف کے خواص ان کے اعداد اور ان کی ترتیب یعنی ابجد خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتاری۔ انگریزی زبان میں بھی حروف ابجد کی ترتیب سے بنی ہے۔ جس میں زمانہ کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں آچکی ہیں۔ یا زبان کا لہجہ تبدیل ہو کر کچھ کا کچھ ہو گیا ہے اور کچھ ترتیب بھی بدل گئی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

ابجد	ABCD
کلمن	KLMN
قرشت	QRST

یہ توضیح طور پر موجود ہیں۔ آخری چار حروف WXYZ بھی خلق کی طرح ٹھیک قسم کے ہیں۔ تو ریت کے احکامات میں ساتویں حصہ کی آیت 119 کو ملاحظہ کریں۔ تمام ابجد کے حروف اور خواص اور اعداد لکھے گئے ہیں۔ اور یہی ابجد کی مروج ترتیب ہے۔ لہذا یہ کلمات نہ ابن مرہ کے بیٹوں کے نام ہیں، نہ عدائے بادشاہوں کے نام تھے۔ یہ جس قدر تحقیق پرانی کتب میں لکھی گئی ہے، سوہوم ہے اور لغو ہے۔

عبرانی حروف چھٹی:

عبرانی حروف	تلفظ	ابجد عبرانی	حروف مفرد	اعداد
א	الف	الف	ا	۱
ב	بے تھ	بے	ب	۲
ג	جمل	جیم	ج	۳
ד	دالتھ	دال	د	۴
ה	می	حا	ھ	۵
ו	واؤ	واؤ	و	۶
ז	زائے	زا	ز	۷

א	کیچھ	حا	ح	۸
ב	طیچھ	طا	ط	۹
ג	یود	یا	ی	۱۰
ד	کاف	کاف	ک	۲۰
ה	لاٹھ	لام	ل	۳۰
ו	میم	میم	م	۴۰
ז	نون	نون	ن	۵۰
ח	ساک	سین	س	۶۰
ט	عین	عین	ع	۷۰
י	فی	قا	ف	۸۰
כ	صادی	صاد	ص	۹۰
ל	قوف	قاف	ق	۱۰۰
מ	ریش	را	ر	۲۰۰
נ	شین	شین	ش	۳۰۰
ס	تاؤ	تا	ت	۴۰۰

اہل عرب نے بعد میں اپنی زبان کے مطابق چھ حروف بڑھا کر عددی تعداد ایک ہزار تک کر لی۔ عبرانی زبان میں 22 حروف اور اعداد 400 تک تھے۔ وہ جعفر کے حوال کس طرح حل کرتے تھے۔ اس کی کوئی مثال اور نمونہ کسی کتاب سے نہیں مل سکا۔ چونکہ قدیم عرب کے لوگوں نے بعد کے دو جملے بڑھائے اور تعداد ایک ہزار تک مقرر کر لی۔ اس لیے جعفر کے قواعد بھی انہوں نے مرتب کیے۔ ابن مرہ بھی انہی لوگوں میں سے ہوگا۔ صاحب قاموس نے پوری ابجد کا عربوں کو موجد قرار نہیں دیا۔ آخری دو جملوں کا موجد تسلیم کیا ہے اور یہ موقف صحیح ہے۔ اس لیے لازمی یہود اور عربوں کے طرز تکلم میں فرق ہوگا۔ اہل عرب نے یہود کے 22 حروف کے بعد 6 حروف اور اضافہ کر کے 28 حروف کا مجموعہ قائم کیا اور سات پر تقسیم مکمل کر لی۔ چار چار حروف کے جملے بنا



ہے۔ ہر جہت کی تقسیم ہوتی ہے۔ اتنی تفصیل کے بعد یہ قیامت ثابت ہے۔

علم جعفر اسی پاک علم کا نام ہے جو زبان اور ثقافت سے ہٹ کر اس کے روحانی اثرات سے تعلق ہے۔ اس میں علم الاعداد جو حروف اور اس کی قیمتوں یعنی اعداد سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن علم الاخبار محض حروف بعض قواعد کے ماتحت الٹ پھیر ہے جس کا حساب سے تعلق ہے۔ مستحصلہ اسی کو کہتے ہیں۔ یہ ایسا علم ہے جس کو حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے اور بعض اوقات تو قدرتی طور پر ایسا پوشیدہ ہو جاتا ہے کہ اچھوں اچھوں کے قوائے عملیہ بے کار ہو جاتے ہیں۔ دماغ سوزی کوئی نتیجہ نہیں دیتی۔ اس لیے مشہور ہو گیا کہ روحانی قوتیں اگر کسی کے اندر ہیں تو سطر مستحصلہ نکل آتی ہے۔ یعنی حروف مستحصلہ کی تبدیلی روح میں اترنے والی خبر کے مطابق کر لی جائے تو جواب نکل آئے گا اور یہ بات حرف بہ حرف صحیح ہے۔ اس بات کا انداز اس کتاب میں درج بعض مستحصلات کے حل کے موقع پر ہوا کہ ایک سوال کبھی ایک ایک ماہ تک حل نہ ہوا جب کرم ہوتا تو ایک دن میں کئی کئی سوالات حل ہو جاتے۔ ایسے معلوم ہوتا جیسے مستحصلہ کے حروف الہامی طور پر ذہن میں اتر رہے ہوں۔

علم جعفر دنیا میں ناپید نہیں بلکہ اس کے جاننے والے دنیا میں کم و بیش موجود ہیں۔ اس علم کے ذریعہ ہر قسم کے دینی اور دنیوی معاشرتی سوالات حل کر سکتے ہیں۔ بات کا جواب بات سے ملتا ہے۔ زندگی میں جو بات پوچھنے کے لائق ہو وہ جعفر سے پوچھی جاسکتی ہے۔ آپ ہر قسم کے سوالات کا رد ہاں، ملازمت، مقدمہ، امتحان، جسمانی مسائل، مشکلات، ناکامیوں کی وجہ اور ان کا حل معلوم کر سکتے ہیں۔ اسی علم کے ذریعے لا علاج امراض کی تشخیص، معالج کا نام، مقام اور علاج معلوم کر سکتے ہیں۔ اسم اعظم معلوم کیا جاسکتا ہے۔

میں گزشتہ 20 سال سے اس علم پر نگاہ رہا ہوں اور پاکستان میں واحد شخص ہوں جو اس علم کے ذریعہ ہر سال زنبانی جنتری میں ملکی اور غیر ملکی سیاسی حالات پر پیش گوئیاں کر رہا ہوں اور اکثر صحیح ثابت ہوئی ہیں۔ زنبانی جنتری میں جعفری پیش گوئیوں کی مقبولیت کو دیکھ کر دوسری جنتریوں میں بھی کئی نام نہاد جہادوں نے کوششیں شروع کر دی ہیں۔ جس میں کامیابی بہت دور ہے۔ ابھی آخری پیش گوئی پر وزیر مشرف کے اقتدار کی تھی جو 100% کامیاب ہوئی، یہ ایک سچا علم ہے، اس کی قدر کریں۔

فقیر عظیم سرفراز احمد زاہد

## اصطلاحات

ہر علم میں ماہرین فن اصطلاحات بغرض اختصار استعمال کرتے ہیں۔ علماء جعفر نے اس علم کو عام لوگوں سے پوشیدہ کرنے کی غرض سے یا پھر برائے اختصار اس علم میں خود وضع کردہ اصطلاحات کا اس قدر فراوانی سے استعمال کیا ہے کہ آسان سے آسان جعفر بھی مرکوز ہو کر رہ گیا۔ بعض قواعد تو اس قدر رموز کیے گئے کہ قابل ترین جہاد بھی فہم کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ بہت کوشش اور تحقیق کے بعد ان اصطلاحات کی تشریح کو آسان الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ شائقین جعفر کو چاہیے کہ ان اصطلاحات رموزہ کو خوب ذہن نشین کر لیں کہ آئندہ بیان کیے گئے مستحصلات خفیہ و خبریہ کو سمجھ کر باسانی حاصل کر سکیں۔ سب سے پہلے جعفر کے دو معروف شعبوں کا ذکر کروں گا۔ مقاصد اور قواعد کے لحاظ سے علم جعفر کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

### 1- حصہ اخبار 2- حصہ آثار

ان دونوں شعبوں کی اختصار کے ساتھ وضاحت کروں گا۔ لیکن پہلے حصہ آثار اور دوم اخبار ہے۔

### 1- علم جعفر کا حصہ آثار:

پہلے حصہ کا نام حصہ آثار ہے اس میں حروف ابجد اور ان کے طلسمی اعداد کی پوشیدہ قوتوں کو مقصد کے مطابق متحرک کر کے خاص اوقات میں ان اثرات کو الواح و نقوش کی شکل میں جذب کیا جاتا ہے۔ جس سے عالم سفلی اور علوی میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے اور سائل اپنا مطلب و مقصد حاصل کر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ وظائف و عملیات وضع کیے جاتے ہیں۔ غرضیکہ انسانی زندگی میں جس قدر بھی واقعات و حادثات پیش آسکتے ہیں۔ ان کے تدارک



کے لیے اس حصہ سے کام لیا جاتا ہے۔

## 2- حصہ اخبار:

اخبار خیر کی جمع ہے۔ خبر سے مراد کسی چیز کے حلق معلوم کرنا۔ حصہ اخبار میں استخراج مستحلات کے ان قواعد پر بحث کی جاتی ہے۔ جن کے ذریعے کسی سوال یا درپیش مسئلہ کا حل بذریعہ مستحلہ حاصل کیا جاتا ہے۔ علم الاخبار علم جفر کی نہایت اعلیٰ قسم ہے۔ اس حصہ کا انسانی قوت حیلہ اور قوت حافظہ سے گہرا تعلق ہے۔ اس کے علاوہ حساب اور الجبرا میں ماہر ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ چنانچہ جفار کی ہر دو صورتیں جس قدر عمدہ ہوں گی مستحلہ اسی قدر واضح ہوگا۔

علم جفر نے اس علم کو سیکھنے کے چند قواعد مقرر کیے ہیں۔ ان اسرار و رموز کو جاننے کے لیے چند اصطلاحات رائج کی ہیں تمام علم کا دار و مدار انہی ابتدائی باتوں پر ہے۔ اس میں سب سے اول قدم ابجد ہے تمام کائنات کا نظام 28 حروف کے تحت ہے۔

## 3- ابجد:

ابجد حرف کی ترتیب کا نام ہے۔ جس کے تحت حروف کی مختلف مقادیر (مقدار کی جمع) مقرر کی گئی ہے۔ ان مقررہ مقادیر کے لحاظ سے سوالات کے جوابات کا استخراج کیا جاتا ہے۔ کل 28 حروف ہیں۔ عربی میں 28 حرف ہی ہیں لیکن اردو میں چند حروف کا اضافہ ہے۔ مثلاً پ، ت، ج، ذ، گ وغیرہ فالتو حروف ہیں۔ عربی میں یہ شامل نہیں ہیں۔ کل ابجد 28 ہیں۔ یہ تعداد منازل قمر کے مطابق ہے۔ اصطلاحات جفر میں ان ابجدوں کو لسان الغیب کہتے ہیں۔ ابجد کے تمام حروف کے اعداد 5995 ہیں۔ علم جفر نے دو مشہور ابجدوں سے مختلف طریقوں سے مزید 28 ابجد استخراج کی ہیں۔ پہلی ابجد قمری کہلاتی ہے۔ یہ علم جفر میں ریزہ کی ہڈی کہلاتی ہے۔ اسے زبانی یاد ہونا ضروری ہے۔ ہر حرف کا مرتبہ کا عدد اردو اس کی قیمت زبانی از ہر ہونا ضروری ہے اگر جفر سیکھنا ہے تو۔

دو مشہور اور ابتدائی ابجد مندرجہ ذیل ہیں۔ باقی جتنی بھی ابجدیں استخراج ہوتی ہیں انہی دو ابجد سے استخراج کی جاتی ہیں۔

## 1- ابجد قمری

## 2- ابجد شمسی

## ابجد قمری:

علم جفر کا حصہ اخبار ہو یا حصہ آثار میں قمری بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ حروف کے اعداد ہوں یا نقوش اور الواح تیار کرنی ہوں تمام اعداد قمری سے ہی تیار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس ابجد کو قمر (چاند) سے منسوب کیا جاتا ہے اور ابجد شمسی یا لحد کو شمسی یعنی سورج سے مماثلت ہے اور یہ آتش اور جلانی بھی ہے۔

## ابجدی قمری:

مرتبہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
حروف	ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
عدد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
مرتبہ	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
حروف	س	ع	ف	م	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
عدد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

اعداد مراتب: کل اعداد 9۴1 ہیں۔ باقی سب ان میں جمع کرنے سے بنے ہیں۔ مفرد اعداد صرف 9 ہیں۔ اسی ابجد قمری میں 9 عدد ہیں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط

اب اگر ان کو ایک درجہ ترقی دیں تو 10 کا ہو جائے گا۔ 20 کا ہو۔ ابجد میں

۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰
ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	م

یہ اعداد دہائی یعنی عشرات کہلاتے ہیں۔ پہلے عدد اکائی ہیں۔ اب ان اعداد کو ایک درجہ اور ترقی دیں تو 100 کا ہو جائے گا۔ مثلاً 20 کو ایک درجہ ترقی دیں تو 200 ہو



گیا۔ یہ اعداد سیکڑہ کہلائیں گے۔ عددی زبان میں میات کہتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰

اب آخر میں حرف غ کی کیا۔ اب ۱۰۰ کو ترقی دی تو ۱۰۰۰ ہوا اور غ (۱۰۰۰)

ہو۔ اسے دوسرے لفظوں میں یوں بھی لکھ سکتے ہیں۔

← احاد

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰
۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰
۱۰۰۰	-	-	-	-	-	-	-	-

← عشرات

← میات

← الوف

اس ترتیب کو ہم مرتبہ، ہم رتبہ بھی کہتے ہیں۔ یہ مستعملہ حاصل کرنے میں بہت کار

آمد ہے۔ علاوہ ازیں اسے یوں بھی لکھ سکتے ہیں۔

الفتح (۱)، کمر (۲)، جملش (۳)، دمت (۴)، صنف (۵)، دغ (۶)،

زغ (۷)، طغ (۸)، طغ (۹)۔ یوں فقرات ہیں گے۔ اس ترتیب سے لکھی گئی ابجد کو

ابجد الفتح بھی کہتے ہیں۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

ابجد آدم:

ابجد آدم حروف ابجد کی ترتیب مکی جو اہم اول قاعدہ اردو میں پڑھتے ہیں۔

ابجد اربع:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
۱	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ز	ر	ز	س	ش	ص
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	ل	م	ن	و	ھ	ی
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

اس ابجد سے عملیات میں کام بہت کم لیا جاتا ہے کیونکہ اس سے تیار کردہ اعمال

بڑے جلالی ہوتے ہیں اور رجعت کا بہت خوف ہوتا ہے۔ اگر اس کی رجعت ہو جائے تو اس

کا مدد بہت مشکل ہوتا ہے ہاں بعض جگہ اس سے کام لیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے اثرات بہت

جلدی ظاہر ہوتے ہیں لیکن نقصان کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے چنانچہ عملیات میں اس کی بجائے

ابجد قمری سے ہی کام لیا جاتا ہے یہ کیونکہ قمر سے منسوب ہے اگر اس میں غلطی بھی ہو جائے تو

رجعت کا ڈر یا خوف نہیں ہوتا اور نقصان نہیں ہوتا۔

ابجد المفتح:

جب ہم ابجد قمری کو اعداد مفردہ کے نیچے بار بار لکھتے ہیں تو ابجد المفتح وضع ہوتی

ہے۔ اس کا پہلے ذکر آچکا ہے۔ لیکن اصول المفتح کے مطابق یوں ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
۱	ی	ق	غ	ب	ک	ر	ج	ل	ش	و	م	ت	ھ
نظیرہ	۱	ی	ق	غ	ب	ک	ر	ج	ل	ش	و	م	ت
نظیرہ	۱	ی	ق	غ	ب	ک	ر	ج	ل	ش	و	م	ت
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد ارغی:

یہ ابجد شمس سے ۹-۹ کی طرح سے استخراج ہوتی ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
۱	ر	غ	ی	ذ	ع	ھ	د	ظ	و	خ	ط	ن	ح



نظیرہ	ض	م	ج	س	ل	ث	ش	ک	ت	س	ق	ب	ز	ف
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰

یہ ابجد حصہ اخبار اور قواعد غنیہ میں بہت استعمال ہوتی ہے۔ ابجد ارغی (۱) ابجد  
الفتح (۲) ابجد قمری (۳)۔ یہ تسعات الفتح کہلاتی ہیں اور مستقلہ کی جان ہیں۔

### ابجد اعظم:

یہ ابجد، ابجد قمری سے چار چار کی طرح سے استخراج ہوتی ہیں۔ قواعد مستقلہ میں  
یہ کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے حروف اربع عناصر بھی کہلاتے ہیں۔ اسے یوں بھی لکھتے  
ہیں۔ جہاں حروف کی طبع معلوم کرنی ہو تو اسے لازمی استعمال کرتے ہیں۔

حروف آتش	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ز
حروف ہادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
حروف آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ
حروف خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ

یہ حروف کی تقسیم ہے۔ ابجد یوں ہوگی۔

اساس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
نظیرہ	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ز	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
اساس	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

### ابجد احست:

ابجد احست سے بہت قواعد مل جاتے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں اس کا استعمال بہت ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ا	ح	س	ت	ب	ط	ع	ث	ج	ی	ف	خ	د	ک
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

### ابجد اصغری:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ا	س	خ	ذ	س	ھ	ت	ل	ب	ق	ط	ض	ع	ر
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

### ابجد احمر حکم یا عزیزہ:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ا	ج	ھ	ز	ط	ک	م	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

### ابجد قطب:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
س	د	ا	ل	ع	ط	ی	م	خ	ق	ح	ز	ت	ف
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد قطب اعداد میں استعمال نہیں ہوتی۔ یہ ابجد ایک شعر سے منسوب ہے۔ جس  
کے حروف 44 ہیں۔ یہ ابجد علم جفر میں استخراج مستقلہ کے لیے بہت اہم ہے۔ زیر نظر  
کتاب میں اس کا استعمال بڑے احسن طور پر کیا گیا ہے۔  
دی گئی ابجد میں ہی مستقلہ پوشیدہ ہوتا ہے۔

### جمل کبیر:

کسی سوال کے اعداد ابجد قمری سے لے کر ان تمام اعداد کے میزان کو جمل کبیر



کہتے ہیں۔ جیسے

ن	ر	ف	ر	ا	ز
۶۰	۲۰۰	۸۰	۲۰۰	۱	۷

یہ جمل کبیر کہلاتا ہے۔  
 $548 = 60 + 200 + 80 + 200 + 1 + 7$

ان کے حروف بنائے: ح = ۸، م = ۳۰، ث = ۵۰۰، حروف: ح م ث

جمل وسطیٰ:

کسی عدد کا ایک مرتبہ کم کر کے حروف بنانا مثلاً:

اعداد 548، ان  $548 = 8 + 540$  اور حروف ب س ہوئے۔

سط صغیر:

سط وسطیٰ سے پیدا شدہ اعداد کا ایک مرتبہ کم کر کے حروف بنانا جیسے

$62 = 2 + 60 = 8$  حرف ح بنے۔

سط اصغر:

سط صغیر کے اعداد کا ایک مرتبہ کم کر کے حروف بنانا۔ یہ سب قاعدہ بدوین لین میں

بنا نظر ابجد حاصل کیے جاتے ہیں۔ باقی قواعد میں نہیں۔

اساس:

وہ بنیادی حروف یا سطر جن سے سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے حروف پیدا

کیے جاتے ہیں۔ اساس کسی بھی مستحصلہ کی بنیاد ہے۔ اسی پر ہی مستحصلہ کی دیوار کھڑی ہوتی

ہے۔ اساس قائم کرنے کے بہت طریقے ہیں۔ ہر قاعدہ کی مناسبت سے اساس قائم ہوتی ہے۔

تخلیص:

کسی سوال کے حروف سے جو حروف تکرار کریں ان کو نکال دینا صرف ایک دفعہ

حرف کا آنا ضروری ہے۔ یعنی تکرارات کو خارج کرنا۔ مثلاً سوال ہے:

تکد کہنہ قاسم باغ کس شہر میں ہے؟

سط:

اس سوال کو الگ الگ حروف میں لکھا تو

ق ل ع ح ک ح ن ح ق ا س م ب ا غ ک س ش ح ر م ی ن ح ن

ان کی تخلیص کی تو یہ حروف حاصل ہوئے۔

تخلیص: ق ل ع ح ک ح ن ا س م ب ا غ ش ری

تکرارات چھوڑ کر تخلیص کی تو مندرجہ بالا حروف حاصل ہوئے۔ یہ سطر تخلیص ہے۔

اسی پر آگے مختلف مراحل میں عمل کیا جاتا ہے۔

نظیرہ:

نظیرہ کا مطلب ہے تبدیل کرنا، ابجد قری میں اوپر کے حروف نیچے والے حروف کا

نظیرہ ہیں اور اوپر والے حروف کا نظیرہ نیچے والے حروف ہیں یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہر

حرف کا پندرہ حروف اس کا نظیرہ ہوتا ہے۔ مثلاً ا کا نظیرہ س ہے اور س کا نظیرہ الف ہے۔

ط کا نظیرہ ث ہے اور ث کا نظیرہ ی ہے۔ ابجد میں نیچے حروف کو ان کے اوپر کے حروف سے

تبدیل کریں۔ ایک دوسرے کے اوپر نیچے کا حروف ایک دوسرے کا نظیرہ ہوتا ہے۔ مثلاً

حروف: ا د ج و س ش

نظیرہ: س ر ف ر ا ز = سرفراز

تکسیر موخر صدر:

تکسیر کا لفظ کسر سے نکلا ہے۔ کسر کے معانی ٹوٹ پھوٹ کے ہیں۔ اصطلاح جعفر

میں تکسیر کے معنی ہیں حروف کی سطر کو قواعد کے مطابق الٹ پلٹ کرنے کے ہیں۔ مندرجہ

بالا قسم تکسیر کی شرح کچھ یوں ہے کہ حروف کو اس طرح گردش دی جائے کہ مطلوبہ سطر کا آخری

حرف لیں۔ اسے سطر کے پہلے حرف کے نیچے لکھ دیں۔ پھر اس سطر کا پہلا حرف شروع سے

لیں۔ اسے آخری حرف کے آگے لکھ دیں۔ پھر آخر سے ایک حرف پھر شروع سے حرف لے

کر تمام سطر کے حروف کی نشست تبدیل کر دیں۔ اس طرح تمام حروف کی جگہ تبدیل ہو

جائے گی۔ یہ نئی سطر موخر صدر کہلائے گی۔ مثلاً



سر: ک م ر ز ا ف س ی ح  
 موخر صدر: ح ک ی م س ر ف ر ا ز  
 یہ عمل بار بار دہرایا جاتا ہے۔

### تکسیر صدر موخر:

مندرجہ بالا تکسیر موخر صدر کا مکس ہے۔ وہاں ہم نے آخری حرف پہلے لیا تھا اور پہلا حرف بعد میں۔ لیکن اس میں پہلا حرف اپنی جگہ قائم رہے گا۔ آخری حرف اس کے آگے لکھ دیں گے۔ پھر شروع کا حرف لیں گے اس کے بعد آخر سے حرف لیں گے۔ اسی طرح تمام سطر کے حروف گردش کر جائیں گے۔ مثلاً

مطلوبہ سطر: ح ی س ف ا م د ح ز ر م ک  
 صدر موخر: ح ک ی م س ر ف ر ا ز ا ح م د

### اقسام حروف:

حروف کئی قسم کے ہیں۔ یہاں میں ان سب کو فرد افراد بیان کروں گا۔ جن کی ضرورت قواعد خبریہ میں ہوتی ہے۔ ان کا ہر طالب علم جعفر کے لیے جاننا ضروری ہے۔

### حروف صولۃ:

یہ کل حیرہ حروف از روئے جعفر قرار دیئے گئے ہیں۔ ان کی تعریف اس طرح سے ہے کہ ان پر کوئی نقطہ نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں انہیں حروف چپ بھی کہتے ہیں۔ یہ حصہ آواز الجھ میں کلیدی حیثیت کے حامل ہیں۔ انسانی زندگی کے تقریباً 50% مسائل کے حل پر محیط ہیں۔ ان سے طلسمات بھی تیار ہوتے ہیں۔ حصہ اخبار میں ان سے کئی مستحضرات منسوب ہیں۔ وہ یہ ہیں:

ا ح د ر س م ط ع ک ل م د ہ ۔۔۔۔۔ ۱۳ حروف

### حروف ناظرہ:

حروف غیر متحولہ یعنی نقطے والے حروف صامت کہلاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ہو چکا

ہے۔ اب حروف معقولات یعنی نقطے والے حروف جن کو جعفر میں حروف ناظرہ کہتے ہیں۔ ان کی تعداد 51 ہے۔ وہ یہ ہیں:

ب ت ث ج ح ذ ز ش ض ط غ ن ق ف ا و ر ی ۔۔۔۔۔ ۱۵ حروف  
 لحاظ اردو ی غیر متحولہ ہے یعنی اس کے ساتھ کوئی نقطہ نہیں۔ لیکن لحاظ عربی ی دو نقطے رکھتی ہے۔

### حروف نورانی:

یہ حروف تعداد میں چودہ ہیں جو حروف قرآن پاک کی آیات کے شروع میں استعمال ہوئے ہیں جیسے الم۔ حم۔ طس وغیرہ ان کو تحلیل کیا تو یہ تعداد میں 14 ہوئے، وہ یہ ہیں:

ا ح ط ی ک ل م ن س ع ص ق ر ۔۔۔۔۔ ۱۳ حروف ہیں۔

### حروف ظلمانی:

حسب ذیل حروف از روئے جعفر حروف ظلمانی کہلاتے ہیں۔

ب ج د و ز ف ش ت ث خ ذ ض ط غ

### حروف تواحیہ:

ایسے حروف جو کل میں آپس میں ملتے ہیں۔ لیکن نقاط میں فرق ہوتا ہے۔ حروف تواحیہ یہ ہیں:

ب ت ث ف	ج ح (ہ) غ	ذ ز
س ش	م ض	ط ظ
	ع خ	ق ک

سطر مستحکم میں بعض اوقات جہاں کو ان حروف سے جادلہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً یہ حروف (ت ا ت) تو ہم کسی ت کو تواحیہ ب سے بدلتے ہیں۔ یعنی شروع کا ت، ب ہے بدلہ تو نقطہ (ب ا ت) بات بن گیا۔ اگر آخری ت کو ب سے بدلہ تو "تاب" بن گیا۔ ایسے بہت سے جفری قواعد ہیں جن میں حروف تواحیہ کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔



### حروف غیر تواجیه:

ان حروف کو کہتے ہیں جو شکل و صورت میں الگ الگ ہوتے ہیں اور یہ واحد ہوتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

ا ف ق ک ل م ن و ہ ی

### حروف ملفوظی:

ملفوظی کا لفظ الفاظ کی نطق سے ہے۔ لفظ جیسے زبان سے ادا ہوتا ہے اور پڑھا جاتا ہے۔ اس کو اسی طرح لکھا ملا وہ ازیں ملفوظی ہمیشہ تین تین حروف سے بنتے ہیں۔ مثلاً کو جب ہم زبان سے ادا کرتے ہیں تو صورت یہ ہوتی ہے۔ "الف" پہلے تو یہ حرف مفرد تھا لیکن جب زبان سے ادا ہو تو ل ف کا اضافہ ہو گیا مثلاً اگر کہیں لکھا ہو کہ محمد کو ملفوظی کرو، تو ملفوظی کی صورت یہ ہوگی۔

میم۔ حاء۔ میم۔ دال۔ ملفوظی کرنے سے چار حروف سے گیارہ حروف ہو گئے اور مکتوبی ہوتے ہوئے جہاں اعداد ۹۲ تھے۔ اب ملفوظی ہونے سے ۲۲۳ ہو گئے۔ مکتوبی اعداد سے سب م پیدا ہوئے اور ملفوظی کرنے سے دکر پیدا ہوئے۔ ملاحظہ کریں مکتوبی اور ملفوظی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس قانون کے تحت ابجد کے ۲۸ مکتوبی حروف ملفوظی ۷۲ بن جاتے ہیں اور نقطے ۲۲ کی بجائے ۳۲ ہو جاتے ہیں اور اعداد بجائے ۵۹۹۵ کے ۶۷۹۵ ہو جاتے ہیں، ابجد ملفوظی یہ ہے۔

حروف	ا	ل	ف	ب	ج	ی	م	د	ا	ل	ھ	ا	د	و	ز	ا
اعداد	۱	۳۰	۸۰	۲	۳	۱۰	۳۰	۴	۳۰	۵	۱	۶	۱	۶	۷	۱
حروف	ح	ا	ط	ی	ا	ک	ا	ف	ل	ا	م	م	ی	م	ن	د
اعداد	۸	۱	۹	۱۰	۱	۳۰	۱	۸۰	۳۰	۱	۳۰	۳۰	۱۰	۳۰	۵۰	۶۰
حروف	س	ی	ن	ع	ی	ن	ف	ا	م	ا	ر	ق	ا	ف	ر	ش
اعداد	۶۰	۱۰	۵۰	۷۰	۱۰	۵۰	۸۰	۱	۹۰	۱	۳۰	۱	۱۰۰	۸۰	۳۰۰	۱۰
حروف	ن	ت	ا	ث	ا	خ	ا	ذ	ا	ل	ض	ا	ر	ق	ا	غ
اعداد	۵۰	۳۰	۱	۵۰۰	۱	۶۰۰	۱	۷۰۰	۱	۸۰۰	۳	۱	۹۰۰	۱	۱۰۰۰	۱

### حروف مسروری:

ابجد کے تمام حروف کے اعداد ۵۹۹۵ ہیں، یہ مکتوبی کہلاتے ہیں۔ حصول اخبار یا تقویم آثار کے سلسلہ میں جہاں یہ لکھا ہو کہ اعداد حروف مکتوبی نکالو تو وہاں وہ حروف اسی طرح لکھے جائیں گے۔ جس طرح ابجد میں ہیں اور لکھے جاتے ہیں اور اسی کے عدد لیے جاتے ہیں۔ مثلاً اگر میں اپنے نام سرفراز کے اعداد مکتوبی نکالنا چاہوں تو اس طرح ہوں گے۔

س	ر	ف	ر	ا	ز
۶۰	۲۰۰	۸۰	۲۰۰	۷۱	

۵۳۸ اعداد ہوئے۔ ان کو ملفوظی کیا جائے تو دو ہوتے ہیں۔ جیسے باتا حاز او غیرہ

### حروف مکتوبی:

یہ وہ حروف ہیں جو ملفوظی ہوتے ہیں لیکن بولنے اور لکھنے میں ہم آواز ہوتے ہیں۔ یہ صرف تین ہیں۔ واؤ۔ می۔ نون

### بسط حرفی:

بسط کے معنی پھیلاتا اور صر فی سے مراد حروف میں کسی فقرہ یا اسم کو الگ الگ حروف میں لکھنا بسط حرفی کہتے ہیں۔ مثلاً لفظ سرفراز کو ہم نے بسط حرفی کیا تو یوں ہوا۔

س ر ف ر ا ز

### بسط ملفوظی:

حروف کو ان کی صوتی قدروں کو الفاظ میں ختم کرنا جیسے سرفراز کا بسط ملفوظی یہ ہوا۔ سین را قا را الف ز۔

### بسط عددی:

ابجد عددی عربی سے حروف کو تبدیل کرنا بسط عددی کہلاتا ہے۔ مثلاً ہم نے سرفراز کو بسط عدد میں تبدیل کرنا ہے تو یوں لکھیں گے۔  
ستین۔ مائتین۔ ثمانین۔ مائتین۔ احد۔ سبہ



### بسط عزیز ی:

حصہ اخبار میں تو اس سے مراد ہے حروف کا عزیزہ دینا۔ ابجد عزیزہ دوسرے لفظوں اور کلم سے تبدیل کرنا، لیکن اس مزاج کو مزاج سے تبدیل کرنا بھی ہے۔ مزاج کی دوستی، دشمنی جیسے آتش اور باد میں دوستی ہے تو الف کا بسط عزیز ی ج ہوگا۔ ۷ کا عزیزہ ہوگا۔ اس کو متا صرار بد بھی کہا جاتا ہے۔

### بسط تصنیف:

اس سے مراد ہے ہر حرف کو دو گنا کرنا۔ مثلاً م کے عدد ۴۰ ہیں۔ اس کو دو گنا کیا تو ۸۰ ہوئے اور ف کے عدد ۸۰ ہیں ان کا دو گنا کیا تو ۱۶۰ ہوئے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں م کا بسط تصنیف ۸۰ یعنی ف ہو اور ف کا س ق ہوا۔

### بسط تنصیف:

اس میں ہر حرف کے عدد کو دو حصوں میں تقسیم کرنا یا نصف کرنا۔ اس کے علاوہ اس میں اس وقت تک نصف کرتے ہیں جب تک برابر تقسیم ہوتا رہے۔ جہاں جا کر نصف ختم ہو جائے وہی اس حرف کا بسط تنصیف ہے۔ مثلاً ف کا عدد ۸۰ ہے اس کی تنصیف کی تو ۸۰ کا نصف ۴۰ اس کا (م) ہوا۔ اب ۴۰ کا نصف ۲۰ حرف کا ف، ۲۰ کا نصف ۱۰ حرف ی اور ۱۰ کا نصف ۵ حرف ہ ہوا۔ چنانچہ ف کا بسط تنصیف ۵ ہوا۔

### ترفع عددی:

اس سے مراد یہ ہے کہ حروف کے مراتب اعداد کو ابجد میں بلند کرنا، یعنی اکائی کے حرف کو دہائی کے حرف سے اور دہائی کے حرف کو سیکڑوں والے حرف میں تبدیل کرنا۔ مثلاً (کا) عدد ایک اسے بلند کیا تو ۱۰۱۱ اس کا حرف ی ہوا۔ اسے ایک درجہ بلند کیا تو ۱۰۰ ہوا اور حرف ق ہوا۔ یہ سارا ابجد اربعہ کامل ہے۔

### ترفع حرفی:

تو اعداد بزرگی و د سے ترفع حرفی میں حروف کی اعداد نہیں لیے جاتے بلکہ ابجد قمری کے مطابق حروف کے مراتب کو ایک درجہ ترقی دی جاتی ہے۔ مثلاً (کو) ترفع کیا تو ت ہوا، ج کا

ترفع حرفی دہوا۔ اسی طرح ابجد میں ہر حرف کا اگلا اس کا ترفع ہوتا ہے۔

### ترفع طبعی:

اس سے مراد ہے کہ حروف کی طبع یعنی مزاج کو تبدیل کرنا۔ یعنی حروف آتش کو باد سے تبدیل کرنا اور حروف باد کو آب سے، آب کو خاک سے اور خاک کو آتش سے تبدیل کرنے کو ترفع طبعی کہتے ہیں۔

### ترفع اقراری:

ایک حرف کو چھوڑ کر حرف لینا یا ہر حرف کا تیسرا حرف لینا۔ مثلاً ابجد قمری میں ہم نے حرف م کا ترفع اقراری لینا ہے تو دوسرا حرف ن ہے اور اسے چھوڑ دیا۔ تیسرا حرف س ہے۔ یہ ترفع اقراری ہے، اسے لے لیں گے۔ اسی طرح س کا ترفع اقراری ف ہوا اور ث کا ترفع اقراری ذ ہوا۔

### ترفع ازدواجی:

ابجد قمری میں یا مستصلہ میں جس ابجد کا کہا گیا ہو۔ اس میں حرف مستصلہ سے تین حرف چھوڑ کر چوتھا حرف لینا ترفع ازدواجی کہلاتا ہے۔ جیسے ل کا ترفع ازدواجی س ہوا، ف کا ترفع ازدواجی رہوا۔

نوٹ: ترفع اقراری اور ترفع ازدواجی کا نقشہ اگر بنا لیا جائے تو کتنی کرنے سے وقت بچ جاتا ہے۔

### احتزاج دینا:

اس سے مراد ہے ایک حرف طالب کا لینا، دوسرا حرف مطلوب کا لینا۔ مثلاً حکیم سرفراز کو احتزاج دینا ہے تو پہلے ایک سطر میں سرفراز لکھیں گے، اس کے نیچے حکیم لکھیں گے، پھر ان کو آپس میں ملا دیں گے۔ جیسے:

طالب: س ر ف ر ا ر

مطلوب: ح ک ی م x x



احراج: س ح رک ف ی رم از

جو حروف صح جائیں ان کو استعمال کرنے کے دو طریقے ہیں۔ اول اگر کسی سطر کے حروف کم ہو جائیں تو اوپر والے حروف بتایا دیے لکھ دیں۔ دوم کم ہونے والی سطر کے شروع سے اتنے ہی حروف دوبارہ لکھ لیں۔ جتنے حروف کم ہوئے ہیں۔ اب ان کو حسب ہدایت ملا لیں۔ اس طرح آیات بھی ملائی جاسکتی ہیں۔

استعطاق:

یعنی لمبائی کے رخ اعداد کو جوڑنا۔ مثلاً ہمارے پاس اعداد ہیں۔ ۲۳۱۹۶۵۲۔ ان کا استعطاق کرنا ہے تو یوں کریں گے۔ ۲+۳+۱+۹+۶+۵+۲ = ۲۸ اب ۲۸ کا استعطاق کیا تو یہ ہوا۔ ۲+۸ = ۱۰ اور ۱۰ کا ۱+۰ = ۱

تنزل:

تنزل کی تخریج و تعریف علمائے جفر اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ ترفع کی تعریف اور اس کے قوانین و قواعد جو مندرجہ بالا کے تحت بیان کیے گئے ہیں۔ بالکل اس کے برعکس تنزل کی صورت ہے۔ یعنی اگر ترفع مثبت ہے تو اس کا متضلی تنزل ہے۔ چنانچہ مراتب الحروف کے لحاظ سے غ کا تنزل ظ، ظ کا تنزل ض، ض کا تنزل ذ۔ اسی ترتیب سے سب حروف کا تنزل معلوم کیا جاتا ہے۔ حروف کے اعداد تنزل کی مثال یہ ہے۔ ۱۰۰۰ کا تنزل ۱۰۰، ۱۰۰ کا تنزل ۱۰ اور ۱۰ کا تنزل ۱ کی میں تبدیل ہوگا۔

اسی طرح تمام تنزل حرنی، تنزل عددی، تنزل طبعی، تنزل اقراری اور تنزل ازدیاتی سب ترفع کے مخالف کیے جائیں گے۔ اسے یوں بھی سمجھ لیں۔ ترفع کے جتنے عوامل بیان ہو چکے ہیں۔ ان کے برعکس عمل کرنا اسی نوع کا تنزل کہلاتا ہے۔ مثلاً ترفع عددی کا عکس تنزل عددی، ترفع حرنی کا عکس تنزل حرنی، ترفع طبعی کا عکس تنزل طبعی، ترفع اقراری کا عکس تنزل اقراری اور ترفع ازدیاتی کا عکس تنزل ازدیاتی کہلاتا ہے۔

عشرہ کاملہ:

بعض قواعد جبرائے ہیں جن میں تقویم کی معلومات لازمی دی ہوتی ہیں۔ گو

کتاب ہذا میں صرف ایک قاعدہ جو ابجد قطب سے حل ہوتا ہے۔ اس میں عشرہ کاملہ شامل ہیں۔ وہ چونکہ مستحصلہ کے ضمن میں لکھ دی گئی ہیں۔ اس کا اصل قاعدہ انشاء اللہ حصہ دوم میں آپ لوگوں کے سامنے پیش کروں گا۔ وہ عشرہ کاملہ یہ ہیں۔

(۱) سوال مع سائل = مثلاً یا علیم! منظور احمد کو مرض بلڈ کیمر سے شفا ہوگی یا نہ؟

(۲) مقام سوال = مکان نمبر ۷، رحمان کالونی، ملتان۔

(۳) روز سوال = پنجشنبہ

(۴) تاریخ سوال = ۲۸ صفر ۱۴۳۰ھ یا ک ح ص ف ر ل م غ ح ج ری

(۵) برج شمسی = حوت

(۶) منزل قمری = مقدم

(۷) درجہ مطلع = (سوال ۷ بجکر ۵ منٹ پر رات کیا گیا)

(۸) ساعت کبیر = مرغ (بوقت طلوع آفتاب)

(۹) ساعت وسیط = زحل

(۱۰) ساعت صغر = زحل

ان عشرہ معلومات جو قاعدہ حل ہوتا ہے، وہ اعلیٰ پائے کا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ابجد قطب سے حل ہونے والے قواعد ان معلومات کے محتاج ہوتے ہیں اور جو جواب استخراج ہوتا ہے وہ لوح تقدیر ہوتا ہے۔

زامام:

سوال اور ان سے متعلقہ معلومات حاصل کر کے عمل کبیر سے جو اعداد حاصل ہوتے ہیں۔ ان کے حروف بنا کر ان کو ملحوظی کر کے عکس کیا جاتا ہے۔ جو سطر آخر میں دوبارہ اوپر والی آجائے تو اس سے پہلی سطر زامام کہلاتی ہے۔

عرض:

مستحصلہ کی سطور قائم کر کے یا عمل عکس کرنے سے پہلے سطر کو دائیں سے بائیں لکھنے کے عمل کو عرض کہتے ہیں۔



عق:

مستصلہ یا گیسری آخر تک جو سطور قائم ہوتی ہیں۔ اوپر سے نیچے تک عمل کو متقی کہتے ہیں۔

ہیں۔

قطر:

سطور مستصلہ کا وتر اچھلاؤ قطر کہلاتا ہے۔

اختیارات:

ماہرین جفار نے سوال حل کرنے کے بعد مستصلہ حل کرنے کے لیے کچھ اختیارات کو دیئے ہیں ان کا استعمال جائز سمجھا گیا ہے۔ ان میں سے ایک اختیار یہ ہے کہ حروف کتابہ یعنی حروف تواخیر کو آپس میں ایک دوسرے سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ بعض مقامات ایسے آجاتے ہیں کہ وہاں قواعد مذکورہ کو استعمال باوجود حرف مطلب پیدا نہیں ہوتا۔ کو فقرہ تار ہا ہوتا ہے کہ یہ مقام فلاں حرف کا ہے۔ لیکن قواعد سے وہ حرف پیدا نہیں ہوتا۔ ایسے موقع پر مستصلہ حل کرنے والے کو چاہیے کہ قواعد ذیل سے کام لے اور اگر قواعد ذیل سے بھی وہ مطلوبہ حرف پیدا نہ ہو تو خلاف قیاس وہ حرف لے سکتا ہے۔ لیکن خلاف قیاس حرف اسی صورت میں لیا جائے جب کوئی چارہ کار نہ ہو۔ وہ قواعد مندرجہ ذیل ہیں۔

1- ہم آواز حرف کو ایک دوسرے سے بدلہ جاسکتا ہے۔ مثلاً قاعدہ سے "ض" آتا ہے آپ کو "ز" کی ضرورت ہے تو آپ ض کو ز سے بدل سکتے ہیں ہم آواز حروف کا نقشہ:

ا، ع	پ، ف، ہ	ت، س، م	ث، ط	ح، خ	×
خ، ک، گ	ز، ذ، ظ، ض	د	ر، ز	غ، گ	ق، ک

2- ہم اصل حروف کو ایک دوسرے سے بدل سکتے ہیں۔ ہم اصل حروف کا نقشہ:

پ، ت، ث، ش	خ، ح، غ	ذ، ڈ، ذو	ز، زو	ش
ل، ق	م، ض	ط، ظ	غ، گ	ک، گ

3-

کسی لفظ کے آخر میں قواعد کی رو سے "و" آتی ہے اور "ت" کی ضرورت ہے۔ تو "و" کو "ت" سے بدل سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر قواعد سے "ت" آتی ہو اور "و" کی ضرورت ہو تو "ت" کو "و" سے بدل سکتے ہیں۔

4-

ہر حرف کو اس کے ہینہ سے تبدیل کر سکتے ہیں۔ کسی حرف کو ملغوی کرنے سے جو نئے حروف پیدا ہوں وہ ہینہ کہلاتے ہیں۔ مثلاً (کو ملغوی کیا یعنی جس طرح بولا جاتا ہے۔ اسی طرح لکھا) الف (تو اس سے دو نئے حروف پیدا ہوئے۔ یعنی ل ف یہ دونوں حروف حرف الف کا ہینہ کہلائیں گے۔ آپ ان دونوں حروف میں سے ایک حرف حسب ضرورت لے سکتے ہیں۔ چنانچہ جملہ حروف کے ہینہ کا نقشہ درج ذیل ہے۔ جس حرف کا ہینہ لیا جاتا ہے وہ زیر کہلاتا ہے۔

زیر	ب	ت	ث	ح	خ	ر	ز	ط	ظ	ف	ہ	ی	و	د	ک	س	ش	ص
	ا	ج	ذ	ق	ل	م	ن	ع	غ	ض								
ہینہ	ل	ی	ا	ا	ا	ی	و	ی	ا									
	ف	م	ل	ف	م	م	ن	ن	د									

بندش سوال:

مستصلہ کے ذریعہ سوال کا جواب حاصل کرنے والے کو سب سے اول جس چیز کی ضرورت پڑتی ہے، وہ قیام سوال ہے۔ سوال کے قائم کرنے کے بعد تمام حروف سوال کے اعداد یا ان کی قیمت معلوم کر کے جملہ اعداد کو جمع کر کے پورے سوال کے اعداد یا قیمت معلوم کرنی پڑتی ہے۔ پھر ان جمع شدہ اعداد سے نئے حروف بنائے جاتے ہیں۔ جن سے مستصلہ حاصل کیا جاتا ہے۔ درست مستصلہ اسی وقت حاصل ہوگا۔ جب سوال کی بندش درست ہو گی۔ کیونکہ سوال کی عمدگی کے بغیر عمدہ اور واضح جواب حاصل کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ اس لیے اس کی تفصیل کو سمجھنا از حد ضروری ہے۔ نوعیت کے اعتبار سے سوالات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ نمبر 1 مرکزی سوالات، نمبر 2 محوری سوالات۔ آگے پھر ان کی اقسام ہیں، ان کی تفصیل آگے آئے گی۔ بہر حال سوال کی بندش کے بعد اس کے ہر حرف کے اعداد لیے جاتے



ہیں۔ جو حرف کھینے میں آئے گا اس کے اعداد لازمی لیے جائیں گے۔ بعض حروف کھینے میں نہیں آتے لیکن بولتے میں آتے ہیں۔ لیکن جو حروف کھینے میں آئیں گے۔ مثلاً عبدالرحیم کا کھینچا ہوا رسم ہے۔ یعنی کھینچ میں "ال" نہیں آتا اور "ر" دو بار پڑھا جاتا ہے۔ ہم اعداد کھینچ سے نہیں لیں گے بلکہ جس طرح کھینچا جاتا ہے اسی طرح اعداد نکالیں گے۔ چنانچہ عبدالرحیم کے اعداد اس طرح حاصل ہوں گے۔

ث	ب	د	ا	ل	ر	ح	ی	م
۷۰	۲	۳	۱	۳۰	۲۰۰	۸	۱۰	۳۰

مستقلہ:

زانچہ و مستقلہ قریب قریب مترادف و ہم معنی الفاظ ہیں۔ زانچہ بمعنی نوزائیدہ یا نوید شدہ اور مستقلہ بمعنی نو حاصل شدہ لیکن اصطلاحاً مستقلہ الفاظ سوال کا تجزیہ کر کے ایسے نئے حروف پیدا کرنے کو کہتے ہیں جن سے با معنی الفاظ یا واضح جملہ جو مطلب پر حاوی ہو بنایا جاسکے۔

فلسفہ مستقلہ:

جس طرح علم منطق میں معلومات سے مجہولات کا استخراج کیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح مستقلہ میں معلومات عامہ کی مدد سے امور نامعلوم کا استنباط کیا جاتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ منطق میں الفاظ و جملات سے نتائج اخذ کیے جاتے ہیں اور مستقلہ میں حروف و اعداد سے جس طرح نتائج منطقیہ کی صحت و عدم صحت کا دار و مدار مقدمات صیغہ کی ترتیب پر منحصر ہے۔ اسی طرح حاصلات مستقلات کی صحت و تقیم کا انحصار معلومات و مجہولات کی باہمی نسبت سمجھ لینے پر موقوف ہے۔ درحقیقت علم تناسب اشیاء (یعنی ایک چیز کا دوسری چیز سے تعلق، رشتہ یا نسبت معلوم کرنا) ہی جملہ علوم باطنیہ کی روح رواں ہے جو لوگ موجودات و معدومات کی نسبت باہمی یا معلومات و مجہولات کا تعلق سمجھ لیتے ہیں۔ وہ شب و روز مبداء فیاض کی فیاضیوں سے نہ صرف خود فائدہ اٹھاتے ہیں بلکہ دنیا ان کے فیض جاریہ سے مستفیض ہوتی ہے اور جو لوگ اس نسبت کے سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ وہ کذب و بطلان

کا حکم لگاتے ہیں۔ یہ نہیں سمجھتے کہ جملہ علوم خدا کی طرف سے ہیں۔ کوئی علم سمجھ میں نہ آئے تو یہ ہمارے ہی فہم کا قصور ہے نہ کہ علم کا۔ باطنی علوم تو پھر علوم باطنی تھیں۔ بہت سے علوم ظاہرہ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتے تو کیا وہ باطل قرار دی جائیں گے؟ نہیں، ہرگز نہیں! بلکہ انسانی فطرت کا تقاضہ یہی ہے کہ جو چیز اس کی سمجھ بوجھ سے باہر ہوتی ہے وہ اس کا انکار ہی کرتا ہے۔ حالانکہ جو شخص کسی علم میں دسترس نہیں رکھتا اس کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس پر کسی حکم کا حکم لگائے۔ (مستقلات جفر)

عالم الغیب خدا ہے:

اگر وہ منعم حقیقی آپ کو علوم باطنیہ کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمائے تو یہ بات کبھی فراموش نہ فرمائیں کہ عالم الغیب وہ ذات ہے نیاز ہے جس کے دائرہ اختیار سے کائنات عالم کا کوئی ذرہ باہر ہیں، اس کا علم مکمل ہے اور انسانی علوم محدود۔ اس کا علم یقینی ہے اور انسانی علم ظنی اور قیاسی، عمن اور قیاس میں ہر قدم پر غلطی کا امکان ہے۔ اس لیے یہ قطعی نہیں سمجھنا چاہیے کہ مستقلہ سے یا کسی دوسرے علم سے حاصل شدہ جواب لوح تقدیر ہے جو کبھی غلط نہیں ہوتا۔ جواب خواہ کسی علم سے نکالا جائے ظنی ہوتا ہے۔ جو غلط بھی ہوتا ہے اور صحیح بھی۔ اس لیے آنکھ بند کر کے یقین کبھی نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن جفر میں اگر اپنے جواب پر مکمل کنٹرول اور اعتماد ہو اور بے یقینی نہ ہو تو کبھی شرمندگی نہیں ہوتی۔ یہ سب اللہ کے فضل و کرم و عنایت سے ہوتا ہے۔ اس لیے دعویٰ نہیں کرنا چاہیے۔

اقسام سوال:

مستقلہ سے جواب حاصل کرنے کے لیے سب سے پہلے جس چیز سے واسطہ پڑتا ہے، وہ سوال ہے۔ سوال ہی مستقلہ کا سنگ بنیاد ہے جس میں نہایت عقل و فہم سے کام لینا پڑتا ہے۔ بمطابق مستقلات جفر سوال کے قائم کرتے وقت حسب ذیل امور کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے۔

۱۔ سوال اس زبان میں لکھا جائے جس میں پورا پورا عبور حاصل ہو۔

۲۔ عبارت سوال عام فہم اور روزمرہ کے عین مطابق ہو۔



۳۔ الفاظ سوال بالکل نپے تھے ہوں جو مفہوم کو پوری طرح ادا کر سکتے ہوں۔ یعنی نہ بھرتی کے الفاظ ہوں کہ جن کے بغیر بھی مفہوم پورا ہو سکتا ہو اور نہ اتنے کم ہوں کہ جو سوال پوچھا جا رہا ہو اور جس کا جواب استخراج کرنا ہے اس کے مطلب کو بھی پوری طرح واضح نہ کر سکتے ہوں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحت و بندش سوال ہی کو یا مستحصلہ کے حصول کی ضامن ہے۔ اگر مستحصلہ کے استخراج کے بعد بھی جواب گویا نہ ہو تو سمجھ لیں کہ کہیں عمل میں غلطی نہ ہوئی ہو یا سوال کی بندش صحیح قائم نہیں کی گئی۔ ایسی صورت میں سوال از سر نو دوسری عبارت سوچ سمجھ کر قائم کریں یا عمل پر نظر ثانی کریں۔ دونوں میں سے جہاں اصلاح کی ضرورت ہو اس کی اصلاح کریں تاکہ جواب صحت حاصل ہو سکے۔

۴۔ جہاں تک ہو سکے سوال مختصر اور مفرد جامع جملہ میں لکھیں۔ مرکب جملوں یا طویل سوالات سے اجتناب کریں۔ خصوصاً ابتدائی دور مشق میں یعنی مبتدیوں کے لیے اس ہدایت پر لازمی عمل کرنا چاہیے۔

۵۔ سوال شروع کرنے سے قبل یا علیم یا خیر لکھ کر اللہ تعالیٰ کی اعانت و کرم کے حصول کی خاطر لکھیں اور پھر سوال قائم کریں۔

۶۔ یا علیم! اعانت فضل اللہ کے حصول کی خاطر ہوتا ہے۔ اسے سوال میں شامل نہیں کیا جاتا۔ لیکن سابقین نے بعض خصوصی قواعد میں یا علیم کو سوال کا حصہ تصور کیا ہے اور اس کے اعداد بھی شامل کیے ہیں اور تخلیص میں بھی شامل کیا ہے۔

### شخصی سوالات:

سوال کرنے کے بعد اس کی نوعیت پر غور کریں۔ اگر سوال کا تعلق کسی شخص کی ذات سے ہو تو اس قسم کا سوال شخصی کہلائے گا۔ ایسے سوالات میں نام، وقت یا عمر میں سے جس کی ضرورت سمجھیں داخل سوال کریں۔ نام اس شخص کا لیا جائے گا جس کی ذات سے سوال کا تعلق ہے خواہ وہ سائل خود ہو یا دوسرا شخص، مثلاً عابد در یافت کرنا چاہتا ہے کہ زید کی عمر کس قدر ہوگی؟ اس سوال میں زید اور اس کی ماں کا نام لیا جائے گا جو سوال کے اندر پہلے

ہی موجود ہے اس لیے اب کسی اور نام کے شامل کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ البتہ اس میں زید کی والدہ کا نام شامل کرنا تھا جو ہم نے شامل کر لیا ہے تاکہ جو مستحصلہ سے جواب استخراج ہو گا وہ اسی زید کے ساتھ مخصوص ہو گا نہ کہ کسی اور زید سے۔

لیکن اگر اسی سوال کو اس طرح کیا جائے کہ زید کی عمر کس قدر باقی ہے تو اس سوال کے ساتھ زید کی والدہ کا نام بھی لیا جائے گا اور ساتھ ہی اس کی عمر موجودہ کے سال یا سن رواں کو بھی سوال میں شریک کر دیا جائے گا تاکہ مفہوم سوال پورا ہو جائے۔ یعنی زید کی اس قدر عمر موجودہ کے بعد کس قدر عمر باقی ہے یا اس سن رواں کے بعد سے کس قدر عمر باقی ہے۔  
نوٹ: میں نے اسی قانون کو مد نظر رکھتے ہوئے کتاب ہذا میں اپنی عمر کے بارے سوالات حل کیے ہیں۔ ان کو بھی فور سے دیکھیں تو اس الجھے ہوئے قانون کی تشریح کو سمجھنے میں بہت آسانی ہوگی اور سوال قائم کرنے کا طریقہ بھی آجائے گا۔

اسی طرح اگر سوال بیماری کے متعلق ہو تو اس سوال میں بھی متعلقہ شخص یعنی مریض کا نام مع والدہ اور عمر یا سن رواں مہینہ ساعت اور طالع وقت بھی شامل کرنے کے ساتھ ساتھ سوال کرنے کا دن اور تاریخ بمعہ سن عیسوی یا سن ہجری بھی شامل کرنے سے سوال محوری بن جائے گا۔ ان کوائف کے شامل کرنے سے جواب میں وہی بیماری آئے گی جو اس وقت یا تاریخ یا ماہ و سن میں ہو سکتی ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھئے کہ علوم باطنی میں جہاں کہیں ولدیت کی ضرورت ہو تو وہاں صرف والدہ کا نام لیا جائے گا نہ کہ والد کا، تاکہ اشتہاد باقی نہ رہے۔ کیونکہ کبھی اصلی والد صیغہ راز میں ہوتا ہے۔ کبھی کسی سوال کا تعلق شخص کے ساتھ ساتھ کسی چیز سے بھی ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر اس چیز کی بھی صراحت لازمی ہے۔ مثلاً زید کی گھڑی کس نے چرائی ہے یا بکر کی چوری کرنے والے کا نام کیا ہے؟ وغیرہ۔ اس قسم کے سوالات میں مسروقہ شے کی صراحت لازمی ہے۔ اسی طرح گریختہ بارے یا مغوی بارے سوال ہو تو اس کے لیے گریختہ یا مغوی کا نام مع والدہ مقام سکونت کے ساتھ وقت یا تاریخ ماہ و سن وغیرہ ضرور شامل کریں۔ ملاوہ سیاسی سوالات جنہی پیش گوئیوں کے ملاوہ ملکی شخصیات بارے سوالات حل کرنے میں جہاں کسی شخصیت کی والدہ کا نام نہ معلوم ہو سکے تو وہاں اس شخصیت کا عہدہ مقام وغیرہ مثلاً جج ہائی



کورٹ ملتان، صدر پاکستان یا نواز صدیقی منیجر انٹرنل آڈٹ ملتان جیسے فہرات کی شمولیت سے سوال کا اس اہم شخصیت کے ساتھ تعلق ہو جاتا ہے کیونکہ ایک ہی نام ایک ہی عہدہ اور ایک ہی مقام پر دو شخصیات اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ اب جو جواب برآمد ہوگا، وہ اس خاص شخصیت سے متعلق ہوگا۔

### تجارتی سوالات:

تجارت سے متعلق سوالات میں اگر کسی چیز کا بھاؤ (نرخ) معلوم کرنے کے لیے ہو تو سوال قائم کرنے میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

- ۱۔ جس چیز کا بھاؤ معلوم کرنا ہو اس کا نام مثلاً چاول، شیراز میں اس کمپنی کا نام۔
- ۲۔ اس شہر کا نام جس میں وہ فروخت ہوگی یا ہو رہی ہوگی۔ مثلاً کراچی اسٹاک ایکسچینج۔
- ۳۔ تاریخ، ماہ اور سن فروخت اور اگر ضرورت ہو تو وقت بھی شامل کریں۔ مثلاً 7 اپریل 2009ء بوقت دوپہر 11:30 بجے۔

- ۴۔ تاریخ، ماہ و سال ہندسوں میں درج کریں۔ مثلاً 7 اپریل 2009ء لکھتا ہے تو یوں لکھیں گے۔۔۔ ۷۔ ۴۔ ۲۰۰۹۔ اب تمام ہندسوں کو جمع کر لیں گے۔ مثلاً ۷+۴+۲۰۰۹=۲۰۲۰ ہوا۔ ان کو سوال کے اعداد میں شامل کر لیں گے۔

نوٹ: لیکن میں مستحضرات جفر کے اس قانون سے متعلق نہیں ہوں۔ گو یہ بھی درست ہے لیکن اگر یوں لکھا جائے تو بھی بہتر ہے۔ مثلاً سات اپریل سن دو ہزار نو عیسوی۔ یہ سب باتیں مشق پر منحصر ہیں۔ جیسی قاعدہ کی نوعیت ہو اسی کے مطابق اس قانون کو رد و بدل کر کے سائل سوال کیا جاسکتا ہے۔ بعض اوقات میں دونوں طریقوں کو استعمال کرتا ہوں۔ لیکن تجربہ اس بات کا متقاضی ہے جس طور پر جواب درست اور بغیر تغیر و تبدل کے استخراج ہو، اسے ہی قابل عمل سمجھیں۔

- ۵۔ تاریخ دماہ وغیرہ دی لینا چاہیے جس کے مطابق اس چیز کو یا جس کو فروخت ہوتا ہے۔ لیکن اگر صورت حال ایسی ہو کہ وہ چیز فروخت آج ہو رہی ہے لیکن بھاؤ یا نرخ کسی آنکھہ تاریخ کے لیے درکار ہے تو ایسی صورت میں مطلوبہ تاریخ لینا زیادہ بہتر ہوگا۔ مثلاً ہم 7 اپریل 2009 کو معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ 15 اپریل

۲۰۰۹ کو ملتان میں چینی کا کیا بھاؤ ہوگا؟ تو سوال یوں قائم کریں گے۔

یا علیم 15 اپریل 2009 بروز بدھ ملتان قلعہ منڈی میں چینی کا بھاؤ کیا ہوگا؟ 7 اپریل 2009 کیونکہ سوال 7 اپریل 2009 کو حل ہو رہا ہے تو لازمی بات ہے ان معلومات کو شامل کرنا چاہیے۔ یہ سب باتیں علم الجفر میں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ باقی اور کسی علم میں ایسی باریکیاں نہیں دیکھی جاتیں۔

بعض سوالات اس قسم کے بھی ہوتے ہیں کہ اس میں نام وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ وہ ایک ہی جگہ قائم ہوتے ہیں اور ایک ہی مرکز پر مرکوز ہوتے ہیں۔ مثلاً اللہ ایک ہے، کعبہ کہاں ہے، وغیرہ۔ ایسے سوالات میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی اور نہ ہی ان میں کسی مزید معلومات کی ضرورت ہے۔ ان کا جواب ہر حال میں ایک ہی ہوگا۔ یہ سوالات نام وقت اور دوسری جفری قیود سے آزاد ہوتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ اگر ان تمام ہدایات اور قوانین کو مد نظر رکھ کر مستحصلہ حل کیا جائے تو استخراج جواب میں لازمی کامیابی ہوگی۔ لیکن اگر کسی وجہ سے پہلی دفعہ کامیابی نہ ہو تو نا امید نہ ہوں، مایوسی کو نزدیک نہ آنے دیں، بار بار کوشش کریں۔ ابتدا میں ایسی مشکلات لازمی پیش آتی ہیں۔ کوئی چیز بغیر محنت، ہمت و استقلال اور مشق کے بغیر نہیں آتی۔ یہ تو پھر علم جفر ہے جو مشکل ترین علم ہے۔ مشاہدہ میں آتا ہے کہ عام زندگی میں کسی بھی کام کو سیکھنے کے لیے چار پانچ سال کی محنت کی ضرورت ہوتی ہے جب جا کر کاربگر بنتا ہے۔ پھر علم جفر میں تو ادراکی قوتیں اعلیٰ ترین ہوتی جائیں۔ مستحصلہ حل کرتے وقت بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ بعض اوقات جب قاعدہ حل کیا جاتا ہے تو جواب فوراً بن جاتا ہے اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے لاکھ کوشش کرنے کے باوجود جواب نہیں ملتا۔ اس کتاب کو لکھنے میں مجھے اکثر ایسے واقعات کا سامنا کرنا پڑا، اکثر ایسا ہوا کہ میں اس کتاب کے مستحصلہ کی مثال حل کر رہا ہوں تو کہیں مشکل پیش آتی لاکھ کوشش کے باوجود جواب نہ بنتا۔ آخر تھک ہار کر کاغذات رکھ دیتا کئی کئی دنوں تک قاعدہ کی طرف طبیعت مائل نہ ہوتی، کئی دفعہ ایک ایک ماہ کا وقفہ بھی آگیا لیکن پھر اکثر ایسا ہوتا کہ میں مستحصلہ حل کرنے بیٹھتا تو یوں معلوم ہوتا کہ دماغ میں بجلیاں کو عدد ہی ہیں، حروف الفاظ کا جامہ پہن کر لگا کر سامنے آرہے ہیں اور ایک ایک گھنٹہ میں اسی قاعدہ سے مختلف نوعیت کے چار چار پانچ پانچ سوالات حل ہو جاتے اور ایسے محسوس ہوتا کہ الفاظ کی



بارش ہو رہی ہے علم وارد ہوتا ہے۔ درمیان میں جو وقفہ آتا ہے اس دوران میں کیا کرتا تھا وہ آگے لکھوں گا۔ لیکن یہ صورت حال میرے ساتھ ہی نہیں آتی رہی۔ اس بیشتر نامور جہاں بھی ان مراحل سے گزرتے رہے ہیں۔ ماضی کے علم الاشراف اور روحانی علوم میں دسترس رکھنے والے باکمال جہاں حضرت محمود شفق راہپوری بھی اس صورت حال سے دوچار ہوتے تھے وہ علم الاسرار میں صفحہ نمبر ۴۲ پر لکھتے ہیں:

”میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کیا راز ہے کہ کسی وقت قواعد میں سے کسی ایک قاعدے سے فصیح و بلیغ اور صاف جواب برآمد ہوتا ہے اور بعض وقت اسی قاعدے سے باوجود محنت اور دماغ پاشی کے جواب برآمد نہیں ہوتا۔ میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان کے علوم کا سلسلہ مرکز علم غیب اضافی سے ملا ہوا ہے۔ جب خدا کی حمایت شامل حال ہوتی ہے تو جواب صاف برآمد ہو جاتا ہے اور جب منظور خدا نہیں ہوتا تو سامنے کا حرف [ ] ہوں سے ایسا پوشیدہ ہو جاتا ہے کہ نظر ہی نہیں آتا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک جہز کے قاعدے سے سوال کا جواب نکال رہا تھا۔ میرے ایک دوست جو تاریخ کہنے میں بڑے مشاق ہیں۔ (تاریخ کہنے سے مراد کسی شخصیت کی وفات کے بعد قطعہ تاریخ کہنا کہ ان الفاظ کے اہد سے سن تاریخ لکل آتی یہ اکثر شعروں کی فعل میں ہوتی ہے۔) اتفاق سے تشریف لے آئے میں ایک حرف کے لیے اس قدر پریشان تھا کہ بڑی دیر سوچے سوچے ہو گئی تھی، مگر وہ جملہ بے حرف کے نہیں بننا تھا اور وہ حرف اس عبارت میں نہ تھا۔ جب مجھے بہت ہی سراسیمہ دیکھا تو کہا کیا بات ہے؟ میں نے کہا کہ ان حروف سے فلاں حرف پیدا کرنا چاہتا ہوں، مگر پیدا نہیں ہوتا اور میں کی گھنٹوں سے پریشان ہوں۔ انہوں نے فوراً ہی جواب دیا کہ وہ حرف تو یہ ہے۔ اب جو میں نے دیکھا تو واقعی وہ حرف موجود تھا۔ میں نے اپنی ہمدماغی اور مہمل، طبیعت پر ہزار ہزار نظرتیں کیں۔ مگر کچھ قدرتی راز ہے کہ بعض اوقات حروف سامنے رکھا ہوتا ہے اور قدرتی پردے آنکھوں پر پڑ جاتے ہیں اور سامنے کا حرف نظر نہیں آتا۔ کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ میں کسی سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے اپنی کوششیں ختم کر دیتا ہوں اور جواب حاصل نہیں ہوتا اور میں عاجز ہو کر سبکدال دیتا ہوں۔ مگر دوسرے وقت جب اسی سوادہ پر نظر ڈالتا ہوں تو جواب سامنے رکھا ہوتا ہے اور اندک اشارے میں حل ہو جاتا ہے۔ میں یہ واقعات اس واسطے بیان کر رہا ہوں کہ آپ کو بھی ان ہی مراحل سے گزرنا ہوگا اور بعض وقت آپ بے حد

پریشان ہو جایا کریں گے اور بعض وقت اس آسانی سے نکل آیا کرے گا کہ آپ حیران ہو جائیں گے۔ جب آسانی سے جواب نکل آئے تو یہ قیاس نہ کر لیں کہ بیحد اسی طرح آسانی سے جواب نکل آئے گا۔ (چاہے قاعدہ وہی ہی ہو) اور بعض وقت آپ دق اور پریشان خاطر ہو جائیں گے اور جواب برآمد نہ ہوگا۔ یہ سب رحمت غیبی اور وقت پر موقوف ہے۔ آپ نے غور فرمایا ایک استاد فن جعفر اپنے زمانہ کا عامل کامل اپنی مشکلات اور پریشانیوں کا ذکر کر رہا ہے جن کام میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ یہ سب باتیں اس لیے لکھ رہا ہوں کہ یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے قواعد جہز پر بڑی حیثیت کی حامل ہے۔ اس سے قبل اتنی جامع اور منفرد قواعد پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی اور نہ ہی ایسی واضح سلیس اور جامع زبان میں سوالات کے جواب پیش کیے گئے ہیں۔ ان جوابات کو عام قاری بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ یہ جہزی کوڈ ورڈ ہیں۔ روزمرہ کے سوالات کو قاعدہ سمجھانے میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اس وقت بھی ہوگی جب یہ گنہگار حکیم سرفراز احمد زاہد خاک میں مل چکا ہوگا۔ لیکن علم باقی رہے گا اس وقت اگر کتاب سے مستفید ہونے والا میرے چند آیات ثواب کر دے گا تو وہ میری راہ نجات کا سبب بن جائے گی۔

اوپر دی گئی ہدایات پر عمل کرنے سے انشاء اللہ استخراج جواب میں کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔ اگر کسی وجہ سے جواب میں مشکل پیش آئے تو ہمت نہ ہاریں۔ کیونکہ ابتدا میں ایسا ہوتا ہے۔ حروف سامنے ہوتے ہوئے بھی جواب نہیں بنتا۔ اس کے لیے الگ راہنمائی ہوتی ہے۔ بعض جہاز کا ذہن کام نہیں کرتا، ذہن کی پرواز نہیں ہوتی۔ کیونکہ علم جہز میں مکمل یکسوئی اور مراقبہ بہت کام دیتا ہے۔ بعض وغائف بھی ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشتے ہیں۔ اگر ذہنی صلاحیتیں اور ادراک کی قوتیں کام نہ کریں تو اس مشکل کو دور کرنے کے لیے ایک خاص نقش کام میں لایا جاتا ہے۔ اس کو سرپر رکھ کر اگر مستحصلہ حل کیا جائے تو فوراً جواب بنتا ہے۔ ذہن اس نقش کی روحانی قوت سے کپیوٹر بن جاتا ہے۔ سوچنے اور سمجھنے کی طاقت کئی گنا بڑھ جاتی ہے اور ذہن کی سکرین پر جواب فقرات کی صورت میں اجاگر ہو جاتا ہے اور مستحصلہ ہی استخراج جواب کا حصول بہت ہی آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی کارآمد تراکیب ہیں جن سے مستفید ہوا جاسکتا ہے۔













## قاعدہ مثلثی آتش

اس کتاب میں قواعد جز آسان بھی ہیں اور مشکل بھی۔ دونوں طرح کے قواعد پیش کرنے کی کوشش کروں گا تاکہ ہر مکتبہ فکر یعنی مبتدی اور ماہرین جز اس کتاب سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ ہر قاعدہ کو کئی مثالوں سے روزمرہ کے سوالات سے حل کر کے سمجھاؤں گا تاکہ کسی قسم کی غلطی نہ رہے۔ عنوان بالا کا قاعدہ ایک اچھوتا اور اعلیٰ قسم کا ہے۔ یہ وہ قواعد ہیں جو میں نے اپنی 20 سال کی کوششوں سے بڑی محنت سے حاصل کیے اور آج آپ کے آگے پیش کر رہا ہوں۔

1- سوال کے اعداد بذریعہ ابجد قمری نکالیں اور ان اعداد کو مثلث آتشی کے خانہ اول میں لکھ دیں۔

2- ان اعداد کو 2 سے ضرب دے کر خانہ دوم میں وہ اعداد لکھیں۔

3- خانہ نمبر 2 کے اعداد کو 3 سے ضرب دے کر جو جواب آئے وہ خانہ نمبر 3 میں لکھ دیں۔

4- خانہ نمبر 3 کے اعداد کو 4 سے ضرب دے کر حاصل اعداد کو خانہ نمبر 4 میں درج کریں۔

5- خانہ نمبر 4 کے اعداد کو 5 سے ضرب دے کر خانہ نمبر 5 میں لکھیں۔

اس طریقہ کے مطابق اعداد کو اس کے مطلوبہ خانہ نمبر کے ساتھ ضرب دے کر مثلث پر کریں۔

چال یہ ہے		
۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

6- اب

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

کے اعداد کو ایک لائن میں لکھ کر ان کے نیچے ابجد قمری سے اعداد مراعاتب کے مطابق لکھیں۔ یعنی پہلے عدد کو اکائی کا عدد سمجھ کر ابجد قمری سے حرف لکھ لیں۔ دوسرے عدد کو دہائی کا حرف سمجھ کر لکھ لیں۔ تیسرے عدد کو سینکڑے کا حرف سمجھ کر لکھ لیں۔ اسی طرح سے اکائی دہائی سینکڑے کے حروف کی ایک سطر بچھا دیں۔ مگر اس میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر سینکڑے کے بعد ایک کا ہندسہ آجائے تو اسے ہزار تصور کر کے غ لکھ دیں اور اکائی دہائی سینکڑہ ہزار سمجھ کر لکھتے رہیں۔

اب جو حروف پیدا ہوں ان کو خالص کریں۔ یعنی جو حرف بار بار آ رہے ہوں پہلی بار لکھ کر بچا کر نکال دیں۔ بس یہی خالص سطر ہے۔

7- اب دیکھیں کہ اس خالص سطر میں ابجد قمری کا کون کون سا حرف نہیں ہے۔ جو حروف خارج تھیں ہوں۔ ان کو اس سطر خالص کے نیچے تواتر سے لکھ دیں۔ یہ دو سطریں آئیں گی۔ ایک سطر خالص اور دوسری سطر خارج تھیں۔ ان دونوں سطروں کے حروف کو آنے سے سامنے جمع کریں اور ان کے اعداد اگر 28 سے کم ہوں تو حرف ابجد قمری سے بنا کر لکھ دیں۔ اگر 28 سے زائد ہوں تو 28 نفی کر کے ابجد قمری سے حرف لکھ دیں اور اس حرف کا عدد جمع لکھیں۔

مثلاً سطر خالص = س ث

اور سطر خارج تھیں = ط ب ع

میزان = ۱۵ ۷

س کے اعداد ابجدی ۶

ط کے اعداد ابجدی ۹

۱۵ = ۱ + ۵ = ۶ لہذا ۱۵ کی بجائے ۶ لکھ دیں۔

ث کے اعداد ابجدی ۵

ب کے اعداد ابجدی ۲

لہذا ۷ لکھ دیں۔

اب جو اعداد اس طریق عمل کے مطابق حاصل ہوں۔ ان کو آگے دی گئی جدول میں دیکھیں کہ ایک کا عدد پہلی بار آیا ہے تو اوپر کے عدد کے نیچے جو حرف ہوگا۔ وہ مستعمل ہو



گا۔ اگر دوسری بار آئے تو اس عدد ایک کو اوپر دیکھیں اور دوسری بار آیا ہے اس لیے پہلو میں دوسرے خانہ میں دیکھیں جو حرف ہو وہی مستقلہ ہے۔ مثلاً ۶ کا عدد ہے۔ پہلی بار آئے تو ر مستقلہ ہوگا، دوسری بار پ اور تیسری بار آئے تو ف مستقلہ ہوگا۔

اس طرح سے سطر مستحصلہ لے لیں اور موخر صدر کردیں۔ اب تمام سطر موخر صدر کو چار چار کے حروف کی پالیوں میں بانٹ دیں۔ ان چار چار حروف کی تفسیر کریں یعنی موخر صدر کریں۔  
تفسیر و بعات کی سطر کو مطلق کریں۔

(ii) کچھ حروف خود مطلق ہوں گے۔

(ii) کچھ حرفِ ظہور سے ملحق ہوں گے۔

11

(iii) چند حروف ہم رتبہ سے ملحق ہوں گے۔

اب اس عجیب قاعدہ کو چند مثالیں حل کر کے سمجھانے کی کوشش کروں گا۔

جدول مستعملہ حروف نے یہ درج ہے۔

جدول حروف مستحصلہ یہ ہے:

۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
ذ	ح	ق	ر	ه	ک	و	د	ب	۱
ا	ش	ر	ب	ج	ا	م	ص	ی	۲
خ	ث	ت	ف	ح	ز	ی	ق	س	۳
ص	ف	ع	ذ	ط	ب	خ	ر	ش	۴
ض	ز	ذ	و	خ	ه	ث	د	ت	۵
ظ	ح	خ	ط	ا	ی	ب	ک	ج	۶
ع	ذ	س	خ	ن	ث	م	ت	ل	۷
ف	ض	ص	ظ	ق	خ	ر	ا	ش	۸
و	ز	ه	ح	د	ط	ج	ی	ب	۹

اب چند مثالوں سے قاعدہ عمل کر کے دکھا رہا ہوں۔

سوال 1: حضرت مڑے اس پہر کی اور پہن کیا نام تھا جو مسلمان پہنچے تھے؟

۲۲۸۲ = ۲۲۸۲

اب ان اعداد سے فرض ملٹ ہو گیا، تو یہ ہے۔

ИПЧУРА.	ПТАР	ИПЧУРАА.
Л-ОДРЧ.	Р-У-А.	Р-Р-Р
УЛЧА	ИПЧУРАОУ.	АИПЧ

مندرجہ بالا نقش کے تمام احصاء کو ایک سر میں لکھا۔

• P • Y • A • R • P • P P P Y P A • P P A P P P Y P P P A A •

Y2YAIFFZ9A09F.AIFFYIZ.OOFY

فَضْلُ بَيْتِ وَلَقَدْ شَرَعَ فِي دَرْسِ دِكْتَاتِلِ بَيْتِ فِي مَضَامِينِ دُخَانِ

نات حق دی رخ ج رط نض ط مع رب ی نض و مع خ

[illegible]

حضرت مرثی ہاجی (بہن) فاطمہ و بہنوئی زیڈ

**تشریح:** لفظ باجی ہماری اردو میں بہن کے لیے عزت و احترام کے طور پر بولا جاتا ہے۔

مستحصلہ نے بھی بہن کی بجائے باجی کا لفظ استعمال کیا ہے۔







۲۶	۲۵	۲۳	۲۳	۲۳	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۵	
ج	ز	غ	ث	ی	ک	ط	خ	ق	س	ح	ت
ط	و	ظ	د	ذ	د	ذ	و	ظ	د	ذ	و
۳	۴	۱	۲	۱	۸	۹	۳	۱	۳	۵	
خ	ش	ح	ق	س	ف	ی	غ	ن	م	ب	پ
ا	ب	ث	س	ج	م	ش	م	ز	ی	ذ	ی
ب	ا	س	ث	ش	م	ز	ی	م	ی	ش	ح
ر	ا	ب	ن	ف	م	ر	ش	ح	ط	ی	ا
ن	ن	ن	ن	ن	ن	ن	ن	ن	ن	ن	ن

**تشریح:** جنرل مشرف کی حکومت کرنے کی ہوس تو بہت ہے لیکن نزد سال  
مہرہ حکومت کرے گا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال بھی پورا نہ کرے گا۔ دائرہ اطراف ہوا  
سوال ۱: اطمینان اصل کی فہمست (سالہ سنی) کو دور کرنے کے لیے کیا تدابیر کریں؟

جمل کبیر = ۲۱۴۱

۲۸۵۲۸۰	۲۱۴۱	۲۱۵۸۱۲۸۰
۲۶۹۷۶۶۰	۶۴۲۳۰	۱۲۸۴۶
۲۲۸۲	۱۹۴۲۳۱۵۲۰	۵۱۴۸۴

اعداد نقل: ۲۶۹۷۶۶۰ ۶۴۲۳۰ ۱۲۸۴۶ ۲۸۵۲۸۰ ۲۱۴۱ ۲۱۵۸۱۲۸۰

حروف ہائے: ک ر غ ح ن ق ی ت غ ب م خ ن م ج س ت ح ک ق ل ر د س خ

۲۲۸۲ ۱۹۴۲۳۱۵۲۰ ۵۱۴۸۴ ۲۶۹۷۶۶۰

د م غ ب م خ ج ی ث ک ت غ ج ک ت ط ی ر ح ک ا ت

۱۳	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ل	ک	س	ج	م	ت	ی	ب	ق	ن	ح	ط	ا	ب
ط	و	ظ	د	ذ	و	ظ	د	ذ	و	ظ	د	ذ	و
۳	۴	۱	۲	۱	۸	۹	۳	۱	۳	۵			

حروف مستقلہ	ذ	ق	ر	ر	ھ	ش	ب	د	ا	ھ	ی	خ	س	د
موزمدر	ض	ق	م	ق	ع	ر	ت	ر	ا	ھ	م	ش	ک	ب
تکسیر بجات	ق	ض	م	ق	ع	ر	ت	ر	ا	ھ	م	ش	ک	ب
باطق	ا	ل	د	ک	ر	ب	د	ر	ش	ا	م	ھ	د	ک
جواب	دال	کرب	رو	ماش	ہوگا									

۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	
ذ	خ	ز	م	م	ث	ط	
حروف خارج	ا	ھ	و	ع	ش	ذ	ط
اعداد باقی	۵	۲	۳	۷	۷	۳	۹
حروف مستقلہ	ک	م	ا	ت	ع	م	ض
موزمدر	د	د	م	ا	خ	ھ	ی
تکسیر بجات	د	ب	ھ	م	خ	ا	ی
باطق	ا	ع	ھ	م	س	ا	ی
جواب	ح سیاہ						

**جواب:** دال ماش سیاہ سے کرب رد ہوگا۔ یعنی دال ماش سیاہ کا صدقہ دینے  
سے اصل کی فہمست دور ہوگی۔ انشاء اللہ



دواخانہ حکیم سرفراز احمد زاہد کے مشہور و معروف کورس

اولال نرینہ

مسلل لڑکیاں پیدا ہونا انٹرا کی قسم ہے۔ ہمارے علاج سے  
انشاء اللہ بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا، صدی کا مجرب صدی راز



# لوح شرف مشتری

## حصول مال دولت اور اسباب مال کے لیے

خواتین و حضرات کے لیے یکساں مفید

انتہائی سہ اور پرتاثير اوقات کا عظیم کارنامہ ہے۔ یہ مالی امور میں خوش بختی کو اس طرح کشش کرتی ہے جیسے مٹا طیس لوہے کو۔

## اسے دیکھئے اور اسے پھنٹے

اور تمنا دل میں قائم کر کے دعا کیجیے، پہنچے رہے۔ انشاء اللہ مالی معاملات اور وہیہ کے حصول کے لیے جو اسباب بھی کریں گے۔ ان سے روپیہ ملے گا اور قدرت ایسے اسباب بھی پیدا فرمائے گی جن سے چند سالوں میں زندگی بن جائے گی۔

اس لوح میں حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا ہے جو قرآن پاک میں ہے۔

اگر آپ دولت مند بننا چاہتے ہیں تو اسے پاس رکھیں اور دعا پڑھتے رہیں۔ اسے اقتصادی بد حالی کے دور میں امیدوں کا مرکز بنائیے ورنہ حال کے تقاضوں کے ساتھ نہ چل سکیں گے۔

حکیم سرفراز احمد زاہد (ماہر علوم مخفی و جفر)

مکان نمبر 7، گلی نمبر 5، رحمان کالونی، کالروڈ اللہ شانی چوک، ملتان

رابطہ نمبر: 0300-6331210, 061-4517668

www.sarfrazjafar.com

## قاعدہ بدوح یلین

علم جفر میں قاعدہ بدوح یلین تقریباً 21 طریق سے مل ہوتا ہے اور اس کی افادیت اپنی جگہ مستند ہے۔ اس قاعدہ کو جاننے والے لوگ بہت کم ہیں۔ میں نے یہ قاعدہ ماضی کے عظیم جہار جناب شاد گیلانی سے سیکھا تھا۔ انہوں نے کمال شفقت سے تعلیم کیا تھا۔ یہ قاعدہ بدوح یلین کی ایک آسان قسم ہے۔ بدوح یلین وہ قاعدہ ہے جس سے ہر سوال کا جواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ قاعدہ آپ کو کسی جگہ بھی مایوس نہ کرے گا۔ جس زبان میں سوال کریں گے اسی زبان میں جواب ملے گا۔ اس کی مختصر شرح لکھ رہا ہوں۔

1- سوال آسان الفاظ میں لکھیں۔ بہتر تو ہے فارسی زبان میں عبارت لکھی جائے۔

لیکن فارسی معمولی قسم کی جانتا ہوں۔ اس لیے اردو اور فارسی میں سوالات حل کروں گا۔ سائل کا نام، والدہ، ساتھ ضرور لکھیں۔ مثلاً

یا عظیم اہا عث نا خوشی چہ بود؟ سائل: علی بن حسن

2- اب ابجد قمری سے تمام سوال کے اعداد حاصل کریں۔

3- سوال کے اعداد میں طالع وقت، تاریخ قمری (جس میں سوال کر رہے ہیں) ماہ قمری اور سنہ ہجری کے اعداد شامل کریں۔ مثلاً ماہ شوال ہے تو دسواں مہینہ ہوا۔

اس کا عدد 10 لیا۔ 13 تاریخ چاند کی۔ جس روز سوال حل کر رہے ہیں اور سن ہجری 1428 ہے۔

4- طالع وقت حل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ شمس ہر برج میں تیس دن رہتا ہے۔ یہ زنجانی

جنتری سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ آج سورج اس برج میں کتنے درجے پر ہے۔

سب سے پہلے سوال کرنے کے دن دیکھیں سورج کتنے بجے طلوع ہوا اور جس

وقت سوال حل کیا جا رہا ہے۔ وہ وقت بھی نوٹ کر لیں۔ ان دونوں کا فرق معلوم کر لیں کہ

سورج طلوع ہونے سے اب تک کتنے گھنٹے اور منٹ گزر چکے ہیں۔ ان کے منٹ بتالیں۔



ان کو 24 پر تقسیم کریں جو حاصل قسمت ہوا سے 6 سے ضرب دیں۔ جواب میں شمس کا درجہ  
برج شامل کر لیں۔ اب یہ تو معلوم ہے کہ آج شمس کس برج میں ہے۔ اس برج سے  
30-30 درجے سے آگے ہر برج کو دیتے جائیں تو طالع وقت معلوم ہوگا۔

**مثال:** سورج آج مغرب کے 2 درجہ پر ہے۔ جس وقت میں یہ قاعدہ مل کر رہا  
تھا۔ اس وقت رات کے 7 بجکر 42 منٹ تھے۔ صبح سورج ملتان میں 6 بجکر 21 منٹ پر طلوع  
ہوا۔ طلوع شمس سے اس وقت تک 13 گھنٹے 21 منٹ گزر چکے ہیں۔ ان کے منٹ بنائے۔

$$13 \times 60 = 780 + 21 = 801 \text{ منٹ}$$

$$801 + 22 = 823 \text{ باقی 9}$$

$$823 = 2 + 821$$

اب سورج مغرب میں ہے۔ اب 30 درجہ مغرب کو دیے۔ باقی 5 درجہ برج  
قوس کو دیے۔ پس معلوم ہوا کہ اب طالع برج 5 درجہ قوس ہے۔

یہ تمام مہارت طالع وقت نکالنے کے لیے تحریر کرنی پڑی ہے۔ یہ مستعملہ کا کلیدی  
حصہ ہے۔ اب اعداد کو جمع کیا۔ سوال کے اعداد ابجد قمری سے استخراج کریں گے۔

مثلاً ۱۱۳۳ اعداد آئے۔

طالع وقت قوس کے اعداد = ۱۶۶

قمری تاریخ = ۱۳ شوال

مہینہ قمری = ۱۰

سنہ ہجری = ۱۳۲۸

کل میزان = ۲۷۵۱

ان کے حروف بنے = ان ذب غ

ان کو ملحوظی کیا

$$321 = 652 + 987 + 1110 + 131312$$

الف نون ذال با غ ی ن

کل تعداد حروف ۱۴۔ چنانچہ سطر کے آخر میں دہائی لکھا۔ اب اس سطر ملحوظی کے  
حروف کے خلاف گئے تو ۹ ہوئے۔ آخر میں حرف کا اضافہ کیا۔ اب تمام سطر اس طرح مکمل ہوئی۔

$$321 = 652 + 987 + 1110 + 131312$$

الف نون ذال با غ ی ن

گویا کل حروف ۱۷ ہوئے۔ اس سطر کو سطر اساس کہتے ہیں۔ یہ سطر اول ہوگی۔

سطر دوم نظیرہ کی ہوگی۔ ابجد قمری میں ہر حرف کا پھر حواں حرف نظیرہ ہوتا ہے۔ یا یوں بھی کہہ

سکتے ہیں۔ ابجد قمری میں اوپر کے حروف کے نیچے والے حروف نظیرہ ہوتے ہیں اور نیچے کے

حروف کے اوپر والے حروف نظیرہ ہوتے ہیں۔ یعنی ہر حرف کا مد مقابل ایک دوسرے کا نظیرہ

ہوتا ہے۔ مثلاً ا کا نظیرہ س اور س کا نظیرہ ل۔ ج کا نظیرہ ف اور ف کا نظیرہ ج ہوگا۔

سطر سوم میں نظیرہ کے ہر حرف کی قسم لکھیں۔ دائرہ بدوح یلین کے لحاظ سے ابجد قمری

کے 28 حروف 4 اقسام میں ہیں۔ (۱) ترفع، (۲) تنزل، (۳) ترقی، (۴) مساوات۔ اس

کی جدول یہ ہے۔

دائرہ بدوح یلین:

۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
ح	ض	خ	ت	ر	ص	ع	حروف ترقی اعداد
۲	۱۶	۱۲	۸	۴	۱۸	۱۳	
م	ک	ط	ز	ھ	ج	ا	حروف مساوات اعداد
۸۰	۲۰	۱۸	۱۳	۱۰	۶	۲	
ن	ل	ی	ح	د	ذ	ب	حروف ترفع اعداد
۷۰	۵۰	۲۰	۱۰	۸	۶	۴	
ظ	ذ	ث	ش	ق	ف	س	حروف تنزل اعداد
۶	۵	۳	۳	۲	۴	۳	

سطر نظیرہ کے ہر حرف کے نیچے ہر حرف کی قسم اور اس کا عدد لکھیں۔

مثلاً اساس = ح ج ھ و س

نظیرہ = ب ف ق ر ا

قسم = ترفع تنزل تنزل ترقی مساوات

عدد = ۲ ۴ ۲ ۴ ۴







تعداد حروف = ۱۱

حروف = ای

تعداد نقاط = ۱۱

حروف = ای

اساس بنی = ع ی ن خ ا ج ی م ی غ ی ن ای ای

۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
ی	ا	ی	ا	ن	ی	غ	م	ی	ج	ا	خ	ی	ن	ع	اساس
ج	ا	خ	س	غ	خ	ن	ط	خ	ف	س	ی	غ	ی	ب	نظیرہ
ترقی	ترقی	ترقی	ترقی	ترقی	ترقی	ترقی	ترقی	ترقی	ترقی	ترقی	ترقی	ترقی	ترقی	ترقی	قسم حروف
۱۲	۳	۱۲	۳	۲	۲	۷	۶	۱۲	۳	۳	۲۰	۲	۱۲	۳	عدد بدو حین
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	ربع
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	عدد قانون
۱	۳	۳	۲	۲	۳	۱	۱	۲	۱	-	۱	-	۱	۱	تکرار حروف
۲	۲	۲	۲	۲	۲	-	-	-	-	-	۱	۲	۳	۵	زائد الحرف
۲	-	۱	۳	-	۳	۳	۳	۳	۲	-	۲	-	-	۱	تکرار قسم
۲۳	۱۳	۲۶	۱۵	۱۰	۱۲	۱۳	۱۳	۲۲	۱۰	۹	۳۲	۱۱	۲۲	۱۵	میزان
ج	ل	ع	ن	ا	ل	م	م	ر	ا	ظ	ب	ب	ک	ح	مستصلہ
ی	ل	ت	ن	ا	ل	م	م	د	س	م	ب	ع	ک	ق	نظیرہ
م	و	م	س	ل	م	ا	ب	ن	ع	ت	ک	ل	ق	ی	مؤخر صدر
المسموم							عقب		بالتک			جواب			

سوال ۲: یا طیم انا م زوجہ موجودہ آصف زرداری چیست؟

اعداد حمل کیر = ۱۳۰۳

ماہ ربیع الاول = ۳

تاریخ قبری = ۳

سن ہجری = ۱۳۲۸

طالع برج عقرب = ۳۷۲

مجموعہ = ۳۲۰۹

حروف = ط ر ج غ

لغوی کے = ط ا ر ا ج ی م ی غ ی ن

تعداد حروف = ۱۰

حرف = ی

تعداد نقاط = ۷

حرف = ز

اساس بنی = ط ا ر ا ج ی م ی غ ی ن ی ز

۱۳	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۵	۴	۳	۲	۱	
ز	ی	ن	ی	غ	م	ی	ج	ا	ر	ط	اساس
ش	ج	غ	خ	ن	ط	خ	ف	س	د	س	نظیرہ
۳	۱۲	۲	۱۲	۷	۶	۱۲	۴	۴	۸	۳	عدد بدو حین
۳	۳	۳	۳	۲	۲	۲	۲	۳	۳	۲	ربعات
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	عدد قانون
۲	۲	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	عشرات
۱	۳	۱	۲	۱	۱	-	۱	۲	۱	۱	تکرار حروف
۲	۳	۳	۲	۲	-	-	۳	۳	-	۲	تکرار قسم
۱۳	۲۷	۱۲	۲۲	۱۵	۱۲	۱۷	۱۳	۱۵	۱۵	۱۲	میزان
ت	ع	ب	ر	ی	ر	ذ	م	ن	ی	ر	حروف
ت	ب	ب	ر	ی	ر	ک	ظ	ن	ی	د	نظیرہ
ک	ر	ظ	ی	ن	ر	ی	ب	د	ب	ت	مستصلہ
x	نظیر			بے		بہو		جواب			

یہ مستصلہ میں جب عمل کر رہا تھا۔ اسی دوران ایک سائل میرے پاس آیا۔ جس نے بتایا کہ میری شادی کو دس سال ہو چکے ہیں۔ اس دوران تین بار حمل کی دو ماہ یا تین ماہ بعد ابارش ہو چکی ہے۔ آخری بار چار سال قبل بیوی امید سے ہوئی تھی اور سات ماہ بعد بچہ پیدا ہوا۔ جو چوبیس گھنٹے بعد فوت ہو گیا۔ اب بالکل امید نہیں ہے۔ ہر قسم کا علاج کروا چکا



ہوں۔ بالکل ناامید ہو چکا ہوں۔ کچھ احباب نے مشورہ دیا ہے کہ دوسری شادی کر لوں۔ جب اس بات کا تذکرہ بیوی سے کیا تو حالات بے حد کشیدہ ہو گئے ہیں۔ سسرال والے دشمن بن گئے ہیں۔ میں دوراہے میں کھڑا ہوں اور فیصلہ نہیں کر پا رہا کہ کیا کروں۔ کئی عاملین سے حساب کروایا ہے۔ لیکن دل کو یقین نہیں آ رہا۔ آپ کے پاس ایک دوست کی وساطت سے آیا ہوں۔ جسے آپ کے علم جعفر پر بڑا اعتماد ہے۔ علم جعفر سے دیکھیں میری قسمت میں موجودہ بیوی سے اولاد ہے یا نہ اور کیا دوسری شادی کرنا میرے لیے بہتر ہے یا نہ۔

میں نے کہا کہ آپ سوال لکھیں۔ اس نے تفصیل سے سوال لکھے میں نے اس کی تحریر میں بغیر کسی رد و بدل کے اسی قاعدہ سے جواب نکالے۔ جو جواب آیا، اسے بھی بتا دیا اور وہی مثالیں آپ کی معلومات کے لیے حاضر ہیں۔

سوال 3: یا طیم! میرا بہت پر دین بی بی زوجہ محمد عامر نواز بن نصرت کے بطن سے زندگی والی اولاد پیدا ہوگی یا نہ؟

اعداد سوال = ۲۸۰۰

اعداد طالع برج حمل = ۷۸

اعداد تاریخ قمری = ۲۲

اعداد ماہ شوال = ۱۰

اعداد سن ہجری = ۱۳۲۸

مجموعہ = ۳۳۳۸

حروف = ح ل ش و غ

لفظی = ح ا ل ا م ش ی ن د ا ل غ ی ن

تعداد حروف = ۱۳

حروف = دی

تعداد نقاط = ۱۳

حروف = ج ی

سطر اساس = ح ا ل ا م ش ی ن د ا ل غ ی ن ج ی

۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
ی	ج	د	ن	غ	ی	ل	ا	د	ن	ی	ش	م	ا	ل	ا	ج	اساس	
خ	ف	غ	س	خ	غ	ن	ض	س	م	س	خ	ز	ظ	س	ض	ت	نظیرہ	
۲	۳	۲	۸	۲	۲	۷	۳	۸	۲	۲	۷	۳	۶	۳	۶	۸	عدد بدوح یلین	
	۵		۳	۳	۳	۳	۳	-	-	-	۲	۲	۳	۳	۲	۱	ربعات	
۳	۳	۳	۳		۳	۳	۳	۳		۳	۳				۳	۳	عدد قانون	
۲		۲			۲	۲		۲				۱	۲		۶	۷	عشرات	
۳	۱	۳			۲	۱	۲		۱			۱		۲		-	تکرار حروف	
۳		۲		۳	۳		۲	۳	۱	۳	۳		۳	۲		-	تکرار قسم	
۱۳	۱۳	۱۲	۱۵	۱۰	۱۶	۱۶	۱۶	۱۵	۱۰	۹	۸	۱۱	۱۳	۱۱	۱۵	۱۲	۱۳	میزان
۳	۳	۲	۵	۱	۶	۶	۶	۵	۱	۹	۸	۱	۳	۱	۵	۲	۳	عدد متصلہ
م	ل	ب	ا	خ	و	س	ن	ق	م	ض	ا	ل	ی	ک	ث	ش	حروف متصلہ	
ق	ن	س	ض	ا	و	خ	ا	ل	ا	ی	ن	ب	ک	ل	ش	م	مؤخر صدر	
ھ	د	ا	ل	و	ا	ی	ا	ل	ا	خ	ن	ب	ک	ل	ش	م	نظیرہ	
نہ	اولاد	خالی	بطن	مشکل	جواب													

نوٹ: اس مثال میں بدوح یلین کے قوانین زیادہ استعمال ہوئے ہیں۔ آئندہ مثالوں میں زیادہ بکھیر نہیں کرنا پڑا۔

سوال 4: یا طیم! کیا محمد عامر نواز بن نصرت اگر دوسری شادی کرے تو اولاد زندگی والی ہوگی؟

اعداد سوال = ۲۹۸۰

سال ہجری = ۱۳۲۸

تاریخ = ۲۲

ماہ شوال = ۱۰

برج طالع حمل = ۷۸

میزان = ۳۵۱۸

حروف = ح ا ی ا ث ا د ا ل غ ی ن

تعداد حروف = ۱۲

حروف = بی



تعداد نقاط = ۹

ط = حروف

حای ادا لغی بن بی ط

۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
ط	ی	ب	ن	ی	غ	ل	ا	د	ا	ث	ا	ی	ا	ح	سطراس
ث	خ	ع	غ	خ	ن	ض	س	ص	س	ط	س	خ	س	ت	نقیرہ
س	ص	ض	س	ن	ط	خ	س	غ	خ	ع	س	خ	ت	ث	موجودہ
۳	۸	۶	۳	۷	۹	۲	۳	۲	۲	۴	۳	۲	۸	۴	عدد و حوالہ
۴	۴	۴	۳	۳	۳	۳	۲	۲	۲	۲	۴	۳	۲	۱	رجعات
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	عدد قانون
۴	۱	۱	۳	۱	۱	۲	۲	۱	۲	-	-	-	۲	-	تکرار حروف
۴	-	۳	۳	۱	۱	۳	۲	۲	-	۴	-	۳	۲	-	تکرار جنس
۲	۲	۲	۲	۲	-	-	-	-	-	۱	۲	۳	۴	۵	زائد الحرف
۹	۸	۶	۷	۶	۶	۳	۱	۱	۹	۳	۲	۴	۱	۲	اعداد متصلہ
ط	ض	غ	ز	و	خ	ش	ی	ا	ظ	ل	ر	م	ا	ب	حروف متصلہ
م	ل	ی	ش	و	خ	ز	ی	ا	م	ل	ر	م	ا	ع	نقیرہ
ل	م	ی	ش	و	خ	ی	م	ز	ا	ل	ر	م	ا	ع	ناطق
طے (ی)		خوشی				لازمی				عامر				جواب	

سوال 4: یا علیم! حضور اکرم (ﷺ) کس شہر میں پیدا ہوئے؟

اعداد و سوال = ۸۱۵

طالع برج ثور = ۷۰۶

تاریخ قمری = ۱۸

ماہ شوال = ۱۰

سن ہجری = ۱۴۲۸ھ

1966 = 1966

حروف = زرع طبخ

لفظی حروف = زاعین غابا غین

تعداد حروف = ۱۲

حروف = بی

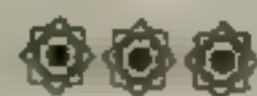
تعداد اوراق = ۱۰

حروف = ی

سطراساس = زاعی ن ظاب اغی ن ب ی ی

[illegible]

دوستان گرامی! یہ قاعدہ بدوح لین ہے۔ اس میں ذہنی ورزش کافی رہتی ہے۔  
آپ محنت کریں گے تو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے۔





## مستحصلہ طرح عناصر سوال

اس سے قبل قواعد ذرا مشکل تھے۔ اب عام قارئین کے لیے ایک بے مثال اور آسان قاعدہ پیش کر رہا ہوں۔ یہ قاعدہ میں نے تحقیق جفر میں بھی دیا ہے۔ لیکن حریذ مثالوں کے ساتھ آپ کے سامنے پیش ہے تاکہ اس کو حل کرنے میں کسی قسم کی مشکل پیش نہ آئے۔ یہ قاعدہ ذرا سے تدریس اور معمولی وقت میں واضح اور مکمل جواب دیتا ہے۔ اسے آپ فوری حل ہونے والا بھی کہہ سکتے ہیں۔ اپنی ذاتی الجھنوں سائلین کے مسائل اور اسی نوعیت کے اہم معاملات میں مکمل یقین اور اطمینان کے ساتھ اس مستحصلہ سے واضح اور صحیح راہنمائی لے سکتے ہیں۔

اس قاعدہ کے اصول تو پہلے لکھ چکا ہوں۔ لیکن دوبارہ تفصیلاً لکھ رہا ہوں۔

1- صدق دل سے بسم اللہ پڑھ کر مکمل سوال مع نام سائل لکھیں۔ سوال میں تمام معلومات مثلاً تاریخ ماہ، سن عیسوی و ہجری وغیرہ کا اضافہ کریں اور تمام سوال کو بسط کر لیں۔

2- اب طرح اور بعد عناصر کے مطابق چار چار کی گنتی سے حروف جن لیں۔ یعنی تمام حروف بسط سے چوتھا چوتھا حرف الگ کر لیں۔ یہی حروف مستحصلہ جواب دیں گے۔

3- حروف مستحصلہ کی تخلیص کر لیں اور چار بار موخر صدر کر لیں۔

4- موخر صدر کی چوتھی سطر میں ہی جواب ہے، اسے ناطق کریں۔ ناطق کرنے کے لیے درج ذیل تین قوانین کا استعمال ہوگا۔

(ا) حروف خود ناطق ہوں گے۔

(ب) یا نظیرہ

(ج) ورنہ ناطق سے ناطق کریں۔

یہ قاعدہ میرے روزمرہ کے معمول میں ہے۔ میں ہر آنے والے سائل کا اسی قاعدہ

سے جواب استخراج کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ایک اور قاعدہ بھی میرے معمول میں ہے۔ وہ آگے بیان کروں گا۔ اس قاعدہ سے استخراج شدہ جواب 99% درست ہوتے ہیں۔ اب میں سائلین کے عام نوعیت کے چند سوالات کے حل پیش کر رہا ہوں۔ سب سے پہلے میں اپنے ایک عزیز ترین دوست کا سوال حل کر رہا ہوں۔

مثال نمبر 1:

سوال 1: یا علیم! کیا عادل احمد صدیقی بن افروز قیصر کا شرمزابت سرت پر دین مرزا کے ساتھ شادی کرنا نیک بخت ثابت ہوگا؟  
حروف مستحصلہ از طرح ۴۔

ع اص ی ف ق ک رام پ ن ا اری ت ت ا

ع اص ی ف ق ک رم ب ن ت = تخلیص

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
ت	ن	ب	م	ر	ک	ق	ف	ی	ص	ا	ع	سطر اساس
ق	ک	ف	ر	ی	م	ص	ب	ا	ن	ع	ت	موخر صدر نمبر ۱
ص	م	ب	ی	ا	ر	ن	ف	ع	ک	ت	ق	موخر صدر نمبر ۲
ن	ر	ف	ا	ع	ی	ک	ب	ت	م	ق	ص	موخر صدر نمبر ۳
ک	ی	ب	ع	ت	ا	م	ف	ق	ر	ص	ن	موخر صدر نمبر ۴
خود	خود	خود	القطع	خود	نظیرہ	خود	القطع	خود	خود	خود	خود	ناطق
ک	ش	ی	ب	ت	م	ص	ق	ت	ر	ص	ن	حروف
												جواب
												بے شک
												قسمت
												نصرت

یعنی عادل احمد صدیقی کی قسمت میں بے شک کامیابی ہوگی۔ زندگی بہت اچھی گزرے گی اور شادی کامیاب ہوگی۔ اس میں غور کریں۔ صرف تین حروف تبدیل ہوئے ہیں۔ باقی تمام حروف خود ناطق ہیں۔

آپ کی راہنمائی کے لیے جدول القطع درج کر رہا ہوں۔

۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ط	ح	ز	د	ھ	و	ج	ب	ا



ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
غ								

جدول ۱۴

مثال نمبر 2:

سوال 2: یا علیم احمد اشرف خان بن عائشہ خانم کے کاروبار میں نقصان ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

حروف معکضه از طرح ۴:

دفبى اک رک ررن نى جت ه

تعلیم = دفبی اکرنج تھ

۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
ک	ا	ر	ی	ن	ب	ج	ف	ت	د	ه	مؤخر صدر نمبر ۱
ب	ج	ن	ف	ی	ت	ر	د	ا	ه	ک	مؤخر صدر نمبر ۲
ت	ر	ی	د	ف	ا	ن	ه	ج	ک	ب	مؤخر صدر نمبر ۳
ا	ن	ف	ه	د	ج	ی	ک	ر	ب	ت	مؤخر صدر نمبر ۴
ا	ن	ف	ه	د	ج	ی	ک	س	ر	ح	حروف
۵			چھ			کی		محر		جواب	

جواب بالکل واضح ہے۔ سائل کو بتایا گیا ہے کہ کاروبار سحر (جادو) کر کے چاہ کیا

-45-

### مثال نمبر 3:

سوال 3: یا طیم اسعدیہ معین بنت خیر النساء جو کراچی اشاک ایجنسی میں کاروبار کرتی ہے اسے پر یال داس ولد گوپال داس کاروباری شخص نے پیشگی رقم دے کر اپنے ساتھ کام کرنے کا کہا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ پر یال داس مستقبل میں سعدیہ معین کے ساتھ دھوکہ تو نہیں کرے گا؟

حروف معقظه از طرَح ۴:

ی ی ت ت ا ر ا ک س ج ک ب ر ی پ ل و و د ا ا خ پ ی د ا س ک ر ا ه ج ی

کی امت مسلمہ کو متاثر نہ ہو

ی ت ا ر ک س ج ب ل و د خ م م ع ن =

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
اساس	ی	ت	ا	ر	ک	س	ج	ب	ل	و	د	خ	ه	م	ع	ن
موخذ رنبر ۱	ن	ی	ع	ت	م	ا	ه	ر	خ	ک	د	س	و	ج	ل	ب
موخذ رنبر ۲	ب	ن	ل	ی	ج	ع	و	ت	س	م	د	ا	ک	ه	خ	ر
موخذ رنبر ۳	ر	ب	خ	ن	ه	ل	ک	ی	ا	ج	د	ع	م	و	س	ت
موخذ رنبر ۴	ت	ر	س	ب	و	خ	م	ن	ع	ه	د	ل	ج	ک	ا	ی
حروف جواب	ح	ر	س	ب	و	خ	م	ن	ع	ه	د	ل	ج	ک	ا	ی
جواب	حرم				خوب			سن		عهد			چالاکي			

سائلہ کو بتا دیا کہ وہ شخص بہت لالچی ہے۔ جو بھی معاہدہ کرے، چالاکی و عقل مندی سے کرے، ورنہ دھوکہ کھلے گا۔

مثال نمبر 4:

سوال 4: یا عظیم! شہرہ امین بخت سرفراز اگر اپنے شوہر طاہر کمال بن نعیم سے طلاق لے لے  
تو دوسری جگہ جلدی شادی ہونے کا امکان ہوگا؟

حروف متخفّضه: ن س اری ر دل ع س ال دی جل او اک

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
ک	و	ج	د	ع	ل	ی	ر	ا	س	ن	ه	تفہیم
ی	ل	ر	ع	ا	د	س	ج	ن	و	ه	ک	مؤخر صدر نمبر ۱
س	د	ج	ا	ن	ع	و	ر	ه	ل	ک	ی	مؤخر صدر نمبر ۲
و	ع	ر	ن	ه	ا	ل	ج	ک	د	ی	س	مؤخر صدر نمبر ۳
ل	ا	ج	ه	ک	ن	د	ر	ی	ع	س	و	مؤخر صدر نمبر ۴
ل	ا	س	ج	ن	ب	ر	ی	د	س	ر	ب	حروف جواب
سال			بخ (پانچ)			دیہ		ہنس			جواب	

مثال نمبر 5:

ایک خاتون نے سوال پوچھا کہ اس کا بیٹا دو ماہ سے کم ہے۔ جفر سے معلوم کریں



کہ وہ کہاں ہے۔ یہ سوال ۱۳ دسمبر ۲۰۰۰ء کو کیا گیا۔

سوال 5: یا طیم انجم احمد بن غزالہ سکنہ ایک شہر کہاں ہے؟ ۱۳ دسمبر ۲۰۰۰ء

بعد از طرح ۳: م د ز س ا ح ج م ب

تقلیس = م د ز س ا ح ج ب

۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
ب	ج	د	ا	س	ز	م	پ	اساس
س	ا	ز	د	ج	م	پ	ب	مؤخر صدر نمبر ۱
د	ج	ز	ا	م	پ	ب	س	مؤخر صدر نمبر ۲
م	ز	ا	ج	ب	د	س	پ	مؤخر صدر نمبر ۳
ب	ج	د	ا	س	ز	م	پ	مؤخر صدر نمبر ۴
ر	ش	ا	س	ک	ث	د	ب	مطلق
شہر				دس				جواب

نوٹ: مستقلہ بتا رہا ہے کہ انجم احمد ایک شہر میں ہی ہے۔ دس سے مراد دوست ہے۔ خلا

ذرا غور کریں تو حروف مستقلہ سے دوست ہی بنتا ہے۔ خلا

م د ز س ا

ت د ک د س

یعنی ایک شہر میں اپنے دوست کے پاس چھپا بیٹھا ہے۔

مثال نمبر 6:

سوال 6: یا طیم امر دالویہ یک ٹیلی فون آپ غروالہ ایک محلان کے میز کی دروازے سے کس

فصل نے چیک چوری کر کے لایا ایک شاہ رکن عالم کالونی ملتان سے مسلح

38300/- روپے کیش کروائے ہیں؟

میں عموماً بلکہ کبھی بھی چوری چکاری، لکٹی اور سحر جادو کرنے والے یا اسی نوعیت کی

دوسری وارداتوں کے بارے میں سوالات حل کرنے سے گریز بلکہ انکار ہی کرتا ہوں۔ یہ

سوال کیونکہ میرے دوست اور کولیک نے کیا وہ بھی آفس میں۔ ان صاحب نے مجھے کافی

اشخاص کی فہرست بھی دی تھی۔ جہز نے جو جواب دیا وہ میں نے بتا دیا۔ گو یہ معلوم نہیں ہوا کہ

رقم بارے کوئی اطلاع ملی یا نہیں۔ لیکن وہ دوست واقعی بہت پریشان تھا۔ غور کریں کتنا واضح اور شاعرانہ جواب آیا ہے۔

بعد از طرح اربعہ عناصر: ادث ف و ث پ ی ل ک ذری خ ج و ر ل د ش ک ل ن ت

ی غ ی ان وی وی

تقلیس = ادث ف و ث پ ی ل ک ذری خ ج ش ن غ = ۱۶ حروف

۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
غ	ن	ش	ج	خ	ر	ز	ک	ل	ی	پ	و	ث	ف	د	ا	اساس
غ	ن	ش	ج	خ	ر	ز	ک	ل	ی	پ	و	ث	ف	د	ا	مؤخر صدر نمبر ۱
ل	ک	ی	پ	و	ث	ف	د	ا	س	ز	م	پ	ب	س	ز	مؤخر صدر نمبر ۲
ف	د	ا	س	ز	م	پ	ب	س	ز	م	پ	ب	س	ز	م	مؤخر صدر نمبر ۳
ف	د	ا	س	ز	م	پ	ب	س	ز	م	پ	ب	س	ز	م	مؤخر صدر نمبر ۴
ا	س	ز	م	پ	ب	س	ز	م	پ	ب	س	ز	م	پ	ب	مطلق
ا	س	ز	م	پ	ب	س	ز	م	پ	ب	س	ز	م	پ	ب	جواب
عاشق				جرم				کا				چوری				چیک

یعنی چیک چوری کرنے کا جرم عاشق نے کیا ہے اور رقم بیک سے نکلوائی ہے۔ اس

نام سے سائل نے بھی اتفاق کیا کہ میرا اور بیک والوں کا بھی اسی قصہ پر شک ہے۔ یہ شخص واقعی

بعد میں مان گیا کہ چیک چوری کر کے میں نے کیش کسی دوسرے آدمی کے ذریعہ کرایا ہے۔

تاریخ کرام! طرح اربعہ عناصر کا یہ مستقلہ ناورد و نایاب ہے۔ انتہائی آسان سا

قاعدہ ہے۔ آپ اس سے دنیاوی قسم کے ہر قسم کے سوالات چند منٹوں میں حل کر سکتے ہیں۔

اگر آپ کو ایجاہد الحق پر عبور حاصل ہو جائے تو مستقلہ چکی بجاتے ہی حل ہو جائے۔



**علم جفر بذریعہ ذاک سکھلانے کا**

**مکمل بندوبست ہے**

**حکیم سرفراز احمد زاہد، ملتان**



## قاعدہ نقشی نمبر 2

آج سے پانچ سال قبل علم جفر کے لیے ماہر جفر کے سامنے دو زانو ہوا۔ آج 22 سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اپنے آپ کو اب بھی ایک ادنیٰ طالب علم تصور کرتا ہوں۔ کبھی ماہر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ یہ میرے استاد گرامی محترم بابر سلطان قادری مدظلہ تعالیٰ کا کرم اور شفقت ہے کہ اس عاجز کو اس علم پاک میں مالگیر عزت و شہرت عطا کی۔ ملک کے تمام رسائل میں متواتر پندرہ سال جفر اخبار پر لکھا ہے۔ اب صرف جفری پیش گوئیاں زنجانی جنتری میں ہر سال لکھتا ہوں۔ یہ اعزاز بھی پورے ملک میں اس عاجز کو ہے کہ علم جفر سے پیش گوئی کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ بڑے بڑے نامور جفادوں کو اس بات کا حوصلہ نہیں ہوا۔ جنتری پیش گوئی بڑا مشکل میدان ہے۔ کسی قاعدہ کو سمجھانے کے لیے الٹی سیدھی مثال لکھ دینے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن پیش گوئیوں کو لوگ یاد رکھتے ہیں۔ الحمد للہ رب العزت نے بڑے فضل و کرم سے نوازا اور بہت پیش گوئیاں حرف بحرف سچ ثابت ہو چکی ہیں۔ میرا کوئی کمال نہ ہے بلکہ استاد محترم کی دعا اور اللہ کا فضل شامل حال ہے۔

یہ قاعدہ بھی بہت آسان ہے اور منٹوں میں حل ہوتا ہے۔ اس کتاب میں مشکل قواعد کے ساتھ ساتھ آسان قواعد بھی ہوں گے۔ یہ اس سلسلے کی دوسری کڑی ہے۔

اس کے قوانین مختصر اور آسان ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

- 1- سوال واضح، جامع اور مختصر لکھیں اور ابجد قمری سے اعداد حاصل کریں۔
- 2- ان حاصلہ اعداد میں سنہ ہجری یا سنہ عیسوی، روز سوال، تاریخ سوال اور ماہ اسلامی یا انگریزی کے اعداد بھی شامل کریں۔
- 3- ان اعداد کو ایک مثلث میں پر کریں۔ نقش عام قوانین نقش کے مطابق پر ہوگا۔

۸	۱	۶	یہ خانے زمانہ حال کی خبر دیتے ہیں۔
۳	۵	۷	یہ خانے زمانہ ماضی کی خبر دیتے ہیں۔
۴	۹	۲	یہ خانے زمانہ مستقبل کی خبر دیتے ہیں۔

اب جب نقش پر ہو جائے تو جس زمانے کا سوال ہو اسی خانے سے اعداد اٹھالیں اور ان پر مندرجہ ذیل عمل کریں۔

- 1- پہلے خانے کے عدد کو دن کے عدد سے ضرب دے کر احاد حروف بنالیں۔
- 2- دوسرے خانے کے عدد کو تاریخ کے عدد سے ضرب دے کر عشر حروف بنالیں۔
- 3- تیسرے خانے کے عدد کو مہینے کے عدد سے ضرب دے کر مات حروف بنالیں۔

اعداد ایام:

ایام: شنبہ - یک شنبہ - دو شنبہ - سه شنبہ - چهار شنبہ - پنج شنبہ - جمعہ  
اعداد: ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷

ماہ اسلامی	محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاول	جمادی الثانی
ماہ انگریزی	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون
عدد	۱	۲	۳	۴	۵	۶
ماہ اسلامی	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذوالحجہ
ماہ انگریزی	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
عدد	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲

جواب حاصل کرنے کا طریقہ:

اوپر دیے گئے طریقے کے مطابق جب اعداد سے ضرب ہو جائے گی تو جو اعداد حاصل ہوں گے۔ ان سے حروف بتائیں گے۔ اب ان حروف میں سے بعض حروف خود ناطق ہوں گے۔ بعض نظیرہ یا ہم رتبہ حروف سے ناطق ہوں گے۔ بہت واضح اور عین سوال کے مطابق جواب حاصل ہوگا۔ اب چند مثالوں سے اس قاعدہ کو آپ کے لیے حل کر رہا



ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

مثال نمبر 1 زمانہ حال:

سوال 1: یا علیم اسر فر از احمد زاہد بن۔۔۔ کو کیا تکلیف ہے؟

روز سہ شنبہ	تاریخ	ماہ جون	سن
۳	۱۳	۶	۱۹۹۵

اعداد سوال = ۱۷۹۸

سن عیسوی = ۱۹۹۵

میزان = ۳۷۹۳

۱۲

$$۱۲۶۰ = ۳ \div ۳۷۸۱ \text{ باقی ۱}$$

اب نقش پر کریں گے۔

۱۲۶۵	۱۲۶۰	۱۲۶۸
۱۲۶۷	۱۲۶۳	۱۲۶۲
۱۲۶۱	۱۲۶۹	۱۲۶۳

خانہ حاد کے اعداد اٹھائے۔ ۳ + ۲ + ۱

$$۱۲۶۵ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۸$$

$$۶x \quad ۱۳x \quad ۳x$$

$$۷۵۹۰ \quad ۱۶۳۸۰ \quad ۵۰۷۲$$

حروف = ب ز ہ ف ل ی ط ث ذ

ب و ا ش ی د ر

جواب: یو اسیر شدت:

اس سال واقعی یو اسیر کی زیر دست تکلیف تھی۔

اب اسی سوال کو دوسرے طریقے سے پوچھتے ہیں۔ دیکھیں جواب میں ذرا بھر

فرق نہیں آیا۔

مثال نمبر 2 ماضی زمانہ:

سوال 1: یا علیم اسر فر از احمد زاہد بن۔۔۔ کو جون ۱۹۹۵ء کو کیا تکلیف تھی؟

روز سوال = شنبہ (۱)

تاریخ سوال = ۲۲

سوال دوران ماہ = دسمبر (۱۲)

سن عیسوی = ۲۰۰۷

اعداد سوال = ۳۲۷۸

سن عیسوی = ۲۰۰۷

میزان = ۶۲۸۵

۱۲ =

$$۲۰۹۱ = ۳ \div ۶۲۷۳$$

۲۰۹۶	۲۰۹۱	۲۰۹۸
۲۰۹۷	۲۰۹۵	۲۰۹۳
۲۰۹۲	۲۰۹۹	۲۰۹۳

زمانہ ماضی سے متعلقہ خانے

زمانہ ماضی سے تعلق والے اعداد الگ کیے۔

$$۲۰۹۷ - ۲۰۹۵ - ۲۰۹۳$$

$$۱۲x \quad ۲۲x \quad ۱x$$

$$۲۵۱۶۳ \quad ۳۶۰۹۰ \quad ۲۰۹۳$$

حروف = ج ط ب م م م ت خ ث ر

باطن = ش د ب م م م ت ی ہ ر

جواب: ش د ت ب و ی ر ت ہ

شدت یو اسیر تھی

غور کریں، جواب میں ذرا بھر فرق نہیں آیا۔ حالانکہ دوبارہ ۱۲ سال بعد سوال کیا



کیا اور مستحکم نے وہی جواب دیا۔

### سوال نمبر 3

سوال 3: یا علیم! قاتلِ عظیم محمد علی جانا کس ماہ کی کس تاریخ کو پیدا ہوئے؟

اعداد سوال = ۲۹۰۱

روز سوال = اتوار (یک شنبہ)

تاریخ سوال = ۲۳

ماہ = دسمبر

سن = ۲۰۰۷

اعداد سوال + سن عیسوی = ۲۹۰۱ + ۲۰۰۷

میزان = ۴۹۰۸

۱۲ =

۱۶۳۲ = ۳ ÷ ۴۸۹۶

۱۶۳۷	۱۶۳۲	۱۶۳۹
۱۶۳۸	۱۶۳۶	۱۶۳۳
۱۶۳۳	۱۶۳۰	۱۶۳۵

زمانہ ماضی سے حلق

زمانہ ماضی سے متعلقہ خانوں ۲+۵+۶ کے اعداد اٹھائے۔

۱۶۳۳ - ۱۶۳۶ - ۱۶۳۸

۲x ۲۳x ۱۲x

۳۲۶۸ ۳۷۶۲۸ ۱۹۶۵۶

حروف = ح ب ج ف گ د ل خ ش ظ غ

ناطق = ح ب ج ف گ د ل خ ش ظ غ

دس ب ج م ر ک ب ج ی ہ س م

ترتیب = ب ج ی س م ا ہ دس م ب ر س ج

۲۵ ماہ دسمبر ج

### مثال نمبر 4:

سوال 3: یا علیم! مسجد نبوی کس شہر میں ہے؟

اعداد سوال = ۸۷۷ + ۲۰۰۷ = ۲۸۸۴ = ۱۲ - ۲۸۷۰ = ۳ ÷ ۸۵۶ باقی ۲

روز سوال = یک شنبہ ۲

روز تاریخ = ۲۳

ماہ = دسمبر ۱۲

۹۶۲	۹۵۶	۹۶۳
۹۶۳	۹۶۱	۹۵۸
۹۵۷	۹۶۵	۹۶۰

زمانہ حال

اعداد اٹھائے۔

۹۶۲ - ۹۵۶ - ۹۶۳

۱۲x ۲۳x ۲x

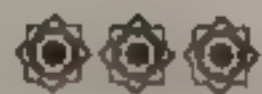
۱۱۵۴۳ ۲۱۹۸۸ ۱۹۲۸

حروف = ح ب ط ا ف گ د ل ک ت ت ش ق غ

ناطق = ح ب ط ا ف گ د ل ک ت ت ش ق غ

م ب م س ت ج درک م دھ کی ان

جواب = حبرک مسجد مدینہ





## مستقلہ نظیر المراتب

پچھلے قاعدہ کی نسبت یہ قاعدہ ذرا مشکل بھی ہے اور اس کے عمل میں پیچیدگی بھی ضرور ہوگی۔ ایسے دوست جو ذہنی محنت سے جان چمڑاتے ہیں۔ انہیں یہ قاعدہ واقعی مشکل نظر آئے گا۔ لیکن اگر وہ مکمل یکسوئی سے مل شدہ مثالوں پر غور کریں گے۔ تو یہ پیچیدگی، پیچیدگی نہ رہے گی بلکہ مستقل انتہائی آسان نظر آئے گا۔

یاد رہے ابھی مشکل مستحلات کی باری نہیں آئی۔ انشاء اللہ دو تین مستحلات کے بعد مشکل اور علمی قواعد کی شروح کروں گا اور وہ قواعد ہوں گے جو اس سے قبل منظر عام پر نہیں آئے۔ یہ بات تو اظہار من الغنیس ہے کہ کوئی بھی علم آسان نہیں ہوتا۔ لیکن محنت و ذہانت سے اس علم کا حصول آسان ہو جاتا ہے اور پھر عبور حاصل ہوتا ہے۔ مجھے اپنی ذہانت بارے کسی قسم کی خوش فہمی نہیں ہے۔ بلکہ مجھے تو جس طرح یہ علم اپنے استاد محترم سے یاد دوسرے علم دوست حضرات سے ملا۔ اسی انداز میں آپ کے آگے پیش کر رہا ہوں۔ میں نے صرف یہ کیا ہے کہ تمام قواعد کو عام سائلین کے مختلف مسائل بارے پوچھے گئے سوالات کو اساس بنا کر مستقلہ سمجھا رہا ہوں۔ کسی قاعدہ میں اخفاء رکھنا میری لغت میں نہیں ہے۔ ہاں اگر اخفاء رکھنا ہوگا تو وہ قاعدہ لکھوں گا ہی نہیں۔ چہ جائیکہ قاعدہ بھی لکھوں اور ساتھ لکھ دوں کہ اس میں اخفاء رکھا ہے اور کسی کو نہیں سمجھاؤں گا۔ یہ میرے ضمیر کے خلاف ہے۔ ایسا میں لکھوں ہی کیوں؟

زیر نظر قاعدہ کے قواعد تفصیل سے لکھ رہا ہوں۔ کوئی نقطہ تشنہ نہ رہے گا۔

1- سوال سوچ سمجھ کر انتہائی آسان اور مختصر لکھیں۔ جس سے مفہوم بھی واضح ہو۔ اسے سطر حرفی یعنی الگ الگ حروف میں لکھیں۔

2- سوال کے حرف اول کو دیکھیں کہ وہ تمام سوال میں کتنی دفعہ آیا ہے۔ وہ تعداد اسی حرف کے نیچے لکھ دیں۔ اسی طرح سطر سوال کے ہر حرف کی تعداد دیکھ کر اسی

حرف کے نیچے لکھ دیجیے۔

3- تعداد دیکھ کر کے نیچے ہر حرف سوال کا مرتبہ قمری لکھ کر جمع کر لیجیے۔ دو ہندسوں کا یہ مجموعہ اعداد مختصرہ کہلائے گا۔ ان کے مطابق مراتب قمری کے حروف لکھ لیں۔ یہ حروف اساس قوی کہلائیں گے۔

4- اساس قوی کے حروف کو ملفوظی، سروری اور مکتوبی حروف کی شکل میں الگ الگ کر لیجیے۔ پھر ان تینوں کو آپس میں احتراز دے کر تخلیس کر لیں اور اگلی سطر میں ان کی تصنیف کاملہ کر لیں۔

5- سطر احتراز معہ تخلیس اور سطر تصنیف کاملہ دونوں سطروں میں حروف جواب موجود ہونگے کسی حرف کو نظیرہ نہیں دیتا ہے۔ حروف خود مطلق ہوں گے۔ بعض اوقات کوئی حرف مطلق ہونے میں رکاوٹ ہو تو پھر قانون کا سہارا لیتا جائز ہے۔ جواب حاصل کرنا آپ کی ذہنی صلاحیتوں اور قوتوں پر منحصر ہے۔ ویسے میرے نقطہ نظر سے یہ قاعدہ بہت آسان ہے۔ صرف حروف کی تقسیم شاید کسی کی سمجھ میں نہ آئے، وہ میں لکھ رہا ہوں۔

1- ملفوظی حروف یہ ہیں۔ جو زبان کی ادائیگی میں آواز تو وہی ہو۔ لیکن لکھنے میں تین حروف بن جائیں۔ مثلاً "ل" ملفوظی ہے اور اسے "الف" لکھنے میں تین حروف حاصل ہوتے ہیں۔ ملفوظی حروف یہ ہیں۔ ا۔ ج۔ د۔ ذ۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ل۔ ع۔ غ۔ ک۔ ق۔

2- سروری حروف وہ ہیں جو زبان سے ادا کرنے پر دو حروف پیدا ہوں۔ وہ حرف یہ ہیں۔ ب۔ ت۔ ث۔ ج۔ خ۔ ر۔ ز۔ ط۔ ظ۔ ہ۔ ی۔

3- مکتوبی وہ حروف ہیں جو یوں لکھے میں تین حروف ہیں مگر لکھنے اور بولنے میں پہلا اور آخری حرف ایک ہی ہو۔ یہ پوری ابجد میں تین حروف ہیں۔ مثلاً

م۔ ن۔ و۔ یعنی مم۔ نون۔ واؤ۔ ان حروف کا اول اور آخر وہی ہے جو غیر ملفوظی ہے۔

قانون تصنیف کاملہ:

سطر احتراز بمعہ تخلیس میں حروف کی عددی قیمت کو نصف کر کے جو نیا حرف



ماصل کہ ہوگا۔ خلاصہ "ف" کی تعریف کی۔ ف کے عدد 80 ہیں۔ نصف کیا 40  
ہوئے۔ اچھے قریبی میں م کی عددی قیمت 40 ہے۔ لہذا ہم حرف ف کے نیچے اس کا مجموعی  
حرف م کہیں گے۔ یہی پہلی سطح پر کہتے ہیں۔ اب اس حرف کی تعریف ہمیں ہوگی۔ یہی  
نصف ہے۔ اس حرف کا قریبی یعنی پہلا حرف لہر کے گاہ میں کا عدد کہیں گے۔  
خلاصہ حرف ل ہے۔ اس کے عدد 15 ہیں۔ 40 کا نصف 15 ہے اور اچھے قریبی میں 15  
حرف ل ہیں۔ یہی تعریف کامل نہیں۔ چہ نہی ہم کی بجائے اس قریبی قریبی کے کہیں  
تے۔ پہلا حرف ل میں گے۔ یہی تعریف کامل ہوئی ہے۔  
اسی وقت کہنے کے بعد اب اس شخص کو حروف مثال کے ساتھ سمجھا رہا ہوں۔

حسن۔ خوب فہم فرمائیے۔

### مثال نمبر 1:

سوال 1: ہمیں کچھ حروف شمر دیجئے؟

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																			
ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	م	ل	و	ہ	و	ا	ب	پ	ت	ث



سوال 3: یا علیم! شہینہ بنت حاجر اس کو کیا مرض لاحق ہے؟

۱۳	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ن	ا	ر	ج	ا	ح	ت	ن	ب	ه	ن	ی	م	ث
۱	۳	۴	۱	۴	۲	۱	۳	۱	۲	۳	۳	۲	۱
۱۳	۱	۲۰	۳	۱	۸	۲۲	۱۳	۲	۵	۱۳	۱۰	۱۳	۲۳
۱۵	۳	۲۲	۴	۵	۱۰	۲۳	۱۶	۳	۷	۱۷	۱۳	۱۵	۲۳
س	د	ت	د	ه	ی	ث	ع	ج	ز	ف	م	س	خ

۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵
ی	ه	ق	ح	ا	ل	ض	ر	م	ا	ی	ک	د	ک
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۱	۱	۲
۱۰	۵	۱۹	۸	۱	۱۳	۲۶	۲۰	۱۳	۱	۱۰	۱۱	۶	۱۱
۱۱	۶	۲۰	۹	۲	۱۳	۲۷	۲۱	۱۴	۳	۱۲	۱۲	۷	۱۳
ک	و	ز	ط	ب	م	ظ	ش	ن	ج	ل	ل	ز	م

ملفوظی: س ی ن ج ی م ع ی ن دال دال س ی ن ل ا م ل ا م ج ی م ش ی ن ک ا ف

**مسروری:** خانہ ازات ای احاطات از اظاہاب اطارا

مکتوبی: می می من و ن می می و او

امتزاج بمعه تخلیص: سخ می ان ف ج ز ع ث و د ح ل ت ط ب ط ر ش ک

تَنْصِيفُ كَامِلُهُ: لِشَيْءٍ مَا مِمَّا يَسْتَحِبُّ أَنْ يَكُونَ رِضًا حَقًّا رِي

جواب: لشک ی ۱۱ نف وادج بد کر للاحق شک

فل آئے فن جادو بد کر لاحق شک

تشریح: مسئلہ کو بتایا گیا کہ جادو بد کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے پیار ہے۔ اس قاعدہ کو اگر مکمل

طور پر وضاحت سے کہئے گئے سوال کا جواب لینا چاہیے تو اسی طرح وضاحت سے

دے گا۔ جیسا کہ اوپر جواب سے ظاہر ہے۔

سوال 4: عظیم ابابکر سلطان قادری کا روحانیت میں کیا مقام ہے؟

مثال حل کرنے سے قبل میں ایک بات لکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے علم جغرافیہ کی تعلیم حاصل کی ہے۔

جناب محترم المقام حضرت بابر سلطان قادری مدظلہ تعالیٰ سے سیکھا۔ ان تک میں کیسے پہنچا یہ احوال میں احوال مصنف کے تحت لکھوں گا۔ میرے استاد گرامی کی بھرپور جوانی میرے سامنے ملتان شہر میں گزری ہے۔ بوڑھے تو وہ اب بھی نہیں۔ لیکن جس فضل و کرم سے اللہ تعالیٰ نے انہیں نوازا ہے۔ یہ مقام شکر کسی خوش نصیب کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ میں نے ان کا ابتدائی دور بھی دیکھا ہے۔ میں جو کچھ بھی ہوں، انہی کے دم قدم سے ہوں۔ پھر میں نے وہ بھی وقت دیکھا جب استاد محترم ہر چیز کو ٹھوکر مار کر طلب حق کی تلاش میں مرد کامل کے آستانے پر پہنچے اور وہاں قیام کے دوران اس دلی کامل مرد قلندر کی نگاہ کرم سے روحانیت میں سلوک کی منازل طے کرنی شروع کر دیں اور آخر طلب حق کی جستجو میں کامیاب ہو کر مرشد کریم کے حکم سے فیصل آباد قیام کیا۔ اس ابتدائی دور میں مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ لیکن انہوں نے روائتی بھری مریدی سے اجتناب کیا۔ بلکہ ایک نئے ڈھنگ اور اسلوب سے مخلوق کی خدمت اور راہنمائی کرنے کا مشن جاری کیا۔ قادری سلسلے میں ان پر فضل و کرم ہوا۔ انہی استاد محترم سے میں بھی فیض یاب ہوں۔ یہ مستحصلہ حل کرتے ہوئے یکدم میرے دل میں ایک خواہش پیدا ہوئی کہ میں اپنے عظیم استاد کا روحانیت میں مقام دیکھوں، کیا ہے۔ کیونکہ میں خود راہ خدا کا طالب ہوں اور اس منزل کی طرف گامزن ہوں۔ میں نے جو سوال کیا اور اس کا مستحصلہ نے جو جواب دیا وہ آپ کے سامنے ہے۔

۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
و	ر	ا	ک	ی	ر	د	ا	ن	ق	ا	ط	ل	س	ر	پ	ا	ب
۱	۱	۴	۲	۵	۲	۱	۵	۲	۳	۶	۱	۱	۱	۳	۱	۷	۲
۶	۲۰	۱	۱۱	۱۰	۲۰	۴	۱	۱۹	۱۴	۱	۹	۱۲	۱۵	۲۰	۲	۱	۲
۷	۲۱	۵	۱۳	۱۵	۲۲	۵	۶	۲۱	۱۷	۷	۱۰	۱۳	۱۶	۲۳	۳	۸	۴
ز	ش	ه	م	س	ت	ه	د	ش	ف	ز	ی	م	ع	ث	ج	ح	د

۳۵	۲۳	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
ی	ه	م	ا	ق	م	ا	ی	ک	ن	ی	م	ت	ی	ن	ا	ح
۱	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۲	۱	۱	۳	۳	۱	۳	۲	۳	۱
۱۰	۵	۱۳	۱	۱۹	۱۳	۱	۱۰	۱۱	۱۳	۱۰	۱۳	۲۲	۱۰	۱۴	۱	۸
۱۱	۶	۱۴	۲	۲۰	۱۵	۳	۱۲	۱۲	۱۵	۱۳	۱۶	۲۳	۱۴	۱۶	۳	۹
ک	و	ن	ب	ر	س	ج	ل	ل	س	م	ع	ث	ن	ع	د	ط



ملفوظی: دال ج ی م ی ن ش ی ن ش ی ن دال ی ن ی ن ی ن ی ن

ل ا م ل ا م ج ی م ی ن ک ا ف

مسروری: ح ا ث ای ا ز ا ف ا ح ا ت ا ه ا ز ا ط ا ث ا ر ا ب ا

مکتوبی: م ی م و ا و م ی م ن و ن م ی م ن و ن و ا و

امتزاج معہ تخلص: د ح م ای ل ث ج و ع ز ن ف ش ح س ت ط ر پ ک

تنصیف کاملہ: ب د ک ا ح ک ت ب ج س و م م ر و ن ر ح ق ای

جواب: ب د م ای ک ت ب ج ع و ن م ر و س ت ط ق ب ی

ب د م ی ک ت م ح ب م ر د س ن و ق ط ی ت

ی ک ت ا ہے مقام قطییت میں

علم جفر کے متوالوایہ ہے اس مرد حق کا مقام روحانیت، جو اپنے آپ کو چھپاتا

ہے۔ لوگ عزت و احترام سے "ہا ہا جی" کہتے ہیں اور قدموں میں بیٹھنا سعادت سمجھتے ہیں۔

یہ میری خوش قسمتی ہے۔ میں نے ایسی ہستی سے علم حاصل کیا۔ روحانی مقامات کی تکمیل کے

لیے بھی میں ان کے آگے زانوئے ادب ہوں۔

یہ ہے جفر جو چھپے ہوئے خزانوں کو آشکارا کرتا ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم



دواخانہ حکیم سرفراز احمد زاہد کے مشہور و معروف کورس

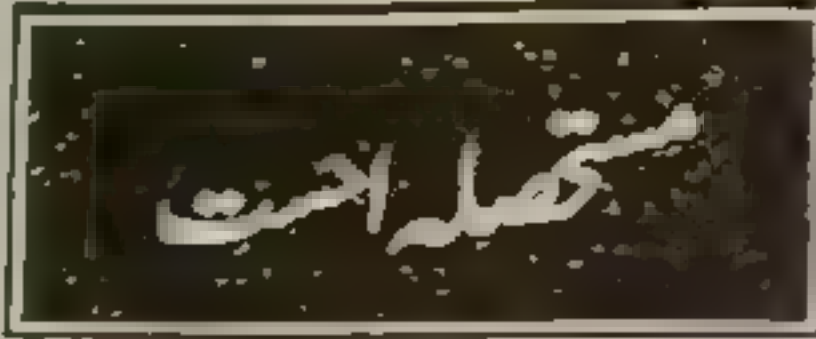
تمام پوشیدہ امراض مردان و نسوان

تمام امراض مردانہ و نسوانی مثلاً جربان، احتلام، جراثیم کی کمی بیشی، سرعت

انزال، لیکوریا، بندش جیض، بانجھ پن وغیرہ کے لیے نہایت تسلی بخش اور

احادیث سے تعریف لائیں یا مشورہ کریں۔ انشاء اللہ ناکامی نہ ہوگی۔ اپنے

بچوں کے نام، برج اور ستارہ کے مطابق رکھوانے کے لیے رابطہ کریں۔



قارئین محترم! اب جو قواعد میں تحریر کروں گا۔ یہ وہ قواعد ہیں جن کو میں نے

زنجبانی جتڑی جفری پیش گوئیوں کے سوالات حل کرنے کے لیے استعمال کرا ہے۔ یہ اس

سلسلہ کا پہلا مستحصلہ ہے۔ گو جتڑی میں ہر قاعدہ کے قواعد مختصر طور پر تحریر کرتا رہا ہوں۔ لیکن

اکثر احباب کی سمجھ نہیں آ سکے۔ ان جفری قواعد سے جتنی بھی جفری پیش گوئیاں کہیں اللہ کے

فضل و کرم سے ان میں سے اکثر صحیح ثابت ہوئیں۔ بعض احباب نے ان پر بے جا تنقید بھی کی

لیکن کسی کو حوصلہ نہیں ہوا کہ اپنے اس جفر سے ایک بھی عالمی سطح کی پیش گوئی کر سکے۔ تنقید کرتا

بہت آسان ہے۔ لیکن خود اس میدان میں گھوڑے دوڑانے کی ہمت ہی نہیں۔ اگر میں صرف

جتڑی میں صحیح ثابت ہوئی پیش گوئیاں ہی مثالوں کے طور پر لکھ دوں تو کئی صفحات سیاہ ہو

جائیں گے۔ لیکن نہیں! نئی نئی امثال اور سوالات حل کر کے دکھاؤں گا۔ ان جفری پیش

گوئیوں کو پھر دن ملک جس انداز میں پڑھائی ملی، اس کام میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

یہ قاعدہ اس وقت یکم جنوری 2008ء کو لکھ رہا ہوں۔ اس سے دو دن قبل یعنی 29

دسمبر 2007ء کو لندن سے ایک صاحب نے فون کر کے درخواست کی کہ زنجبانی جتڑی میں

جفری پیش گوئیوں کے لیے جتنے مستحصلات حل کر چکے ہیں ان کی فوٹو کاپیاں مجھے دے دیں۔

جو خرچ آئے گا میں ادا کروں گا۔ اس بارے زنجبانی صاحب سے بات کی تھی۔ انہوں نے

فرمایا کہ حکیم سرفراز احمد زاہد سے ملنا رابطہ کرو، چنانچہ رابطہ کر رہا ہوں۔ میں نے کہا بھائی فوٹو

کاپی کروانے کی تو محذرت! ہاں! یہ تمام قواعد اپنی زیر تحریر کتاب "انکشافات جفر" میں لکھ رہا

ہوں۔ وہ انشاء اللہ فروری 2008ء تک ادارہ کے حوالہ کر دوں گا۔ وہ جلد ہی شائع کرنے کا

ارادہ رکھتے ہیں، وہ منگوا لیجیے گا۔ آپ کو تمام قواعد مکمل تشریح کے ساتھ مل جائیں گے۔

اس قاعدہ کے قوانین مکمل تفصیل سے تحریر کر رہا ہوں۔ آپ فوراً دیکھ کر کریں۔ انشاء



اللہ میری طرح آپ بھی جواب حاصل کرنے کی دسترس حاصل کر لیں گے۔

1- سب سے پہلے سوال کو مدلل، مختصر اور جامع لکھ کر اس کی تھلیس کر لیں۔ یہ سطر اساس ہوگی۔

یاد رکھیں ماہرین جفر کا فرمانا ہے کہ ہر سوال کا جواب اس سوال کے اندر پوشیدہ ہوتا ہے۔ جسے ایک جہاز غور و فکر کر کے پوشیدگی سے ظاہریت کا لبادہ اوڑھ دیتا ہے۔

2- سطر خالص کو دو بار موخر صدر کریں۔ موخر صدر جفر کی عام سی اصطلاح ہے۔ جسے ہر معمولی شغف رکھنے والا بھی جانتا ہے۔

3- دوسری بار کی سطر صدر موخر کے ہر حرف کو ابجد اصح (اصح ذ) سے تبدیل کر دیں۔ یعنی نظیرہ دے دیں۔

4- نظیرہ اصح کی سطر کے ہر حرف کو عزیزہ دے دیں، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ ابجد اصح حکم سے تبدیل کر دیں۔ یہ بھی ابجد اصح حکم کے ہر حرف سے نظیرہ ہوگا۔ ابجد اصح حکم ہی عزیزہ بھی کہلاتی ہے۔

5- سطر عزیزہ کو ابجد اصح کے حروف سے تبدیلی کا عمل حسب سابق کریں یا نظیرہ دے دیں۔

یہ تو مجھے چند قوانین جن سے آپ نے قاعدہ مل کرنا ہے۔ اب اگلا مرحلہ جواب کے حروف ناطق کرنے کا ہے۔ اس کے صرف تین قوانین ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1- جواب میں یا خود ناطق ہوگا۔ یا

2- اس کا عزیزہ ناطق ہوگا۔ یا

3- اس کا نظیرہ قمری ناطق ہوگا۔

یہ ہیں ناطق کرنے کے تین اصول۔ مستحکم ان تینوں اصولوں کے اندر ہی ہے۔

قاعدہ مل کرنے میں دانتوں میں پسینہ آ جاتا ہے۔ ذہن کے تمام دریچے کھولنے پڑتے ہیں۔ تب جا کر جواب حاصل ہوتا ہے۔

ہمارے بزرگ مرحوم جہاز علامہ شاد گیلانی فرمایا کرتے تھے۔ یہ جفر ہے آل رسول کے گمراہنے کا پاک علم ہے۔ کوئی روٹی کا لوالہ نہیں جو منہ میں ڈالے اور نگل لیا۔ جفر

سیکھنے اور حل کرنے کے لیے سینہ پاک ہو اور کدورت بغض اور آل رسول سے ایسے صاف ہو جیسے دھلا ہوا صاف سفید کپڑا۔ اگر آپ کا ذہن متعشر ہے اور سینہ کدورتوں سے بھرا ہوا ہے تو جفر کے جواب بارے سوچنا چھوڑ دیں۔

اس فقیر نے بڑے بڑے جہاز دیکھے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ہم نے جفر بہت سیکھا ہے۔ بہت جانتے ہیں۔ جب سوال حل کرنے بیٹھتے ہیں تو بہت جواب دے جاتی ہے۔ حرف نہ چڑاتے ہیں۔ جواب نہیں بن پاتا۔ تو کبھی رمل میں مشق شروع کر دیتے ہیں اور کبھی نجوم کی مدد لیتے ہیں۔

بات ہو رہی تھی جواب حاصل کرنے کی۔ یہ سب تائید ایزدی پر منحصر ہوتا ہے۔ بعض اوقات میں مستحکم حل کرتا ہوں۔ جواب فوراً نکل آتا ہے اور بعض اوقات لاکھ کوشش کے باوجود جواب نہیں بنتا۔ اس وقت میں قلم رکھ دیتا ہوں۔ آنکھیں بند کر کے آرام کرتا ہوں اور پھر دوسرے وقت جواب پر غور کرتا ہوں تو جوابی فقرہ سامنے ہوتا ہے۔ میرا تو اوڑھنا بچھونا ہی جفر ہے۔ میں تو سائنس کے تمام سوالات جفر سے ہی حل کرتا ہوں۔ نہ رمل سیکھا نہ نجوم۔ صرف عملیات کی حد تک واقفیت ہے۔ باقی صرف جفر اور جفر۔

## 1- ابجد اصح:

۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
و	ع	ض	ط	ق	ب	ل	ت	ھ	س	ز	ح	ص
ث	م	ج	ر	ی	ظ	ف	ز	خ	ن	د	ش	ک
۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶

## 2- عزیزہ:

۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ط	ز	ھ	ج	ا	ب	ل	ن	ع	س	ف	ق	ش
۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶



## 3- ابجد احست:

۱۳	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ا	ح	س	ت	ب	ط	ع	ث	ج	ی	ف	خ	د	ک
م	ذ	ھ	ل	ق	ض	و	م	ر	ظ	ز	ن	ش	غ
۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵

سوال 1: یا طیم کتاب "انکشافات جفر" شائع ہونے کے بعد کیا مقام حاصل کرے گی؟

۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ک	ت	ا	ب	ن	ش	ف	ق	ر	ی	ع	ھ	د	و	م	ق	ح	م	ل
ل	ک	م	ت	ع	ا	ق	ب	م	ن	ذ	ش	د	ف	ھ	ج	ع	ر	ی
ی	ل	ر	ک	ع	م	ت	ھ	ع	ف	ا	و	ق	ش	ب	د	م	ن	م
س	ز	ذ	ع	ک	م	ع	ف	ط	ت	ث	ج	ن	غ	خ	ط	م	ق	ق
ع	ح	ض	س	ل	ن	ز	م	ل	ع	د	ش	غ	ط	م	ذ	ث	ی	ف
د	ذ	ط	ھ	ت	غ	ف	ا	ک	ش	ن	ی	ت	ج	م	ظ	ز	ج	ج
ق	ل	ی	د	ت	ب	م	ا	ل	ح	ف	ن	ط	ی	ح	م	ی	ت	ج
قنویت				صالح				فن				طے حتی (ج) جہر						

تشریح: صالح فن (ج) جہر (طے حتی قنویت)۔

یہ کتاب اس پاکیزہ فن یعنی جہر میں حتی قنویت حاصل کرے گی۔ (صالح) کو اگر حاصل پڑھیں تو یہ جوابی فقرہ بنے گا۔

"حاصل طے حتی قنویت فن (ج) جہر میں۔"

سوال 2: یا طیم امیں اپنی والدہ کی آنکھوں میں موتیابند کا آپریشن کس شہر سے کراؤں؟

حکیم سرفراز احمد زاهد

۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
م	ی	ن	ا	ب	د	ل	د	ھ	ک	ت	ر	ش	س	ح	ف	ز

تعلیم

ز	م	ف	ی	ح	ن	س	ا	ش	ب	ر	و	ت	ل	ک	د	ھ
ھ	ز	د	م	ک	ف	ل	ی	ت	ح	و	ن	ر	س	ب	ا	ش
ط	ل	ط	م	ع	ت	ز	س	ف	ج	غ	ق	ذ	ی	خ	ث	ش
غ	ک	ی	ف	س	ش	ح	ع	م	د	ظ	ر	ض	ط	ث	ش	ز
ک	غ	ظ	ز	ھ	د	و	ا	ش	ق	ج	ط	ض	م	ت	ت	ت
ک	ظ	غ	ح	و	ج	ک	ھ	ر	ا	ش	ی	د	ی	ل	ت	م
م	ک	م	ل	ا	ک	ت	ا	ک	ت	ا	ر	ھ	ر	م	ل	ت
کحل				ڈاکٹر				شہر				ملک				

جواب

سوال 3: یا طیم امتان شہر میں آنکھوں کے ماہر کس نام کے ڈاکٹر سے علاج کرواؤں؟

۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
م	ل	ت	ا	ن	ش	ھ	ر	ی	ک	و	س	د	ع	ج
ج	م	ع	ل	د	ت	س	ا	و	ن	ک	ش	ی	ھ	ر
ر	ج	ھ	م	ی	ع	ش	ل	ک	د	ن	ت	و	س	ا
ذ	ح	ظ	م	س	ک	ض	ز	ع	ط	ق	ف	غ	ی	ث
ض	ز	غ	ف	ع	ل	ذ	ح	س	ی	ر	م	ظ	ط	خ
ط	ف	ک	ز	و	ت	ح	ذ	ھ	ظ	ج	ا	ی	ض	ن
ی	م	ل	ح	ھ	ت	ح	ک	و	ن	ج	ا	ی	ل	م
ی	ھ	ح	ل	م	ح	ت	ک	ا	ن	ج	د	م	ل	ی
کحل				صحت				کانجو (امجار)				طے		

جواب

مستقلہ نے بتایا ہے کہ صحت طے کی کانجو سے۔ ملتان میں ڈاکٹر اعجاز کانجو بہت مشہور آنکھوں کا سرجن ہے۔ کتنا واضح جواب دیا ہے۔ یہ ہے آل رسول کے پاک گھرانے کا علم۔ اللہ صل علی محمد وال محمد

سوال 4: یا طیم اے نظیر بھٹو وجہ آصف علی زرداری کی موت کس طرح ہوئی؟

۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ب	ی	ن	ظ	ر	ھ	ت	د	ز	ج	ا	م	ف	د	ک	م	س	ط	ح
ح	ب	ط	ی	س	ن	م	ظ	ک	ر	د	ھ	ف	ت	م	و	ق	ا	ز

اساس

مؤرخ صدر



ج	ز	ب	ا	ط	و	ی	س	ت	ن	ف	م	ھ	ظ	د	ک	ر
ج	ل	خ	ث	د	غ	س	م	ی	ف	ق	ت	م	ظ	ھ	ط	ع
ز	د	ک	ث	خ	ج	ظ	ع	ن	ط	س	ر	ش	ف	غ	د	ی
ف	ش	غ	م	ن	ر	ی	و	خ	ض	ا	ج	د	ز	ک	ع	ظ
س	ت	م	م	ن	و	ی	و	ی	ل	ک	ف	د	ت	ل	ا	غ
س	ف	م	و	ت	ق	ت	ل	د	م	ا	غ	م	ی	ن	ک	و
صاف	موت	قل	دماغ	میں	گولی											

سوال 5: یا عظیم! حکیم سرفراز احمد زابد نے علم جفر کس سے سیکھا؟

۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ج	ل	ع	ن	ھ	د	ز	ا	ف	ر	س	م	ی	ک	ن
ا	ف	ز	ر	د	س	ھ	م	ن	ی	ع	ک	ل	ج	ن
م	ن	ھ	ی	س	ع	د	ک	ر	ل	ز	ح	ف	ج	ا
س	ق	ط	ی	ک	ی	س	ط	ع	ز	ن	ل	ت	ج	ث
ف	ر	غ	ع	ط	ی	ل	س	ض	ح	ک	د	ش	ز	خ
ز	ج	ک	ھ	ت	ض	د	ک	ن	ج	ف	ش	و	ف	ن
ت	س	ن	ل	ج	ا	س	ط	ل	ن	ج	ف	م	س	م
ن	ط	ل	س	ل	و	س	ح	ل	ج	ف	ن	م	م	م
سلطان (ہاجر)	حصول	عل	ممنوع											

قارئین محترم! یہ ہے قاعدہ احصاء جس کے جواہرات دینے کے انداز نزلے ہیں۔ اس کی دوسری قسم بھی آنکھ پیش کروں گا۔



## مستحصلہ درقون

قارئین محترم! اس قاعدہ سے نقل میں نے جتنے قواعد پیش کیے ہیں۔ تمام اپنی اپنی جگہ علم جفر کے انمول مستحضرات ہیں۔ میں نے ہر قاعدہ کی تقریباً چار چار مثالوں کی افادیت سمجھا کر ثابت کی ہے۔ کوئی ایسا سوال حل نہیں کیا جس کا جواب پہلے کسی کتاب میں درج ہو اور کائنات میں علم جفر کا مذاق اڑایا گیا ہو۔ عام روزمرہ کے سوالات جو سائلین اپنے مسائل کے حل کے لیے مجھ سے پوچھتے ہیں۔ انہیں ہی اپنی مثالوں میں استعمال کیا ہے۔ یہ نہیں کیا کہ انسائیکلو پیڈیا سامنے رکھ کر سوالات کے جواب نکال کر جفر زعمہ باد کے نعرے لگا دیئے۔ علم جفر صرف 4 اور سات (7) کی طرح کے اندر قید نہیں ہے اور نہ ہی ان دو قاعدوں پر مشتمل ہے۔ جفر کے قواعد آپ کے سامنے پیش ہیں اور یہ قواعد میرے علم کا عشرِ عشر بھی نہیں۔ ابھی تو خاص قواعد کی پہچان بھی نہیں کرائی۔ انشاء اللہ جب اس منفرد کتاب ”انکشافات جفر“ کا دوسرا حصہ تحریر کروں گا تو علم جفر کے جفر جامع اور بدوح یلین کے جواہر پارے پیش کروں گا۔ اس سے یہ مطلب ہرگز اخذ نہ کریں کہ پیش کیے گئے قواعد معمولی ہیں۔ ہرگز نہیں! یہ سب اس عظیم اور آل رسول کے پاک گھرانے کے پاکیزہ اور منفرد علم کے خصوصی قواعد ہیں۔ آپ ان میں سے کسی ایک مستحصلہ پر عبور حاصل کر لیں۔ آپ کو علم جفر کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ جتنے قواعد پیش کیے گئے ہیں، ان میں سے ایک ایک قاعدہ مہینوں کوششوں کے بعد حاصل کیا گیا۔

یہ تو میرے محترم استاد گرامی حضرت ہاجر سلطان قادری مدظلہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ ان کی نظر کرم اور فیض سے میں اس قابل ہوا اور اللہ نے مجھے جفر کی اشاعت میں ہمت و توفیق دی۔ یہ سب ان کا فضل و کرم ہے۔ دعا گو ہوں کہ مولا کریم اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل استاد گرامی اور آپ کے گھرانے کو اپنی رحمتوں سے تاقیامت نواز تے رہیں۔







مستحصلہ درقون کے مل کے لیے طریقہ کار اور قوانین کو بغور پڑھئے، مکمل وضاحت کے ساتھ قوانین بیان کر دیے ہیں۔ یہ بات آپ کے علم میں ہونی چاہیے۔ یہ قاعدہ حضرت امام غزالی رحمہ اللہ منسوب ہے اور امام غزالی جیسے جید اور بزرگ ترین ولی کامل کے پیش کردہ علم کو سمجھنا اور اس سے اکتساب فیض آسان نہیں۔ اس فقیر پر اپنے نوجوان استاد گرامی کی مکمل شفقت و نظر رعایت ہے۔ انہی کی نظر کرم سے مجھے یہ قاعدہ عطا ہوا۔ جیسے بغیر کوئی بات چھپائے پہلی بار پیش کرنے کا اعزاز مجھے حاصل ہو رہا ہے۔

### قوانین مستحصلہ:

- 1- مکمل سوال لکھ کر خالص کر لیں۔ یہ سطر اساس ہے۔ اگر حروف پندرہ سے زائد ہوں تو زائد حروف ساقط کر دیجیے۔
- 2- سطر اساس کو ایک بار موخر صدر کر دیں۔ خیال رہے کہ سطر اساس اور سطر موخر صدر کے حروف ایک دوسرے کے عین مقابل ہوں۔
- 3- تیسری اور چوتھی سطر میں سطر اساس اور سطر موخر صدر کے حروف کو دائرہ الجھڑ کی جدول اقل کے مطابق اعداد میں بدل دیں۔
- 4- پانچویں سطر میں دونوں اعداد کا استعلاق کر لیجیے۔
- 5- چھٹی سطر میں اعداد اور محضرہ کو بذریعہ ہم رتبہ اعداد الجھڑ کے مطابق حروف میں بدل دیں۔ یہ سطر محضرہ ہے۔ حروف بمطابق اعداد عشرت کات پذیر یہ دائرہ الجھڑ لیے جائیں گے۔
- 7- ساتویں سطر حروف محضرہ کو ابجد قمری کے مطابق ترخ حنی کر دیں۔
- 8- آٹھویں سطر میں ترخ حنی کی سطر کو دائرہ الجھڑ سے نظیرہ دے دیں۔
- 9- نویں سطر میں سطر نظیرہ الجھڑ کو ایک مرتبہ ابجد قمری سے ترخ حنی کر دیں۔ یہ ترخ حنی کی سطر سطر مستحصلہ ہے۔
- 10- سطر مستحصلہ کو جدول الجھڑ بطریق قمرین القسیر سے دائرہ قمرین فی القسیر المربعات کی مثال کے مطابق حروف حاصل کر کے بدل لیجیے۔

11- قمرین القسیر سے حاصل کردہ جواب کے حروف ہوں گے۔ یہ حروف یا تو خود ناطق ہوں گے یا ان کا نظیرہ اور جواب مکمل طور پر واضح اور مربوط ہوگا۔ مندرجہ ذیل مثال بطور تشریح پیش کر رہا ہوں۔

سوال 1: یا عظیم اموجودہ دور میں وہ کون سا ملک ہے، جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے؟

حروف تخلص: م د ج د ہ ری ن ک س ال ح ض ت ب ع

۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
م	د	ج	د	ہ	ری	ن	ک	س	ا	ل	ح	ض	ت	ب	ستر اساس
ت	م	ض	د	ج	ل	د	ا	ہ	س	ر	ک	ی	ن		موخر صدر
۸	۶	۲	۱	۶	۵	۵	۷	۷	۹	۱	۳	۵	۲	۱	ہم رتبہ الجھڑ
۱	۸	۲	۶	۵	۲	۱	۳	۵	۶	۱	۳	۵	۲	۱	ستر اول اعداد
۹	۵	۳	۷	۸	۱	۶	۸	۸	۷	۲	۷	۳	۸	۷	اعداد الجھڑ دوم
															استعلاق
ی	ز	ن	ض	ث	ل	م	ط	ث	ت	ط	ع	ک	ط		جدید محضرہ جھڑ
ا	ک	ح	س	ط	غ	ض	ن	ی	ت	ث	ی	ف	ل	ی	ترخ حنی قمری
۷	ج	غ	ب	ث	ط	ث	ل	ق	د	ض	ق	س	ن	ق	نظیرہ الجھڑ
د	ا	ج	ت	ی	غ	م	ر	ز	ل	ر	ق	س	ر		ترخ حنی قمری
ع	د	س	ق	ہ	غ	س	ا	ر	ر	ی	ط	ت	ا		حروف مستحصلہ
															ابجد الجھڑ

نظیرہ یا خود: ع د س ق ہ غ س ا دری وط ت د

ع ر ا ق ہ ی اس دوی رط ت ک

ع ر ا ق ہ ی اس دور طے تک

یعنی اس دور میں اس ملک کو عراق کہتے ہیں۔ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔

سوال 2: یا عظیم امراض کینسر کے علاج میں فجر بر گد کا کون سا جز مفید ہے؟

تخلص: م ر ض ک ی ن س ع ل ا ج ش ب د

۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
م	ر	ض	ک	ی	ن	س	ع	ل	ا	ج	ش	ب	د		اساس



موزن	د	م	د	ر	ب	ش	ک	ج	ی	ا	ن	ل	س	ح
۸	۵	۲	۷	۷	۷	۹	۳	۳	۱	۲	۶	۳	۱	۶
۶	۸	۱	۵	۳	۳	۲	۷	۲	۵	۱	۷	۳	۹	۳
۵	۳	۳	۳	۳	۳	۹	۱	۵	۶	۳	۳	۷	۱	۹
ر	ب	ل	ع	م	س	ش	ت	ح	ش	خ	ز	ن	ت	س
ش	ج	م	ف	ق	ع	ت	ط	ت	ذ	ح	س	ث	ع	ح
ظ	ک	ع	م	ی	م	د	ض	خ	و	ز	ب	ش	م	م
غ	ل	ف	ق	ک	ن	ز	ط	ذ	ز	ح	ا	ج	ظ	ن
ف	ش	ع	ق	ل	ف	س	غ	ذ	ر	ع	س	ش	و	ف
ج	ز	پ	ه	ل	ج	ا	ن	گ	ر	ب	د	ش	ر	ج

اصول از جعفر  
سطر اول  
اصول از جعفر دوم  
استحقاق  
مذہب جعفر  
ترغیب قرنی قری  
نظیر از جعفر  
ترغیب قرنی قری  
حروف مستقل  
از قمرین  
نظیر از جعفر

ج ز پ ل ج ا ن گ ر ب د ش ر ج  
ج پ ل جان بر گد شمر

جواب مکمل وضاحت کے ساتھ مستخرج ہوا ہے۔ اس پر تحقیق کرنا ماہرین کا کام ہے۔ اس مستقلہ کے حل کی بنیاد دائرہ قمرین فی التفسیر الربعات ہی ہے۔ قاعدہ کا تمام حل آسان ہے۔

لیکن اس دائرہ کے اسرار و رموز سمجھنے کے لیے اپنی ذہنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کریں۔ اس میں وقت بھی لگے گا، مشکل بھی پیش آئے گی۔ لیکن اگر مستقل مزاجی کے ساتھ کوشش جاری رکھی تو مجھے یقین ہے کہ آپ انشاء اللہ مستقلہ ضرور سمجھ سکیں گے۔

میرا مقصد صرف ترویج علم ہے۔ مجھے استاد گرامی یا کسی اور جگہ سے حاصل ہوا۔ وہ امانت آپ تک پہنچاؤں۔ اس کتاب میں ہر قاعدہ مکمل شرح ربط کے ساتھ آپ کی نظر ہے۔ فیصلہ آپ کے پاس ہے کہ ایسا علم پہلے آپ کو اساتذہ کے علاوہ موجودہ زمانہ کے نام نہاد جھاروں نے دیا؟



## مستقلہ مفتاح القطب

میرے شفیق بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جعفر فقر ہے اور وراثت فقر ہے۔ فقر اور جعفر لازم و ملزوم ہیں۔ جعفر کیا ہے؟ حروف کا حیرت انگیز الجبر۔ اس علم کو بے علم لوگوں نے بدنام کیا۔ جو علم جعفر کو علم جعفر کہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ علم روحانی دائرہ لیس ہے۔ مجہول کو معلوم کرنا پردہ راز میں ڈھکی ہوئی باتیں معلوم کرنا، مستقبل کے حالات سے آگاہی لینا، قدرت کی طرف سے ہر بات کا صحیح مشورہ لینا اس علم کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ جعفر بات کا جواب بات سے دیتا ہے۔

علوم عقلیہ کا آپس میں باہمی ربط ہے۔ علوم عقلیہ کی مختلف شاخیں علم الاعداد، علم النجوم، علم الجبر، فراست الید وغیرہ میں کئی چیزیں ایسی ہیں جو ایک دوسرے میں استعمال ہوتی ہیں۔ مثلاً علم النجوم کے ستارے باقی علوم میں بھی شامل کیے جاتے ہیں۔ جعفر کے بعض خاص قواعد میں طالع وقت ساعت سوال استعمال ہوتے ہیں۔ (نجوم کی شراکت والے قواعد آئندہ صفحات کی زینت بنیں گے) علم الاعداد کا تعلق بھی نجوم اور جعفر سے تعلق ہے۔ مقصد یہ ہے کہ باقی علوم سے لا تعلق ممکن نہیں اس لیے دیکھا گیا ہے جو شخص ماہر دست شناس ہے وہ ماہر نجوم، رمل، اعداد اور جعفر وغیرہ بھی ہے۔ لیکن میری پوزیشن مختلف ہے۔ دوسرے تمام علوم کو پڑھا لیکن مکمل توجہ میں نے جعفر پر دی۔ چنانچہ ہر فن سولا بننے کی بجائے صرف جعفر کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا۔ اب اوڑھنا بچھونا ہی جعفر ہے۔ اس لیے کہ اس میں جو جواب آتا ہے بالکل سامنے آتا ہے اور اس میں کسی دوسرے حوالے مثلاً ایسے نہیں تو ایسے ہوگا یا یوں اگر ہوتا تو نتیجہ یوں ہوتا۔ سادہ اور فقرے کی صورت میں جواب سامنے، جس سے سائل بھی مطمئن ہو جاتا ہے۔ اکثر لوگ فون پر یا بالمشافہ ملاقات پر اصرار کرتے ہیں کہ ہم نے رانچہ بنوانا ہے۔ میں انہیں واضح کہتا ہوں کہ محترم امیں علم جعفر سے جواب دیتا ہوں۔ جعفر میں ۱۵ the point بات ہوتی ہے۔ اس تمہید کو لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ہر علم کی منفرد حیثیت



سے واقف ہوں اور ایسے ریڈی میڈ ماہرین سے بھی جو ایک کھانے میں مختلف مصالحہ جات اور المہلک ملا کر ایک کچھ مرہا کر سامنے رکھ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں، انگلیش ڈش بن گئی ہے۔ آج کل کے ماہرین علوم بھی ان کھانا پکانے والے شیفرڈ سے مختلف نہیں ہیں۔

اب جو مستحلہ جہر آپ لوگوں کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ ابجد قطب سے مل ہوتا ہے۔ اس کے قوانین ذرا مشکل ہیں اور حل بھی محنت طلب ہے۔ میں اسے آسان صورت میں پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ یہ بات میں اس سے قبل کے مستحلہ کے ضمن میں تحریر کر چکا ہوں کہ اب قواعد ذرا محنت، تدبیر اور ذہنی چولیس ہلانے والے ہوں گے۔ اس لیے اپنی تمام ادراکی قوتوں کو بیدار کر کے ان مستحلات کو حل کرنے کی سعی کریں۔ قوانین اور تشریح درج ذیل ہے۔

- 1- اپنا سوال جامع اور ہامقصد لکھیں۔ اب سوال مسئلہ کرنے کے بعد تمام حروف گن کر ان کے تعداد کے حروف بنا کر سوال میں شامل کریں۔ پھر تمام سوال کے الفاظ گنیں اور حروف بنا کر سوال میں شامل کریں۔ جس دن سوال کیا جا رہا ہو اس دن کا نمبر بھی مراحب سہ سے لے کر حرف بنا کر لکھ لیں۔ اس دن کے موکل کا نام بھی مسئلہ کر کے ان حروف سوال کے آگے لکھ دیں۔ اس تمام سطر کو اساس صغیر کہتے ہیں۔
- 2- اساس صغیر کا اساس کبیر بنائیں۔ تمام حروف سوال اور اعداد حروف کو جمع کر کے جمل کبیر حاصل کریں۔ ان میں مزید 20 عدد قانون کا اضافہ کریں۔ ان اعداد کے حروف بنا کر ملوٹی کریں۔ پھر ان میں تعداد حروف اور تعداد الفاظ بھی شامل کریں۔
- 3- سطر اساس کو ابجد قطب سے نظیرہ دیں۔
- 4- سطر نظیرہ ایک بار سو فرصدہ کریں اور ہر حرف کے نیچے تسعات قطب کے مفرد اعداد لکھیں۔
- 5- سطر اعداد تسعات قطب کے نیچے تکرار حرف لکھیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی حرف پہلی بار آئے تو اس کے نیچے ایک، دوسری بار آئے تو دو، تیسری بار آئے تو تین اور اگر چوتھی بار آئے تو چار لکھیں۔ لیکن اگر پانچویں بار آئے تو دوبارہ ایک لکھیں گے اور اسی ترتیب سے دوبارہ ۳۳۲۱ لکھیں گے۔

6- سطر تکرار کے نیچے سطر عشرات لکھیں۔ عشرات لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سطر کے آخری حرف سے ۳۳۲۱ تک عدد لکھیں۔ ۹ کے بعد صفر لکھیں اس کے بعد ۲ سے لکھنا شروع کریں گے۔ جتنے عدد آئیں، تحریر کریں۔ مثلاً

سطر: اب ج د ہ ذ ز ح ک م س ط ع ق

سطر عشرات: ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۰ ۲ ۳ ۴ ۵

7- ساتویں سطر میں ربعات تحریر ہوں گے۔ پہلے چار اعداد کے نیچے ۱۱۱۱ پھر ۲۲۲۲، ۳۳۳۳، ۴۴۴۴۔ اس کے بعد پانچویں ریلج کے نیچے دوبارہ ۱۱۱۱ سے شروع کر کے سطر مکمل کریں گے۔

8- آٹھویں سطر میزان کی ہے۔ یعنی سطر نمبر ۳+۵+۶+۷ کے اعداد کا مجموعہ لکھیں گے۔

9- نویں سطر میں عدد میزان کے نیچے ۳، عدد قانون کے لکھیں اور سطر میزان کے ہر عدد میں سے ۳ عدد قانون کے نلی کر کے باقی لکھیں۔

10- دسویں سطر میں سطر 8 میں سے سطر نمبر 9 کو حقی کر کے باقی اعداد لکھیں گے۔

11- گیارہویں سطر میں اعداد مستحلہ لکھیں اور ان سے تسعات الملحق کے مطابق حروف مستحلہ تلاش کر کے لکھیں۔ جو میں جواب کے مطابق ہوگا۔

نوٹ: دسویں سطر میں جو اعداد مرکب ہوں۔ وہ آپس میں جمع ہوں گے یا نلی ہوں گے یا اعداد احاد مستحلہ ہوگا۔ یا عدد عشرات مستحلہ ہوگا۔ بس یہی دو تین قانون حصول مستحلہ میں مائل ہیں۔ شروع میں ذرا مشکل لگیں گے۔ کیوں لگیں گے؟ یہ بھی تو سوچیں علم جہر کا مستحلہ تو بھی خاص دیا جا رہا ہے۔ ایسے قواعد تو سالوں محنت اور خدمت کے عوض بھی نہیں ملتے۔ یہ تو آپ کی خوش قسمتی ہے کہ اپنے محترم جناب سید انتظار حسین شاہ زنجانی صاحب کے بار بار مجبور کرنے اور اپنے استاد محترم القام حضرت بابر سلطان قادری مدظلہ تعالیٰ کی خصوصی اجازت سے مفت میں مل رہے ہیں۔ ان کی قدر کریں۔



1- جدول مراتب سبعہ:

نمبر مراتب سبعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
پہم حلقہ	منزل	جمہ	بدھ	سوموار	اتوار	جمعرات	ہفتہ
ستارہ حلقہ	مرخ	زہرہ	عطارد	قمر	شمس	مشتری	زحل
نام مَوَکِل	سولائیکل	حزرائیکل	وردائیکل	تہائیکل	حزکائیکل	سلطائیکل	اسمائیکل

2- ابجد قطب:

مراتب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
اساس	س	د	ل	ع	د	ی	م	ح	ق	خ	ز	ت	ث	ف
تغیر قطب	ن	ذ	ل	ر	ب	ش	ک	ض	ط	ھ	ج	ظ	ث	ث
مراتب	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۱۱۰	۱۲۰	۱۳۰	۱۴۰	۱۵۰	۱۶۰	۱۷۰	۱۸۰	۱۹۰

3- جدول تسعات القطب:

عدد مراتب تسعات قطب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
حروف ابجد قطب	س	د	ل	ع	د	ی	م	ح	ق
	//	//	//	//	//	//	//	//	//
	//	//	//	//	//	//	//	//	//
	//	//	//	//	//	//	//	//	//

قوانین درج کردیے ہیں۔ اب مثالوں سے مستصلہ حل کر رہا ہوں۔ خوب غور و فکر کریں تاکہ آپ اسے سمجھ سکیں۔

سوال ۱: یلیم عامل لیاقت عظیم گراہی کو انیس سو ترائویس میں عمرہ کی سعادت حاصل ہوگی؟

حروف: ۵۲ = بن

دن: جمعات = عدد = ۶ حروف = د

موکل: سلطائیکل حروف = سل ل خ ای ل

نقاط: ۳۲ حروف = بل

اضافہ حروف: بن و سل ل خ ای ل بل

سوال سمیت تمام حروف کا جمل کبیر = ۳۹۰۲

اضافہ عدد قانون = ۲۰

مجموعہ = ۳۹۲۲

حروف = بک ص ج خ

ملفوظی کیا: بک اف ص اد ج ی م غ ی ن

تعداد حروف: ۱۳، حروف = دی، ملفوظی = دال ی ا

تعداد نقاط: ۱۱، حروف = ای، ملفوظی = ال ف ی ا

اساس: بک اف ص اد ج ی م غ ی ن دال ی ای ا

اساس	ب	ک	ا	ف	ص	ا	د	ج	ی	م	غ	ی	ن	د	ا	ل	ی	ا	ی	۱
تغیر قطب	د	م	ذ	ث	س	ز	ب	ز	ش	ک	ل	ش	د	پ	ذ	غ	ش	ذ	ش	۳
صدر موثر	ش	د	ذ	ث	س	ز	ب	ز	ش	ک	ل	ش	د	پ	ذ	غ	ش	ذ	ش	ک
عدد تسعات	۶۳	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
تکرار حرف	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
عشرات	۳	۲	۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳
ربعات	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
میزان	۸	۱۰	۱۰	۲۱	۱۸	۱۳	۱۹	۱۵	۱۲	۸	۱۴	۱۶	۱۲	۱۳	۱۴	۱۲	۱۱	۹	۸	۸
صدیقی	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
عدہ ہائی	۵	۷	۷	۱۸	۱۵	۱۰	۱۶	۱۳	۱۱	۵	۱۳	۱۶	۱۲	۱۱	۱۱	۹	۷	۵	۵	۵
عدد مستصلہ	۵	۷	۷	۱۸	۱۵	۱۰	۱۶	۱۳	۱۱	۵	۱۳	۱۶	۱۲	۱۱	۱۱	۹	۷	۵	۵	۵
مطلق	ی	ک	ر	ع	م	ر	ھ	ج	ا	ی	س	ع	د	ی	د	پ	ر	د	ک	ھ
جواب	کے	مرہ	جائے	سعودی	عرب	کھ														

جواب: کہو کرے عمرہ جائے سعودی عرب

سوال 2: یلیم احموس زحل سے بچنے کے لیے کس اس اعظم کا ورد کیا جائے؟

تعداد حروف: ۳۲ حروف = ب م



دن: ہفتہ = عدد = ۷ حروف = ۷  
 سوکل: اسمائیکل حروف = اسم ایلی  
 نقاط: ۲۵ حروف = ۲۵

کل حروف: پ م زھک اسم ایلی

اعداد سوال معاضد حروف = ۲۷۲۳

اعداد قانون = ۲۰

مجموعہ = ۲۷۲۳ = حروف = دم ذب غ

لال می م ذال پ ا غ ی ن کل حروف = ۱۳ = دی

۱۰ حروف = ی

لال می م ذال پ ا غ ی ن دال ی ای

اساس	د	ا	ل	م	ی	ن	پ	ا	غ	ی	ن	د	ا	ل	ی	ا
تغیر قلب	پ	د	غ	ک	ش	ک	ا	د	ل	ش	و	ب	ز	ش	ز	ش
صدر وسط	ا	ب	ش	د	غ	ک	ش	د	ل	ش	و	ب	ز	ش	ز	ش
مردعات	۸	۲	۳	۸	۸	۳	۹	۳	۳	۸	۳	۲	۳	۸	۳	۲
عمر ارجل	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
عشرات	۳	۲	۹	۸	۴	۵	۶	۳	۳	۲	۳	۲	۳	۲	۳	۲
ربعات	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
میزان	۱۳	۹	۵	۲۰	۲۱	۱۹	۱۳	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
مرد قانون	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
مردائی	۱۰	۳	۲	۱۲	۱۸	۱۲	۱۰	۹	۱۵	۹	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
مرد سجد	۱	۳	۲	۱۲	۱۸	۱۲	۱۰	۹	۱۵	۹	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
مرد سجد	۱	۳	۲	۱۲	۱۸	۱۲	۱۰	۹	۱۵	۹	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
جواب	ف	ت	ا	ح	و	ر	ز	ا	ق	ط	ی	ن	ح	د	س	ت
//	د	ل	ع	د	ر	ز	ا	ق	ط	ی	ن	ح	د	س	ت	ف

امید ہے قارئین کا مددہ سمجھ گئے ہوں گے۔



## طاقت کا طوفان

### سفوف شباب

زیاتی قوت ہا امساک اور عضو مخصوص کی سختی و تقویت کے لیے سفوف شباب، بے حد سریع الاثر ہے۔ اس قدر طاقتور کہ ایک ہفتہ کا استعمال جسم میں قوت باہ کا طوفان پیدا کر دیتا ہے۔ احکام، سرعت انزال کا خاتمہ، امساک میں ترقی اعصاب، ریشہ کی کمزوری ختم ہو کر تمام اندرونی و بیرونی نقائص کو سفوف شباب کا استعمال ہمیشہ کے لیے نیست و نابود کر دیتا ہے۔ مردہ جسم میں بجلی کی طرح کرنٹ دوڑتا ہے۔

### سفوف شباب کیا کرتا ہے؟

☆ طاقت کا طوفان، رنگ سرخ، مادہ منویہ طاقت ور اور اولاد پیدا کرنے کے قابل  
 ☆ پورے سے پورے جا بھی 40 دن استعمال کرے تو دوبارہ شادی کی خواہش کرے۔

### سفوف شباب طاقت کا سرچشمہ

- ۱۔ گولیاں برائے ذکاوت حس، برائے تقویت اور تولید مادہ۔
- ۲۔ طلاہ اکسیری جس کے لگانے سے مردہ رگوں میں خون جوش مارے، لگاتے ہی اثر ظاہر ہو۔
- ۳۔ ایک دفعہ کا استعمال مکمل جوانی کی واپسی۔

### نفسہ آرائشی صحت

☆ اس سے مرل، سوکھے سزے بدن، کلفت و تر و تازہ دھنسنے ہوئے زرد چہرے سب کی طرح  
 ☆ گول اور چمکے ہوئے گال مثل قد حاری انا ہو جاتے ہیں، ہر چیز ہضم، لکڑ ہضم، پتھر ہضم  
 ☆ ہارعب چہرہ، وزن میں اضافہ، تین ماہ کورس میں مکمل فوائد

اکسیری جوانمردی: پہلی خوراک ہی اثر دکھائے

اولاد دینہ صرف تین کپسول اللہ کی رحمت سے لڑکا پیدا ہوگا

موتابیہ کا دشمن: صرف 21 دن میں ڈھیروں وزن کم

دافع کمٹیا، جوڑوں کا درد، صرف 7 دن میں ختم

لیکوریہ، جیش کی جملہ خرابیوں کا شافی علاج

دواخانہ حکیم سرفراز احمد زاہد فاضل طب و جراحی

مکان نمبر 7، گلی نمبر 5، رحمان کالونی، کالرو روڈ، اللہ شانی چوک، ملتان



## مستحصلہ مکعب مرتفع

یہ قاعدہ طلاء جطر نے قانون اہلکی کی ترکیب و ترکیب سے وضع فرمایا ہے۔ جو اپنے قواعد کی رو سے ایک بحرین قاعدہ ہے۔ یہ قاعدہ ابجد راسخ وارفی و ابجد قلب کی تراکیب سے مرکب ہے۔ اس کے قوانین مفصل درج ذیل ہیں۔ یہ قاعدہ بہت آسان اور واضح جواب دیتا ہے۔ آپ قوانین پر غور کرتے ہوئے عمل کریں گے تو جلد ہی عبور حاصل کر لیں گے۔

1- سب سے پہلے سوال مختصر اور جامع مع سائل اور والدہ کے نام کی شمولیت سے لکھیں اور سطر کریں۔

2- اب سوال کے تمام حروف کو حاضرا بعد آتش بادی آبی خاکی کے تحت الگ الگ کر لیں۔ اب دیکھیں کون کون سے حروف نے کتنی بار تکرار کی ہے۔ وہ تعداد ہر حرف کے نیچے لکھ دیں۔

3- پھر ہر حرف کے نیچے جو عدد ہو اس کو ضرب فی غلبہ دے کر حاصل ضرب کو 28 پر تقسیم کریں جو عدد تقسیم سے بچے اس کے مطابق اسی مرتبہ کا حرف ابجد قمری سے لے لو۔ اسی طرح حاضرا متش و باوآب و خاک کے حروف سے عمل کر کے چار حروف پیدا کرو۔ یہ چار حروف ایک خانہ جطر بنائے گا۔

4- اس کے بعد ہر حرف کے عدد پر چار حروف کو جمع کرو۔ پھر چار حروف خانہ جطر بنائے گا۔ اس کے ترتیب و اعداد کا عمل کھیر کر کے پھر سوں کے جس تیر کے نیچے لکھ کر جمع کر دیکھیں اس کے حروف خانہ۔

5- یہ حروف ابجد چاروں حروف خانہ جطر میں سے نیچے لکھ کر آتش میں حرق کر دیں۔ پھر ان حروف کی کتنی تیریں ہر تعداد کے مطابق حرف ت کے لکھیں۔ پھر ان تمام حروف کے فاصلات میں اور تعداد کے مطابق حروف ت کے کر دوسرے حروف

کے آگے لکھیں۔ اس خانہ جطر کو ایک سطر میں لکھیں۔ یہ خانہ جطر مستحصلہ مکعب مرتفع ہے۔

حروف سوں کو لکھیں اور انہیں ابجد قمری سے تقسیم کریں۔

6- سطر نظیرہ کو ایک بار موخر صدر لکھیں اور سب حروف کے نیچے عدد راسخ حروف لکھیں۔

8- پانچویں سطر اعداد و ربعات کی قائم کرو۔ جو ایسے پر کریں۔ 1-2-3-4-5-6-7-8-9-10-11-12-13-14-15-16-17-18-19-20-21-22-23-24-25-26-27-28-29-30-31-32-33-34-35-36-37-38-39-40-41-42-43-44-45-46-47-48-49-50-51-52-53-54-55-56-57-58-59-60-61-62-63-64-65-66-67-68-69-70-71-72-73-74-75-76-77-78-79-80-81-82-83-84-85-86-87-88-89-90-91-92-93-94-95-96-97-98-99-100-101-102-103-104-105-106-107-108-109-110-111-112-113-114-115-116-117-118-119-120-121-122-123-124-125-126-127-128-129-130-131-132-133-134-135-136-137-138-139-140-141-142-143-144-145-146-147-148-149-150-151-152-153-154-155-156-157-158-159-160-161-162-163-164-165-166-167-168-169-170-171-172-173-174-175-176-177-178-179-180-181-182-183-184-185-186-187-188-189-190-191-192-193-194-195-196-197-198-199-200-201-202-203-204-205-206-207-208-209-210-211-212-213-214-215-216-217-218-219-220-221-222-223-224-225-226-227-228-229-230-231-232-233-234-235-236-237-238-239-240-241-242-243-244-245-246-247-248-249-250-251-252-253-254-255-256-257-258-259-260-261-262-263-264-265-266-267-268-269-270-271-272-273-274-275-276-277-278-279-280-281-282-283-284-285-286-287-288-289-290-291-292-293-294-295-296-297-298-299-300-301-302-303-304-305-306-307-308-309-310-311-312-313-314-315-316-317-318-319-320-321-322-323-324-325-326-327-328-329-330-331-332-333-334-335-336-337-338-339-340-341-342-343-344-345-346-347-348-349-350-351-352-353-354-355-356-357-358-359-360-361-362-363-364-365-366-367-368-369-370-371-372-373-374-375-376-377-378-379-380-381-382-383-384-385-386-387-388-389-390-391-392-393-394-395-396-397-398-399-400-401-402-403-404-405-406-407-408-409-410-411-412-413-414-415-416-417-418-419-420-421-422-423-424-425-426-427-428-429-430-431-432-433-434-435-436-437-438-439-440-441-442-443-444-445-446-447-448-449-450-451-452-453-454-455-456-457-458-459-460-461-462-463-464-465-466-467-468-469-470-471-472-473-474-475-476-477-478-479-480-481-482-483-484-485-486-487-488-489-490-491-492-493-494-495-496-497-498-499-500-501-502-503-504-505-506-507-508-509-510-511-512-513-514-515-516-517-518-519-520-521-522-523-524-525-526-527-528-529-530-531-532-533-534-535-536-537-538-539-540-541-542-543-544-545-546-547-548-549-550-551-552-553-554-555-556-557-558-559-560-561-562-563-564-565-566-567-568-569-570-571-572-573-574-575-576-577-578-579-580-581-582-583-584-585-586-587-588-589-590-591-592-593-594-595-596-597-598-599-600-601-602-603-604-605-606-607-608-609-610-611-612-613-614-615-616-617-618-619-620-621-622-623-624-625-626-627-628-629-630-631-632-633-634-635-636-637-638-639-640-641-642-643-644-645-646-647-648-649-650-651-652-653-654-655-656-657-658-659-660-661-662-663-664-665-666-667-668-669-670-671-672-673-674-675-676-677-678-679-680-681-682-683-684-685-686-687-688-689-690-691-692-693-694-695-696-697-698-699-700-701-702-703-704-705-706-707-708-709-710-711-712-713-714-715-716-717-718-719-720-721-722-723-724-725-726-727-728-729-730-731-732-733-734-735-736-737-738-739-740-741-742-743-744-745-746-747-748-749-750-751-752-753-754-755-756-757-758-759-760-761-762-763-764-765-766-767-768-769-770-771-772-773-774-775-776-777-778-779-780-781-782-783-784-785-786-787-788-789-790-791-792-793-794-795-796-797-798-799-800-801-802-803-804-805-806-807-808-809-810-811-812-813-814-815-816-817-818-819-820-821-822-823-824-825-826-827-828-829-830-831-832-833-834-835-836-837-838-839-840-841-842-843-844-845-846-847-848-849-850-851-852-853-854-855-856-857-858-859-860-861-862-863-864-865-866-867-868-869-870-871-872-873-874-875-876-877-878-879-880-881-882-883-884-885-886-887-888-889-890-891-892-893-894-895-896-897-898-899-900-901-902-903-904-905-906-907-908-909-910-911-912-913-914-915-916-917-918-919-920-921-922-923-924-925-926-927-928-929-930-931-932-933-934-935-936-937-938-939-940-941-942-943-944-945-946-947-948-949-950-951-952-953-954-955-956-957-958-959-960-961-962-963-964-965-966-967-968-969-970-971-972-973-974-975-976-977-978-979-980-981-982-983-984-985-986-987-988-989-990-991-992-993-994-995-996-997-998-999-1000-1001-1002-1003-1004-1005-1006-1007-1008-1009-1010-1011-1012-1013-1014-1015-1016-1017-1018-1019-1020-1021-1022-1023-1024-1025-1026-1027-1028-1029-1030-1031-1032-1033-1034-1035-1036-1037-1038-1039-1040-1041-1042-1043-1044-1045-1046-1047-1048-1049-1050-1051-1052-1053-1054-1055-1056-1057-1058-1059-1060-1061-1062-1063-1064-1065-1066-1067-1068-1069-1070-1071-1072-1073-1074-1075-1076-1077-1078-1079-1080-1081-1082-1083-1084-1085-1086-1087-1088-1089-1090-1091-1092-1093-1094-1095-1096-1097-1098-1099-1100-1101-1102-1103-1104-1105-1106-1107-1108-1109-1110-1111-1112-1113-1114-1115-1116-1117-1118-1119-1120-1121-1122-1123-1124-1125-1126-1127-1128-1129-1130-1131-1132-1133-1134-1135-1136-1137-1138-1139-1140-1141-1142-1143-1144-1145-1146-1147-1148-1149-1150-1151-1152-1153-1154-1155-1156-1157-1158-1159-1160-1161-1162-1163-1164-1165-1166-1167-1168-1169-1170-1171-1172-1173-1174-1175-1176-1177-1178-1179-1180-1181-1182-1183-1184-1185-1186-1187-1188-1189-1190-1191-1192-1193-1194-1195-1196-1197-1198-1199-1200-1201-1202-1203-1204-1205-1206-1207-1208-1209-1210-1211-1212-1213-1214-1215-1216-1217-1218-1219-1220-1221-1222-1223-1224-1225-1226-1227-1228-1229-1230-1231-1232-1233-1234-1235-1236-1237-1238-1239-1240-1241-1242-1243-1244-1245-1246-1247-1248-1249-1250-1251-1252-1253-1254-1255-1256-1257-1258-1259-1260-1261-1262-1263-1264-1265-1266-1267-1268-1269-1270-1271-1272-1273-1274-1275-1276-1277-1278-1279-1280-1281-1282-1283-1284-1285-1286-1287-1288-1289-1290-1291-1292-1293-1294-1295-1296-1297-1298-1299-1300-1301-1302-1303-1304-1305-1306-1307-1308-1309-1310-1311-1312-1313-1314-1315-1316-1317-1318-1319-1320-1321-1322-1323-1324-1325-1326-1327-1328-1329-1330-1331-1332-1333-1334-1335-1336-1337-1338-1339-1340-1341-1342-1343-1344-1345-1346-1347-1348-1349-1350-1351-1352-1353-1354-1355-1356-1357-1358-1359-1360-1361-1362-1363-1364-1365-1366-1367-1368-1369-1370-1371-1372-1373-1374-1375-1376-1377-1378-1379-1380-1381-1382-1383-1384-1385-1386-1387-1388-1389-1390-1391-1392-1393-1394-1395-1396-1397-1398-1399-1400-1401-1402-1403-1404-1405-1406-1407-1408-1409-1410-1411-1412-1413-1414-1415-1416-1417-1418-1419-1420-1421-1422-1423-1424-1425-1426-1427-1428-1429-1430-1431-1432-1433-1434-1435-1436-1437-1438-1439-1440-1441-1442-1443-1444-1445-1446-1447-1448-1449-1450-1451-1452-1453-1454-1455-1456-1457-1458-1459-1460-1461-1462-1463-1464-1465-1466-1467-1468-1469-1470-1471-1472-1473-1474-1475-1476-1477-1478-1479-1480-1481-1482-1483-1484-1485-1486-1487-1488-1489-1490-1491-1492-1493-1494-1495-1496-1497-1498-1499-1500-1501-1502-1503-1504-1505-1506-1507-1508-1509-1510-1511-1512-1513-1514-1515-1516-1517-1518-1519-1520-1521-1522-1523-1524-1525-1526-1527-1528-1529-1530-1531-1532-1533-1534-1535-1536-1537-1538-1539-1540-1541-1542-1543-1544-1545-1546-1547-1548-1549-1550-1551-1552-1553-1554-1555-1556-1557-1558-1559-1560-1561-1562-1563-1564-1565-1566-1567-1568-1569-1570-1571-1572-1573-1574-1575-1576-1577-1578-1579-1580-1581-1582-1583-1584-1585-1586-1587-1588-1589-1590-1591-1592-1593-1594-1595-1596-1597-1598-1599-1600-1601-1602-1603-1604-1605-1606-1607-1608-1609-1610-1611-1612-1613-1614-1615-1616-1617-1618-1619-1620-1621-1622-1623-1624-1625-1626-1627-1628-1629-1630-1631-1632-1633-1634-1635-1636-1637-1638-1639-1640-1641-1642-1643-1644-1645-1646-1647-1648-1649-1650-1651-1652-1653-1654-1655-1656-1657-1658-1659-1660-1661-1662-1663-1664-1665-1666-1667-1668-1669-1670-1671-1672-1673-1674-1675-1676-1677-1678-1679-1680-1681-1682-1683-1684-1685-1686-1687-1688-1689-1690-1691-1692-1693-1694-1695-1696-1697-1698-1699-1700-1701-1702-1703-1704-1705-1706-1707-1708-1709-1710-1711-1712-1713-1714-1715-1716-1717-1718-1719-1720-1721-1722-1723-1724-1725-1726-1727-1728-1729-1730-1731-1732-1733-1734-1735-1736-1737-1738-1739-1740-1741-1742-1743-1744-1745-1746-1747-1748-1749-1750-1751-1752-1753-1754-1755-1756-1757-1758-1759-1760-1761-1762-1763-1764-1765-1766-1767-1768-1769-1770-1771-1772-1773-1774-1775-1776-1777-1778-1779-1780-1781-1782-1783-1784-1785-1786-1787-1788-1789-1790-1791-1792-1793-1794-1795-1796-1797-1798-1799-1800-1801-1802-1803-1804-1805-1806-1807-1808-1809-1810-1811-1812-1813-1814-1815-1816-1817-1818-1819-1820-1821-1822-1823-1824-1825-1826-1827-1828-1829-1830-1831-1832-1833-1834-1835-1836-1837-1838-1839-1840-1841-1842-1843-1844-1845-1846-1847-1848-1849-1850-1851-1852-1853-1854-1855-1856-1857-1858-1859-1860-1861-1862-1863-1864-1865-1866-1867-1868-1869-1870-1871-1872-1873-1874-1875-1876-1877-1878-1879-1880-1881-1882-1883-1884-1885-1886-1887-1888-1889-1890-1891-1892-1893-1894-1895-1896-1897-1898-1899-1900-1901-1902-1903-1904-1905-1906-1907-1908-1909-1910-1911-1912-1913-1914-1915-1916-1917-1918-1919-1920-1921-1922-1923-1924-1925-1926-1927-1928-1929-1930-1931-1932-1933-1934-1935-1936-1937-1938-1939-1940-1941-1942-1943-1944-1945-1946-1947-1948-1949-1950-1951-1952-1953-1954-1955-1956-1957-1958-1959-1960-1961-1962-1963-1964-1965-1966-1967-1968-1969-1970-1971-1972-1973-1974-1975-1976-1977-1978-1979-1980-1981-1982-1983-1984-1985-1986-1987-1988-1989-1990-1991-1992-1993-1994-1995-1996-1997-1998-1999-2000-2001-2002-2003-2004-2005-2006-2007-2008-2009-2010-2011-2012-2013-2014-2015-2016-2017-2018-2019-2020-2021-2022-2023-2024-2025-2026-2027-2028-2029-2030-2031-2032-2033-2034-2035-2036-2037-2038-2039-2040-2041-2042-2043-2044-2045-2046-2047-2048-2049-2050-2051-2052-2053-2054-2055-2056-2057-2058-2059-2060-2061-2062-2063-2064-2065-2066-2067-2068-2069-2070-2071-2072-2073-2074-2075-2076-2077-2078-2079-2080-2081-2082-2083-2084-2085-2086-2087-2088-2089-2090-2091-2092-2093-2094-2095-2096-2097-2098-2099-2100-2101-2102-2103-2104-2105-2106-2107-2108-2109-2110-2111-2112-2113-2114-2115-2116-2117-2118-2119-2120-2121-2122-2123-2124-2125-2126-2127-2128-2129-2130-2131-2132-2133-2134-2135-2136-2137-2138-2139-2140-2141-2142-2143-2144-2145-2146-2147-2148-2149-2150-2151-2152-2153-2154-2155-2156-2157-2158-2159-2160-2161-2162-2163-2164-2165-2166-2167-2168-2169-2170-2171-2172-2173-2174-2175-2176-2177-2178-2179-2180-2181-2182-2183-2184-2185-2186-2187-2188-2189-2190-2191-2192-2193-2194-2195-2196-2197-2198-2199-2200-2201-2202-2203-2204-2205-2206-2207-2208-2209-2210-2211-2212-2213-2214-2215-2216-2217-2218-2219-2220-2221-2222-2223-2224-2225-2226-2227-2228-2229-2230-2231-2232-2233-2234-2235-2236-2237-2238-2239-2240-2241-2242-2243-2244-2245-2246-2247-2248-2249-2250-2251-2252-2253-2254-2255-2256-2257-2258-2259-2260-2261-2262-2263-2264-2265-2266-2267-2268-2269-2270-2271-2272-2273-2274-2275-2276-2277-2278-2279-2280-2281-2282-2283-2284-2285-2286-2287-2288-2289-2290-2291-2292-2293-2294-2295-2296-2297-2298-2299-2300-2301-2302-2303-2304-2305-2306-2307-2308-2309-2310-2311-2312-2313-2314-2315-2316-2317-2318-2319-2320-2321-2322-2323-2324-2325-2326-2327-2328-2329-2330-2331-2332-2333-2334-2335-2336-2337-2338-2339-2340-2341-2342-2343-2344-2345-2346-2347-2348-2349-2350-2351-2352-2353-2354-2355-2356-2357-2358-2359-2360-2361-2362-2363-2364-2365-2366-2367-2368-2369-2370-2371-2372-2373-2374-2375-2376-2377-2378-2379-2380-2381-2382-2383-2384-2385-2386-2387-2388-2389-2390-2391-2392-2393-2394-2395-2396-2397-2398-2399-2400-2401-2402-2403-2404-2405-2406-2407-2408-2409-2410-2411-2412-2413-2414-2415-2416-2417-2418-2419-2420-2421-2422-2423-2424-2425-2426-2427-2428-2429-2430-2431-2432-2433-2434-2435-2436-2437-2438-2439-2440-2441-2442-2443-2444-2445-2446-2447-2448-2449-2450-2451-2452-2453-2454-2455-2456-2457-2458-2459-2460-2461-2462-2463-2464-2465-2466-2467-2468-2469-2470-2471-2472







۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ح	ط	غ	ج	د	ع	ر	خ	ی	غ	ح
ق	ث	ن	ت	م	ب	و	ن	خ	ی	ت
ب	و	م	ن	ت	خ	ن	ی	ث	ت	ق
۳	۲	۱	۵	۴	۶	۵	۱	۵	۳	۱
۵	۸	۱	۹	۷	۸	۶	۵	۸	۶	۲
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱	۲
۱	۱	۱	۲	۲	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۱۲	۱۹	۱۵	۲۳	۲۱	۲۳	۲۰	۱۹	۲۶	۱۳	۷
۱	۱	۶	۲	۲	۵	۲	۱	۲	۱	۷
ی	ھ	ی	ک	د	ھ	ب	ا	ر	ق	ع
ے	گی	ھ	اب	ح	ب	ا	ر	ق	ع	ھ

اساس  
نظیرہ  
موزمند  
اعداد  
میل مرتع  
حرفات  
تکرار حروف  
میزان  
مستقلہ  
ناطق

دوسرا جواب: ۲۱ ۵۶ ۱۵۲۱۸ ۵۷

ناطق: زن ج اب ن ھ ی ھ اب

جواب: زن بانجھ ے اب

جس طرح بھی ناطق کریں، جواب ایک ہی آئے گا۔ خوب غور کریں۔ بے حد

آسان مستقلہ ہے۔

سوال 2: یا طیم اہر ویز اختر بن امیر بیگم کو قرض سے کب تک نجات ملے گی؟

بط کیا: پ روی زاخ ت رب ن ام ی رب ی گ م ک وق رض ی ی ک ب ت ک ن

جات مل ی گ ی۔ تعداد حروف = ۳۹

اب ان تمام حروف کو چاروں عناصر یعنی ابجد اہم علم کے عناصری نقشہ میں ظاہر کیا۔

حروف اہم علم آتش	ا	ھ	ط	م	ف	ث	ذ
کل تعداد حروف	۳	-	-	۳	-	-	-
حاصل ضرب	۳	-	-	۱۲۰	-	-	-
حروف اہم ابادی	ب	د	ی	ن	م	ت	ض

میزان ۲۸ ÷ ۲۱۸۰

کل تعداد	۴	۲	۶	۲	-	۳	۱
حاصل ضرب	۸	۱۲	۶۰	۱۰۰	-	۱۲۰۰	۸۰۰
حروف اہم آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ط
کل تعداد	۱	۱	۵	۱	۱	-	-
حاصل ضرب	۳	۷	۱۰۰	۶۰	۱۰۰	-	-
حروف اہم خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ
کل تعداد	-	-	۱	-	۳	۱	-
حاصل ضرب	-	-	۳۰	-	-	۸۰۰	۶۰۰

اعداد حروف آتش = ۱۲۳ - ک = ۲۰

اعداد حروف باد = ۲۱۸۰ - خ = ۶۰۰

اعداد حروف آب = ۲۷۰ - م = ۹۰

اعداد حروف خاک = ۱۳۳۰ - ب = ۲

میزان = ۳۰۰۳ = ۷۱۲

جمع اعداد خانہ جفر = ۷۱۲

۴۷۱۵ =

حروف = ھ ی ذ دغ

ک خ ص ب

احراج = ھ ک ی خ ذ ص دب غ اساس

کل تعداد حروف = ۹ = ط تعداد نقاط = ۶ - و

ھ ک ی خ ذ ص دب غ ط و اصل اساس

۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ھ	ک	ی	خ	ذ	م	د	ب	غ	ط	د
ق	ز	خ	ی	ک	د	م	ع	ن	ث	ر
ر	ق	ث	ز	ن	خ	ع	ی	ص	ک	د

اساس  
نظیرہ  
موزمند







## مستحصلہ آسان بدوح یلین

بدوح یلین ایک بہترین قاعدہ ہے علم جفر میں جتنا یہ قاعدہ پسند کیا جاتا ہے۔ شاید ہی کوئی دوسرا قاعدہ اس کی برابری کر سکے یا مقبول شائقین جفر ہو۔ جتنا یہ قاعدہ مشہور اور اچھا ہے۔ اتنی ہی اس کی تعلیم تیار ہو چکی ہیں۔ کئی احباب نے ماضی میں دینی کادشوں سے اس کی غی غی اختراعات کیں۔ مگر یہ قاعدہ اپنی جگہ انفرادیت قائم رکھے ہوئے استادان جفر میں استاد کی محترم حضرت باہر سلطان قادری مدظلہ تعالیٰ سید نظام عباس گیلانی مرحوم، جی این مخدوم اور مالک سنگ ہمدانی لبادان نے اپنی بہترین کادشیں اس علم کی ترویج و ترقی میں پیش کیں۔ علم جفر پھیلانے میں تمام سر اعلیٰ شاد گیلانی مرحوم کے سر ہے۔ علم جفر میں بہت کام ہوا۔ اس کو ہام مروج پر استاد محترم نے پہنچایا۔ اس سے قبل میرے استاد بھائی جناب لیاقت اللہ قریشی مرحوم نے خزینہ جفر لکھ کر اسے آسان پیرائے میں پیش کیا۔ میں تو بہت بعد میں اس میدان میں آیا۔ جفر کے ساتھ ایسا رشتہ جزا کہ ہر سال میں رنج بس گیا۔ میں نے بڑے بڑے ماہر جفر دیکھے ہیں۔ لیکن جنہوں نے ہم مرتبہ نظیرہ کے پکر میں پڑے ہوئے زمہ گیاں گزار دیں۔ لیکن جواب کے استخراج میں بالکل مفر۔

قاعدہ بدوح یلین اکیس طریقوں سے حل ہوتا ہے۔ اس سے قبل ایک قاعدہ بدوح یلین پیش کر چکا ہوں۔ یہ مستحصلہ بدوح یلین اس سیریز کا آسان ترین مستحصلہ ہے۔ یہ قاعدہ ہر قسم کے سوالات کے جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لیکن اگر حل کرنے والے کی دینی صلاحیت ہی اس پائے کی نہ ہو تو وہ حروف کی بھول بھلیوں میں گم ہو جائے گا اور سر پھٹتا رہے گا۔ مجھے یاد ہے آج سے تقریباً دس سال قبل میں نے ایک خاص قاعدہ سے اپنی کل عمر نکال کر ہمارا حل زنجانی صاحب کو رسالہ میں شائع ہونے کے لیے بھیج دیا۔ زنجانی صاحب نے ایک مختصر تحریر کے ساتھ وہ اصل مضمون واپس بھیج دیا اور لکھا:

”حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب ایسے راز افکار نہیں کیا کرتے اور نہ لوگ اسی مرتبہ کے قاعدہ کو حل کر سکیں گے اور الٹا تنقید کریں گے۔ اس

لیے اسے واپس کر رہا ہوں۔ اسے چھپائیں۔“

میں نے اس قاعدہ سے ایک دو سوال حل کیے۔ ان حل شدہ جواب میں جو وقت دیا گیا اس میں ایک گھنٹے کا بھی اضافہ نہ ہوا۔ خیر یہ تو ایک بات میں بات تھی۔ علم جفر جواب دیتا ہے۔ بشرطیکہ اسے حل کرنے والا آل رسول کے پاکیزہ گمراہ کے در کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائے۔

اس کے قوانین بڑے سادہ ہیں۔ ان قوانین کو مکمل تشریح کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔ تدبیر اور غور کرنا آپ کا کام ہے۔ علم پیش کرنا میرا کام ہے۔ آگے آپ کا نصیب!

### قوانین بدوح یلین:

- 1- سب سے پہلے یا عظیم! نکلیں اور اپنا سوال مکمل واضح اور جامع انداز میں تحریر کریں۔ سائل کا نام مع والد اور سکونت ضرور ساتھ ہو۔
- 2- تمام سوال کے اعداد حاصل کریں۔ ان میں تعداد حروف سوال اور تعداد نقاط حروف سوال بھی شامل کر کے حروف بنالیں۔
- 3- ان حروف کو ملفوظی کر کے ایک سطر میں لکھ لیں۔ اب ان حروف کی گنتی کریں اور تعداد کے مطابق حروف بنا کر بغیر ملفوظی کیے اساس میں شامل کریں۔ اب دوبارہ ملفوظی حروف کے نقاط گن لیں اور ان کے بھی حروف بنا کر ملفوظی کیے بغیر سطر اساس میں شامل کر لیں۔ یہ سطر اول سطر اساس ہوگی۔
- 4- سطر اساس سے ہر حرف کو اس کے نظیرہ سے تبدیل کر دیں۔ ابجد قمری میں ہر حرف کا پھر حواں حرف یا او پر کا حرف نیچے والے حرف کا اور نیچے والا او پر والے حرف کا نظیرہ ہوتا ہے۔
- 5- سطر نظیرہ کو ایک بار موخر صدر کریں۔
- 6- چوتھی سطر میں یعنی سطر موخر صدر کے ہر حرف کے نیچے اعداد بدوح یلین لکھ دیں۔ طریقہ یہ ہے کہ خصوصی سوالات مثلاً پوشیدہ چیزوں کے متعلق ہو تو اعداد مبغیر اور اگر فضا میں معلق اور سیارگان وغیرہ کے اندر کا سوال ہو تو اعداد وسیط لیں گے۔

### نقشہ اعداد بدوح یلین:

م	ک	ط	ز	ح	ا	سادات
---	---	---	---	---	---	-------



کبر	۱۶	۲۰	۲۷	۲۸	۲۰	۳	۸
وسیلہ	۸	۲۳	۱۲	۲۸	۲۳	۱۶	۳
صغیر	۴	۱۲	۲۰	۲۸	۲۶	۸	۱۶
اصغر	۲	۶	۱۰	۱۳	۱۸	۳	۸
ترفع	ب	د	و	ح	ی	ل	ن
کبر	۴	۲۰	۸	۲۳	۱۲	۱۲	۲۸
وسیلہ	۱۶	۲۳	۴	۱۲	۲۰	۲۸	۲۸
صغیر	۸	۱۲	۱۶	۲۰	۲۳	۱۰	۱۳
اصغر	۴	۶	۸	۱۰	۱۲	۵	۷
تنزل	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
کبر	۲۳	۴	۱۶	۲۳	۴	۱۲	۲۰
وسیلہ	۱۲	۱۶	۸	۱۲	۱۶	۲۰	۲۳
صغیر	۶	۸	۴	۶	۸	۱۰	۱۲
اصغر	۳	۴	۲	۳	۴	۵	۶
ترقی	ع	ص	ر	ت	خ	ض	ح
کبر	۲۸	۴	۴	۸	۱۲	۱۶	۱۶
وسیلہ	۲۸	۱۶	۱۶	۴	۲۰	۸	۸
صغیر	۲۸	۸	۸	۱۶	۲۳	۳	۳
اصغر	۱۲	۱۸	۴	۸	۱۲	۱۶	۲

یہ اعداد بڑے خاص ہیں۔ ان کی قدر کریں۔

پانچویں سطر اعداد قانون کی ہے۔ ہر خانہ میں عدد قانون ۳ لکھتے جائیں اور جن خانوں میں یہ پانچ حروف ہوں گے۔ ان کے نیچے عدد قانون نہ لکھیں۔

”ق ش ث ذ ظ“

ان حروف کو موخر صدر کی سطر میں ملحوظ رکھیں۔

اگلی سطر ربعات کی ہوگی۔ ہر چار خانوں میں اعداد تبدیل کر کے لکھیں۔ پہلے چار

-8-

خانوں میں ۱۱۱، دوسرے چار خانوں میں ۲۲۲۲، تیسرے چار خانوں میں ۳۳۳۳۔ چوتھے چار خانوں میں ۴۴۴۴ اور اگلے پانچ خانوں میں ۵۵۵۵ لکھیں۔

۹- اعداد ربعات کی سطر مکمل کرنے کے بعد سطر عشرات لکھنی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سطر اساس کے اوپر ترتیب وار نمبر خانہ لکھیں۔ اب سطر عشرات کے لیے سطر ربعات کے آخری عدد کے نیچے ۱ سے ۹ تک لکھنا شروع کر دیں اور ۹ کے بعد دوبارہ ایک سے شروع کریں۔ اسی طریق پر سطر عشرات مکمل کریں۔

۱۰- اگلی سطر تکرار حروف کی ہوگی۔ جو حرف سطر موخر صدر میں جتنی بار تکرار کر کے اتنی بار اس کے نیچے عدد تکرار لکھتے جائیں۔ مثلاً کوئی حرف پہلی بار آیا ہے تو اس کے نیچے ۱ کا عدد لکھیں۔ پھر آگے دیکھیں اگر دوبارہ آیا ہو تو ۲ لکھیں۔ اسی طرح جتنی بار وہ حرف آئے، اسی تعداد کا عدد لکھتے جائیں۔ اسی طرح سطر مکمل کریں۔

۱۱- اس کے بعد سطر تکرار جنس لکھنی ہے۔ پیچھے نقشہ بدوح یلین تحریر کر دیا ہے۔ اسے سامنے رکھیں اور سطر موخر صدر میں دیکھیں۔ پہلا حرف کس جنس سے تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً پہلا حرف ترقی کا یا مساوات کا یا کسی اور قسم کا پہلی بار آئے تو اس کے نیچے ایک کا عدد لکھ دیں۔ دوسری بار آئے تو ۲ لکھیں، تیسری بار آئے تو ۳ لکھیں، اسی کے مطابق تمام سطر مکمل کریں۔

۱۲- اس کے بعد ان چھ سطور کے اعداد کی میزان کر لیں۔ یعنی ۱- سطر اعداد بدوح یلین + ۲- سطر عدد قانون + ۳- سطر ربعات + ۴- سطر عشرات + ۵- سطر تکرار حروف + ۶- سطر تکرار جنس۔

ان سب اعداد کو جمع کر کے لکھیں۔ اگر مجموعہ ۲۸ سے بڑھ جائے تو ۲۸ تفریق کر کے لکھیں۔ تمام اعداد میزان مکمل ہونے پر یہ سطر اعداد محضہ کہلائے گی۔

۱۳- اعداد محضہ کے ابجد قمری میں مراتب کے لحاظ سے حروف لکھیں۔ ان کو حروف محضہ کہتے ہیں۔

۱۴- اب سطر حروف محضہ سے حروف مستصلہ کی سطر لیتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ موخر صدر کے طریق پر حروف محضہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے جدول بدوح یلین ترفع و تنزل کے طریق پر حرف مساوات کو حرف ترقی سے حرف تنزل کو حرف ترفع سے، ترقی کے حرف کو مساوات سے تبدیل مکمل کر لیں۔ اگر حروف محضہ خود یا



اس کا نظیرہ جواب میں ناطق ہو رہا ہو تو اسے لکھ لیں۔ حروف مستحصلہ کا چتاؤ مشکل ہے۔ آپ ذرا سادہ کر کریں گے تو کامیاب ہو جائیں گے۔

15- حروف مستحصلہ کو ایک بار موخر صدر کریں۔

16- حروف مستحصلہ خود ناطق ہوں گے یا نظیرہ سے ناطق ہوں گے۔ بڑا واضح اور عین سوال کے مطابق جواب سامنے آئے گا۔

اب اس قاعدہ کو مثالوں سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ سمجھنے کی کوشش کریں۔

اس سے پہلے کہ میں مثال حل کروں۔ آپ کی آسانی کے لیے جدول ترقی و تنزل یعنی بدو ح یلین آپ لوگوں کی آسانی کے لیے درج کر رہا ہوں تاکہ حروف مستحصلہ کو استخراج میں آسانی رہے۔

جدول استخراج مستحصلہ: 

ا	ج	ه	ز	ط	ک	م	مساوات
ب	د	و	ح	ی	ل	ن	ترفع
س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ	تنزل
ع	م	ر	ت	خ	ض	غ	ترقی

مثلاً ب کو س سے تبدیل کر دیں۔ س کو ب سے، الف کو ع سے اور ع کو الف سے تبدیل کریں گے۔ اسی طرح تمام سطر محضہ کو سطر مستحصلہ میں ڈھال لیں گے۔

سوال 1: یا عظیم اکبر فرار احمد زید بن علیا بن محمد حسن طائی جلائی سے روحانی فیض مکمل پائے گا؟

اعداد سوال = ۳۵۳۳

تعداد حروف = ۶۳

تعداد نقاط = ۳۱

میزان = ۳۶۲۸

حروف = ح ک غ ج غ

ملفوظ علی کیا = ح اک اف غ ج ی م غ ی ن

حروف = ۱۳ = ج ی

نقاط = ۹

ان حروف کو حل کرنے کے لیے ۱۴ اسطر بنالیں۔ پھر ان پر سارا عمل کریں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ح	ا	ک	ا	ف	خ	ا	ج	ی	م	غ	ی	ن	ج	ی	ط
ت	س	ذ	س	ج	ی	س	ف	خ	ظ	ن	خ	غ	ف	خ	ث
ث	ت	خ	س	ف	ذ	غ	س	خ	ج	ن	ی	ظ	س	خ	ف
۳	۸	۱۲	۳	۳	۵	۲	۳	۱۲	۶	۷	۱۲	۶	۳	۱۲	۴
-	۳	۳	۳	-	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	-	۳	۳	۳
۱	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۱۳	۲۰	۲۳	۱۴	۱۶	۱۳	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳
ن	ر	خ	ن	ع	ن	ل	خ	د	ش	ش	ش	ض	ش	ث	ا
ن	ه	ی	ظ	ا	ظ	ل	خ	ف	ح	ش	ض	ب	ی	ا	ت
ت	ن	ا	ه	ی	ی	ب	ظ	ض	ا	ش	ظ	ح	ل	ف	غ
ح	ن	س	ه	ی	ی	ع	م	ل	ا	ز	م	ل	ض	ف	ی
حسن	ہے	علی	لازم	فیض											

اساس

نظیرہ

موخر صدر

اعداد بدو ح یلین

عدد قاتون

ربعات

عشرات

تکرار حرف

تکرار جنس

اعداد محضہ

حروف محضہ

حروف مستحصلہ

موخر صدر

نظیرہ

جواب

ہم نے جفر سے اپنے بارے روحانی فیض بارے پوچھا تھا کہ مکمل فیض ملے گا۔ لیکن یہاں پر جفر نے اس بزرگ ہستی بارے وضاحت بھی کر دی لیکن نام کے ساتھ تاکہ کسی قسم کا شک نہ ہے کہ یہ حسن بہت طبعی یعنی روحانیت میں کمال مقام کے حاصل ہیں اور لازمی طور پر فیض ملے گا، انشاء اللہ۔ اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے۔ یہی ہستی اس وقت اس عاجز کو روحانی منازل کی طرف گامزن کیے ہوئے ہے۔

سوال 2: یا عظیم اکبر نور احمد ریاض بن رحمت بی بی طلب حق کا طالب ہے؟

اعداد سوال = ۲۳۰۲

تعداد حروف = ۳۷

تعداد نقاط = ۲۲



۲۳۶۱

میزان =

اس ش ب غ

حروف =

ال ف س ی ن ش ی ن ب ا غ ی ن

ملفوظی کیا =

۱۴ = دی

حروف =

۱۵ = دی

قنات =

ال ف س ی ن ش ی ن ب ا غ ی ن دی دی

سطر اساس =

۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	اساس
ی	ہ	ی	د	ن	ی	غ	ا	ب	ن	ی	ش	ی	ن	ف	س	ل	ا	نظم
ن	ق	غ	ص	غ	ن	س	ع	غ	ع	ر	غ	غ	ا	ن	ق	ن	غ	مؤخر صدر
۲	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	اعداد
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	عدد قانون
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	ربعات
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	عشرات
۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	مکمل حرف
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	مکمل جبر
۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	اعداد مخفیه
ن	م	ط	ی	ش	ی	ن	ب	ا	غ	ی	ن	ف	س	ل	ا	ن	م	حروف مخفیه
ن	ق	غ	ص	غ	ن	س	ع	غ	ع	ر	غ	غ	ا	ن	ق	ن	غ	حروف مستعملہ
۲	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	مؤخر صدر
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	نظم و جواب
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	الجواب

مستعملہ قرار ہے کہ یہ مفہم طلب حق کا طالب نہیں ہے۔ اس کی قسمت میں فیض نہیں ہے۔ نہ اس کی اسے جتنو ہے۔ اللہ علی علی محمد وال محمد۔



## مستعملہ جفری الجبرا

علوم مخفیہ کا آپس میں باہمی ربط ہے اور اس کی مختلف شاخیں ہیں لیکن ان تمام علوم میں جو علم جفر کو انفرادیت حاصل ہے وہ دوسروں کو نہیں۔ اس میں سائل کا جواب ایک مربوط فقرے کی صورت میں آتا ہے۔ یہ علم چونکہ سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا رہا ہے۔ یونانیوں کی جب اصل علم تک رسائی نہ ہوئی تو انہوں نے کئی حسابی قواعد استخراج کیے۔ آج کل جو بھی جفر ہے۔ یہ سب یونانی قواعد پر ہے۔ اس میں چاہے بدوح یلین ہو یا ابو طالبی سب حسابی قواعد ہیں۔ اس لیے انہیں جفری الجبرا کہنا مناسب ہے کیونکہ ان قواعد کے اصول اتنے ٹھوس اور مکمل ہیں کہ ان میں تبدیلی ناممکن ہے۔ یہ یونانیوں کا ہی کمال ہے کہ حسابی قواعد بھی ایسے ایسے عقیم استخراج کیے جو آپ کو لوح تقدیر بھی پڑھ کر بتا دیں گے۔ یہ مت سمجھیں کہ علم غیب ہے، بالکل نہیں۔ اصل علم جفر تو آل رسول کے گمراہانے کا پاکیزہ علم ہے۔ جس کی ترویج و ترقی میں حضرت امام جعفر صادق کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اسی مناسبت سے بعض کم فہم اور کم علم لوگ علم جفر کو علم جعفر کہتے ہیں۔ جو قاعدہ لکھ رہا ہوں، یہ مجھے حضرت علامہ شاد گیلانی مرحوم کی قلمی محاضرات سے ملتا تھا۔ گو انہوں نے اسے شائع بھی کرایا تھا۔ لیکن مشکل اور گنجلک ہونے کی بنا پر کسی نے بھی اس پر ریسرچ نہیں کی۔ صرف ایک صاحب تھے جناب ڈاکٹر سعید اختر صاحب۔ انہوں نے اسے آسان بنانے کی کوشش کی تھی لیکن پھر بھی لوگ اسے نہ سمجھ سکے۔ میں نے اس قاعدہ پر بڑی مظلوماری کی اور ہر قسم کے سوالات حل کیے۔ یہ قاعدہ آپ کو ہر قسم کے سوالات کے جواب دینے کی اپنے اندر صلاحیت رکھتا ہے۔ اس میں سب سے مشکل کام اعداد میں تناسب پیدا کرنا ہے۔ اگر کوئی اس عمل کو سمجھ لے تو قاعدہ بہت ہی آسان ہو جاتا ہے۔ یہ قاعدہ دو طریقوں سے حل ہوتا ہے۔ ایک طریقہ تو سیدہ سادہ اعداد کی جمع تفریق سے جواب پیدا کیا جاتا ہے۔ دوسرا طریقہ نبض کی رفتاروں سے اعداد پیدا کیے جاتے ہیں۔



اس قاعدہ سے بیماری نسخہ کم شدہ مقام پر ہر قسم کے جوابات لے سکتے ہیں۔

مستقلہ حل کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ سوال کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ حصہ اول کو چار حصوں میں لکھا جاتا ہے اور ہر ایک کا عدد احاد کر کے چار ہندسوں کا عدد بنائیں۔

مثلاً	حکیم	سرفراز	احمد	زاہد
۷۸	۵۳۸	۵۳	۱۷	۸
۶	۸	۸	۸	۸

(ii) اعداد تناسب پیدا کرتا:

اس قاعدہ میں سب سے مشکل مرحلہ اعداد میں تناسب پیدا کرنا ہے اور اسی میں الجھن کا شکار ہوا جاتا ہے۔ میں تفصیل سے لکھ رہا ہوں۔

مثلاً پہلا عدد = ۸۸۸۶ ہے۔

ان اعداد کا صغیر یہ ہے:  $۸+۸+۸+۶ = ۳۰ =$  اسحاق ۳ ہوا۔

اب عدد دوم  $۸۸۸۶ + ۳۰ = ۸۹۱۶$  ہوا۔

ان کا صغیر یا اسحاق کریں۔  $۸+۹+۱+۶ = ۲۴ =$  صغیر ۶ ہے۔

دو بارہ بکھیں = پہلے عدد ۸۸۸۶ کا صغیر ۳ ہے۔

دوسرے عدد ۸۹۱۶ کا صغیر ۶ ہے۔

۳ اور ۶ میں ۳ کا فرق ہے۔

اس لیے اگر دوسرے عدد ۸۹۱۶ میں سے ۳ نلی کر دیں تو باقی ۸۹۱۳ ہوا اور اس کا

صغیر  $۸+۹+۱+۳ = ۲۱ =$  ۳ ہوا۔

لہذا دونوں اعداد ۸۸۸۶ اور ۸۹۱۳ میں اب تناسب پیدا ہو گیا ہے۔ یہی اصل

گرہ ہے۔ جسے بھٹنا بہت ضروری ہے۔

دوسری مثال یہ ہے: مثلاً ہمارے پاس اعداد ہیں ۲۸۹۸ ان کا میزان ہوا۔

$۲+۸+۹+۸ = ۲۷ =$  اب ۲۷ کو جمع کریں تو مفرد بنا ۹۔

اس قاعدہ میں جواب پیدا کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس مستقلہ میں نہ تو

جفری اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں ورنہ ۴ یا ۵ یا ۱۵ سطور تک قاعدہ پر مختلف

عمل کرنے پڑتے ہیں۔ اس میں شروع سے آخر تک حسابی عمل ہے اور اعداد کا گورکھ دھندہ

ہے۔ اگر یہ قاعدہ سمجھ آ جائے تو جواب حاصل کرنا منٹوں کا کام ہے۔ اب جواب لینے کا

طریقہ یہ ہے کہ اعداد کے نیچے ابجد اسحق کے مطابق اعداد لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً ہمارے پاس

یہ چار اعداد ہیں۔ ۲۲۱۲

حروف ب ی رب یعنی پہلا عدد احاد سمجھ کر اس کے نیچے احاد کا حرف لکھ دیں۔

دوسرا حرف عشرات سمجھ کر نیچے عشر کا حرف لکھیں۔ تیسرے عدد کو میات یعنی سینکڑہ کا عدد سمجھ کر

میات کا حرف لکھیں۔ چوتھا عدد اگر ۱ ہو تو یہ الف کا ہے اور غ آئے گا اور اگر ۱ کی بجائے

کوئی دوسرا عدد ہے تو حسب سابق حروف لکھیں گے۔

اس قاعدہ میں نظیرہ وہم مرتبہ اور تفع تنزل کا بڑا عمل دخل ہے۔ ترفع سے مراد ابجد

تقری میں ایک حرف اگلا اور تنزل ایک حرف پچھلا لینا ہوتا ہے۔

اوپر دوسری مثال میں ۲۸۹۸ کا اسحاق ۲۷ ہے اور مفرد ۹۔

دوسرا عدد  $۲۸۹۸ + ۲۷ = ۲۹۲۵$  اسحاق ۱۸ اور مفرد ۹ ہوا۔

یہ قاعدہ آپ کو ہر قسم کے سوالات کے جوابات 100% درست دے گا۔ جس

میں گم شدہ بارے معلوم کرنا، بیماری کا معلوم کرنا، کسی مریض کا مرض سمجھ نہ آئے تو اس قاعدہ

سے مرض کے بارے معلوم کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مرض کا نسخہ بھی بتاتا ہے۔ نسخہ تجویز

کرنے میں اس قاعدہ کی انفرادیت ہے۔ حکماء کرام کے لیے یہ قاعدہ اصول تھہ ہے۔

مریض کی مرض کے عین مطابق شفاء بخش نسخہ خود بخود نکل آتا ہے۔

اس قاعدہ کی بنیاد چار اعداد احاد پر قائم ہے۔ یہی اس کی اساس ہے۔ اس کے

علاوہ اس میں نام سائل معہ والدہ، سکونت اور عمر وغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے۔

لیکن سوال لکھنے کا خاص طریق ہے۔ مثلاً

۱۔	علاج	کینسر	در	سینہ
اعداد =	۱۰۳	۳۳۰	۲۰۴	۱۲۵
عدد احاد =	۵	۷	۶	۸
۲۔	علاج	مرض	درد	مرارہ



اعداد =	۱۰۴	۱۰۴۰	۲۰۸	۳۳۶
عدد احاد =	۵	۵	۱	۵

دوسرے سوالات: مثلاً چوری بارے، اس طرح قائم کریں۔

۱۔	وزد	زہرات	طلائی	کیست
	۱۵	۶۲۳	۵۱	۳۹۰
	۶	۳	۶	۳
۲۔	وزد	ز	نیل	کیست
	۱۵	۲۵۰	۳۲	۳۹۰
	۶	۷	۶	۳
۳۔	وزد	کار	کرولا	کیست
	۱۵	۲۲۱	۲۵۷	۳۹۰
	۶	۵	۵	۳

دیگر سوالات:

- (۱) کتنے سال مر ہوگی۔
- (۲) بتایا مر کتنے سال ہوگی۔
- (۳) کس قدر اولاد ہوگی۔
- (۴) گندم کتنی مہل ہوگی۔
- (۵) کس مرض سے موت ہوگی۔
- (۶) اسم زوجہ منکوحہ جوہد۔
- (۷) اسم مادرش چہ است۔
- (۸) فلاں کے دل میں کیا ارادہ ہے۔
- (۹) فلاں اب کس جگہ مقیم ہے۔
- (۱۰) گریختہ اغوا شدہ کہاں ہے۔
- (۱۱) فلاں چیز کس شخص کے پاس ہے۔

اس قسم کے سوالات حل کرنے میں اعداد اس طریقہ سے حل کریں۔

پہلا عدد: طالع وقت معلوم کریں۔ یعنی جو برج طلوع ہو رہا ہو اس کے اعداد لے لیں۔ یہ اعداد ۹ پر طرح کریں۔

دوسرا عدد: ساعت کا۔ یعنی سوال حل کرتے وقت کس ستارے کی ساعت ہے۔ اس کے اعداد سے دوسرا عدد حاصل کریں۔

تیسرا عدد: روز کا یعنی جس دن سوال حل کر رہے ہیں۔ مگر ایام کو فارسی میں لکھیں۔ مثلاً شنبہ، یک شنبہ، دو شنبہ، سہ شنبہ، چہار شنبہ، پنج شنبہ اور جمعہ۔ ان بے اعداد لے کر عدد احاد لیں۔

چوتھا عدد: ماہ قمری یعنی اسلامی محرم، صفر، ربیع الاول تا ذوالحجہ تک۔ اس ماہ کے اعداد کا مفرد لے کر عدد احاد لکھ لیں۔

ان چاروں قسم کے اعداد سے عدد احاد بنالیں۔

۱۔ نام یوم ۲۔ تاریخ ۳۔ ماہ عیسوی ۴۔ سن عیسوی

یہ دوسرا طریقہ ہے:

مثالیں حل کرنے سے قبل ایک بات اور لکھنا ضروری ہے۔ بیماری کا نسخہ معلوم کرنے کے لیے اعداد احاد لینے کا طریقہ لکھا ہے۔ ایک دوسرا طریقہ مریض کی نبض دیکھ کر چار عدد احاد لیے جاتے ہیں۔ نبض سے اعداد لینے کے لیے یوں کریں۔ مریض کی کلائی پر اپنی چاروں انگلیاں رکھیں۔ جہاں نبض چلتی ہے، گھڑی سامنے رکھیں اور ہر انگل کے نیچے نبض چلنے کی رفتارنی منٹ انگل لوٹ کریں۔ عموماً ڈاکٹر حضرات مریض کی رفتارنی منٹ دیکھتے ہیں۔

جو اعداد حاصل ہوں ان کو ۹ پر تقسیم کریں، جو باقی بچے اسے لوٹ کر لیں۔ اس طرح آپ کو چار اعداد حاصل ہو جائیں گے۔ یہ چاروں اعداد مختلف ہوں گے۔ حکمت کے اصول کے مطابق ہر انگل کے نیچے نبض کی رفتار مختلف ہوگی۔ آپ خود تجربہ کر سکتے ہیں۔ مثلاً

$$\text{پہلی انگل کے نیچے نبض کی رفتار} = 45 \div 9 = 5 \text{ باقی } 3$$

$$\text{دوسری انگل کے نیچے نبض کی رفتار} = 80 \div 9 = 8 \text{ باقی } 8$$

$$\text{تیسری انگل کے نیچے نبض کی رفتار} = 49 \div 9 = 5 \text{ باقی } 4$$

$$\text{چوتھی انگل کے نیچے نبض کی رفتار} = 60 \div 9 = 6 \text{ باقی } 6$$



۶۷۸۳

اب یہ اعداد حاصل ہوئے۔

یہ تو ہے کہ اگر مریض آپ کے سامنے ہے۔ بالفرض مریض اپنے گھر میں ہو یا دور ہو اور آپ نجس کا تجربہ نہ کر رہے ہوں تو پھر پہلا طریقہ اپنے عمل میں لائیں۔ ایک فقرہ متعلقہ مرض سے لکھیں۔ جیسا کہ اوپر مخصوص فقرات لکھے گئے ہیں اور چار اعداد حاصل کریں۔ اب اس قاعدہ کی مثالیں حل کر رہا ہوں۔ خوب غور کریں۔ مجھے امید ہے آپ اس قاعدہ کو سمجھ جائیں گے۔ اگر اس قاعدہ کو آپ نے سمجھ لیا تو آپ جطر جانتے ہیں۔ یہ حسابی کلیہ ہے۔ ۴۔ اور ۷ کی طرح نہیں ہے۔ یہ علم جطر ہے۔

## مثال نمبر 1:

مثال حل کرنے سے قبل میرے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ قارئین اتنی مختصر تشریح کو سمجھ کر کوئی سوال حل کر سکیں گے۔ غور کیا تو جواب لینی میں آیا۔ تو ذہن نے مثال حل کرنا گوارہ نہ کیا اور اندر سے آواز آئی کہ اس قاعدہ کے علم جطر میں مقام کو مد نظر رکھتے ہوئے حرید آسان الفاظ میں تشریح کر دی جائے تاکہ کوئی پہلو بھی تشنہ نہ رہے اور قاعدہ حل کرنے میں آسانی ہو جائے۔ چنانچہ اس کی تشریح بالکل آسان الفاظ میں دوبارہ لکھ رہا ہوں اور اگر اب بھی کوئی صاحب اتنی آسان تشریح کو سمجھتے ہوئے قاعدہ حل کرنے سے قاصر ہو تو اس کے لیے میرا قلمنا نہ مٹو رہے کہ جطر کو چھوڑ کر کوئی اور علم سکھ لے۔ یہی اس کے لیے بہتر ہے۔ میں اپنا ذاتی تجربہ بتاتا ہوں۔ میں اس کی ضروریں میں مدتوں الجھتا رہا۔ یہاں تک کہ یہ کتاب کا حصہ بھی مستحصلہ بن گیا۔ جب مثالیں حل کرنے کا وقت آیا پھر وہی سا جہد الجھن، آخر کتاب رکھ دی کہ جب تک قاعدہ سمجھ نہ آئے گا، اس وقت تک آگے نہ بڑھوں گا۔ اس علم کا لکھنے کا کیا قاعدہ۔ جسے صاحب کتاب خود بھی نہ سمجھ سکے۔ یقین کریں کہ میں نے کتاب رکھ دی اور اللہ رب العزت سے مولائے کائنات اور پیارے حبیب پاک ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے قاعدہ کو آسان سمجھ آنے کی دعا کی اور اپنے استاد محترم کا تصور کیا۔ اللہ گواہ ہے کہ چند سیکنڈ غور کرنے پر ایک شکل لپکا، دماغ روشن ہو گیا۔ قاعدہ آن واحد میں حل ہو گیا۔ یہ میرے مولا کا فضل و کرم ہے۔ اب یہ قاعدہ میرے آگے ہجلی بجانے کے برابر ہو گیا۔ اسی لیے آپ بھی مایوس نہ ہوں اور آسان تشریح دوبارہ سن لیں اور عام سادا حسابی طریقے پر سمجھا رہا ہوں۔

(۱)

سوال کے حصہ اول کو چار حصوں میں لکھیں (پچھلے صفحات پر فقرے کو چار حصوں میں لکھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے) اور ہر ایک کا عدد احاد بنا کر مرکب کر کے لکھیں۔

(ب)

پہلے مرحلہ کے چاروں اعداد کا دوبارہ عدد احاد بنالیں۔

(ج)

سوال کے حصہ دوم کے اعداد لیں پھر ان کا استحقاق کر کے عدد لکھیں۔

(د)

ان اعداد کا احاد لیں۔

(ه)

جزج اور د کو آپس میں جمع کر لیں۔

(و)

اعداد ھ سے د کو منفی کر دیں۔

(ز)

عدد ھ میں سے د کو منفی کریں۔

(ح)

آ اور ز کو آپس میں جمع کر دیں۔

(ط)

عدد ج سے د کو منفی کر کے عدد ط کو ب سے تقسیم کریں۔ حاصل قسمت حاصل کریں، باقی کو چھوڑ دیں۔

(ی)

عدد ج + عدد ط جمع کر کے مجموعہ حاصل کر لیں۔

(ک)

ج کے عدد کو عدد ط سے ضرب دیں۔

جوا اعداد حاصل ہوں۔ ان کے مراتب کے مطابق حروف بنالیں اور ان حروف مستحصلہ کو ہم مرتبہ نظریہ یا ترفع و تنزل سے مطلق کر لیں۔ انشاء اللہ عین سوال کے مطابق جواب ملے گا۔ اب مثال حل کر رہا ہوں۔

## مثال نمبر 1: مرحلہ اول

۱۔	فریدہ	بخت	صوفیہ	بانو
عدد احاد =	۲	۲	۲	۵ (۲) عدد احاد
اعداد	۶۳	۱۳۳۱	۱۰۳	۱۳۰۸ (۳) عدد احاد
عدد احاد =	۱	۸	۳	۱۳
				۱۳۲۱ (۸) احاد



۱۳۲۱ میں ۴ کی زیادتی ہے۔ چارچوٹ بنی گیا۔

$$P = 1P = 1P12 = P - 1P11$$

اس اعلان میں مرد کا سب سے طاقتور سوال میں جمع کریں گے۔

۵۲۲۲      المصادف =

اصوات تمام موال = ۱۴۱۷

۶۶۳۹ یہ نم اول ہے ہاے کا درجہ۔

مرطوب:

$130A + 3 = 131A$  کو باطنی طور پر تقسیم کیا۔

[illegible]

۱۴۰۶ء میں ۲۰۶ کوئی کیا

1514

۲۱۱۸ یہ رقم دوم ہے۔ اسے بھی نکال رکھیں۔

مرطوب موسم:

رقم اول  $\times$  رقم دوم

$$17.417.2 = 2118 \times 8259$$

اعداد =

1704 1705

۴۰۷

تغ تغ تغ

ما طلق

پاکستان

بھوک تن

یعنی بچی کھانا صحیح نہیں کھاتی، اس لیے جسم لاغر ہے۔

### مثال نمبر 2:

### مرحله اول:

مرفراز	۸	زاد	۸	قلاں	۸
۹-۲۷ =					

مرطوب:

حاصل کے اعداد = ۳۸۸۸ مفروض کیا = آیا۔

قصہ:

کل	ممر	کئے	سال
۵۰	۱۶۰	۱۸۰	۹۱
= ۹۱ = ۳۳ مفرد			

۱۳ = ۱ ۲ ۳ ۵ = عدد فرد

$$۸۰۰۰۰۰ = ۹۳۳ = ۱۳ + ۹۲۰ = ۴$$

۳ کی زیادتی ہے تو ۴ تفریق کریں گے۔

$$٩ - ١٣ \text{ مفرد} = ٩٢٠ = ٩ - ٩٢٣$$

رقم اول  $F_{828} = F_{888} + 930$

اب دوبارہ رقم دوم حاصل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل عمل کریں گے۔

اب ۹۳۱ + عدد مفرد = ۹۳۵

۹۳۵ کو عدد مفرد ۹ پر تقسیم کیا =  $935 \div 9 = 103$  باقی ۸

باقی ۸ کو حذف کر دیا۔  $1033 = 931 + 103$

اپ ۱۰۳۳ — رقم دوم ہے۔

رقم اول اور دوئم کو آپس میں ضرب دیں گے۔

$$P99P15P = 103P \times PAPA$$



اعداد مستحصلہ = ۲ ۹ ۹ ۲ ۱ ۵ ۲

اعداد باقی = ب ن ق ب م ظ د

ناطق = ون ی ب م دت

جواب = نوے ب دت

یعنی کل عمر سائل کی نوے برس ہوگی۔

اب یہ تو ہوگی کل عمر کتنے سال ہوگی؟ جواب آیا نوے سال ہوگی۔ لیکن اگر ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ سائل کی بھیا عمر کتنے سال ہوگی حصہ دوم کا جواب اسی طریقہ سے معلوم کر سکتے ہیں۔

۱۔ مرحلہ ہی رہے گا۔ صرف سوال کا دوسرا حصہ تبدیل ہوگا۔

حصہ دوم:

بھیا	عمر	کتنے سال	ہوگی؟
۱۱۴	۳۱۰	۹۱ ۴۸۰	۴۱ = ۱۰۳۶
۱۱۴	۳۱۰	۹۱ ۴۸۰	۴۱ = ۱۰۳۶ (۱) مفرد
۶	۴	۳	۵ = ۵ مفرد
۱۰۳۶	۱۴	۱۰۵۰	

۱۰۳۶ کا عدد احاد ایک ہے۔

۱۴ کا عدد احاد ۵ ہے۔

۱۰۵۰

۱۰۳۶ + ۱۴ = ۱۰۵۰ اس کا مفرد ہوا۔ (۶)

لہذا ۵ کی زیادتی ہے۔ چنانچہ ۵ تفریق کریں گے۔

۱۰۵۰ - ۵ = ۱۰۴۵ اس کا مفرد ۱۰ = ۱ ہوا۔

اسی طرح دونوں کا عدد مفرد کا آپس میں تناسب برابر ہو گیا۔

اب مرحلہ اول کی رقم یعنی سائل کے ۲۴ م کے اعداد ۳۸۸۸ ہیں۔

اب ۱۰۳۵ + ۳۸۸۸ کو آپس میں جمع کیا۔

تو ۳۸۸۸ + ۱۰۳۵ = ۴۹۳۳ رقم اول

رقم دوم لینے کا طریقہ یہ ہوگا۔ (ii)

اصل اعداد سوال = ۱۰۳۶

ان کا مفرد = ۱

جمع کیا = ۱۰۳۷

ان سوال کے حصہ اول کے اعداد ۳۸۸۸ کے مفرد سے تقسیم کیا۔ اس کا مفرد ۹ بنے۔

۱۰۳۷ ÷ ۹ = ۱۱۵ باقی حذف کر دیں۔

اب ۱۰۳۶ + ۱۱۵ = ۱۱۵۱..... یہ رقم دوم ہوگی۔

حصول جواب کا طریقہ:

رقم اول × رقم دوم

۵ ۶ ۷ ۷ ۸ ۸ ۳ = ۱۱۵۱ × ۴۹۳۳

اعداد کا مستحصلہ = ۵ ۶ ۷ ۷ ۸ ۸ ۳

حروف مخفصرہ = ج ف ض ز ع خ ه

ناطق = ج ز ت ب س کی ن

ب ۷ پھیس

یعنی بتایا عمر 35 سال ہے۔

قارئین محترم اس اعداد میں بہت سخت ذہنی ورزش کرنی پڑتی ہے۔ لیکن جواب عین سوال کے مطابق حاصل ہوتا ہے۔ دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ آپ کا ادراک کھولے۔ آمین





## لوح زحل

ستارہ زحل کو ترغ و تنزل سے منسوب کیا جاتا ہے۔ جب یہ سدھ ہوتا ہے تو اعلیٰ مرتبہ اور اختیارات دیتا ہے۔ نفس ہونے کی صورت میں مصائب و آلام خوف اور ڈر کا سبق دیتا ہے۔ زحل کی محسوسات سے ہر شخص زندگی میں کسی نہ کسی طرح پر متاثر ہوتا ہے۔ یاد رکھیے یہ دنیا اسباب کی ہے۔ ایسا سبب ضرور تلاش کرنا چاہیے جو انسان کو مصائب سے بچائے۔ اس کے مرتبے کو استحکام دے اور عظمت حاصل ہو۔ دنیوی مقام کے ساتھ ساتھ وہ مقام جہاں انسان ہر جگہ لاچار ہو جائے تو وہاں ایک اور سبب کو اختیار کرنا چاہیے۔ وہ سبب روحانی علوم سے استمداد حاصل کرنا ہے۔ ان علوم میں خاص احترازی حالت سے ایسی الواح تیار کی جاتی ہیں جو ذرائع اور اسباب لاتی ہیں۔ جس سے بد قسمتی خوش قسمتی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ان الواح میں سے ایک لوح زحل کی بھی ہے۔ جس کے مندرجہ خواص ہیں۔

- (۱) محسوسات زحل خواہ وقتی ہو یا پیدائشی لوح کی برکت سے رافع ہوتی ہے۔
- (۲) محسوسات کے بعد جلد اسباب بنانے کے لیے لوح بے انتہا مؤثر ثابت ہوگی۔
- (۳) تسلط بر مخلوق اور استحکام کے لیے کہ تنزلی نہ ہو۔
- (۴) حصول جائیداد یا جن کے پاس جائیداد نہ ٹھہرتی ہو یا زمیندار ہوں اور چاہے ہوں کہ عزت اور جائیداد کا قیام و بہار رہے۔
- (۵) تعمیر مکانات کے وقت اگر بنیادیں نہیں تو معجزات سے محفوظ رکھنے کے لیے خوشحال ہے۔
- (۶) خلقت میں ناموری، تسخیر سلطنت، حصول مرتبہ، خلقت پر بزرگی، الیکشن میں کامیابی کے لیے ہو۔
- (۷) وہ کاروباری افراد جن کی بڑی بڑی ملیں، فرمیں ہیں، جن کے ماتحت بہت سے ملازمین کام کرتے ہیں۔ چاہیں کہ قیام مرتبہ اور غلبہ بر مخلوق رہے یہ لوح مؤثر ہے اگر لوح زحل کو پاس رکھا جائے تو ایک غلی اثر رکھے والی ہا قوت چیز آپ کی زندگی کو بدل دے گی۔ جلد یا بدیر اس کے اثرات خود یکیس گے۔ اور لازماً دوسروں سے آپ اپنے آپ کو مختلف قوت اور خوشی کا مالک پائیں گے۔

حکیم سرفراز احمد زاہد (ماہر علوم مخفی و جفر)

مکان نمبر 7، ملی نمبر 5، رحمان کالونی، کارور روڈ، اللہ شانی چوک، ملتان

## مستحصلہ بدوح یلین

سابقہ صفحات میں چند قواعد مشہور مستحصلہ بدوح یلین کے تحریر کیے ہیں۔ لیکن اہم علم کے لیے عمومی قواعد ہیں۔ ایک تو وہی آسان بھی ہیں اور عام فہم بھی۔ لیکن اصل بدوح یلین تو بہت دور کی بات ہے۔ ایک قاعدہ آج سے تقریباً چالیس سال قبل کافی تختہ مشق بنا تھا۔ وہ قاعدہ ۲۸ ابجد سے مل ہوتا ہے۔ یعنی مستحصلہ کے ہر حرف کے لیے مستحصلہ استخراج کرنے کے لیے الگ الگ ابجد استعمال میں آتی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر سطر اساس میں ۲۸ ابجد استعمال ہوں گی۔ وہ قاعدہ بہت مشکل تھا۔ اس پر ایک دو کے علاوہ کسی نے بھی محنت کرنے کی کوشش نہ کی۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں جتنے بھی اس وقت جہاز ہیں اس قاعدہ کو حل کرنے کی کوشش نہیں کر رہا ہے۔ اس کتاب میں میں نے اپنا ایک منفرد انداز اپنایا ہے اور تمام علمی قواعد پیش کیے ہیں تاکہ آئندہ آنے والے ماہرین اس سے استفادہ حاصل کر سکیں گے۔ جس طرح ایک مرض کے سینکڑوں نسخے ہوتے ہیں اور ہر نسخہ کسی نہ کسی خصوصیت کا حامل ہوتا ہے۔ بعض نسخے بڑے پیچیدہ اور تیار کرنے میں مہینوں محنت لیتے ہیں، پھر وہ اکسیر بن جاتے ہیں اور مرض کو جڑ سے اکھاڑ دیتے ہیں۔ ان کے مقابلے میں بعض نسخے کو معمولی اجزاء پر مشتمل ہوتے ہیں اور چکے کھلاتے ہیں۔ وہ بڑے بڑے نسخوں کے مقابلے میں حیران کن اثرات دیتے ہیں۔ اسی طرح علم جفر بھی بے شمار مستحصلات پر مشتمل ہے اور ہر مستحصلہ کسی نہ کسی خاص خصوصیت کا حامل ہوتا ہے۔ لیکن مستحصلہ "بدوح یلین" ایک ایسا اکسیر صفت نسخہ ہے کہ جو اس سے ذرا چھو گیا کندن بن گیا۔ جس کی رسائی اس منبع فیض تک ہو گئی وہ بقدر ظرف فیض یاب ہوئے بغیر نہ لوٹا۔ اسی مستحصلہ کے مطلق مندرجہ ذیل اشعار بہت مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے ان اشعار میں مستحصلہ کے مطلق ہے۔



- ۱۔ سوال از جگر جامع گرنائی
- ۲۔ نیابی تاندانی اس مقام
- ۳۔ چنان قسمت کہی دانی خارج
- ۴۔ ہمسٹ چار کن ہر حرف خود را
- ۵۔ ترفع یا ترقی در اساس است
- ۶۔ تو بدوح یلین رادہ ترفع
- ۷۔ تنزل "خا و ذال و تا و شفقس"
- ۸۔ اگر یابی کن ظاہر ہر کس
- ۹۔ مکن ہرگز سوال از فتح ناداں
- ۱۰۔ چو دانستی سوال از ہرچہ خواہی

مکن بشنو جواب بخود اساس

مندرجہ بالا اشعار میں بڑے اسرار پوشیدہ ہیں کیونکہ ان میں ان قواعد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جن پر اس قاعدہ کی بنیاد ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ پہلے اشعار کے بعد ایک شعر اس کا اور ہونا چاہیے تھا جس میں عزیز کی کا ذکر ہوتا۔ کیونکہ تمام قاعدہ اسی کلیہ و قانون پر منحصر ہے۔ (وہ شعر یا تو اخفائے راز کی وجہ سے وضع ہی نہیں کیا گیا یا مجھے حاصل نہ ہو سکا۔ سرفراز) لیکن مجھے ایک مل شدہ مثال جو ۲۰ سال سے میرے پاس ہے۔ جہاں سے مجھے دستیاب ہوئی اتنا عمر قبل یا زاید ان بزرگ کے پاس تھی اور انہیں بھی کہیں سے ملی تھی۔ اس پر انہی اشعار سے ملتے جلتے پانچ اشعار لکھے گئے ہیں۔ وہاں شعر نمبر ۲ یوں ہے۔

ترقی و ترفع یا تنزل مساوات کند با اہل فرمان

اوپر نویں شعر کے پہلے مصرع میں "فتح نادان" کی بجائے "فتح دانا" لکھا ہے اور آٹھویں شعر کے دوسرے مصرع میں "چو اسم اعظم اور کن" کی جگہ "جان اسم اعظم" اور اداز پنہاں لکھا ہے۔ اشعار میں بھی تبدیلی ہے لیکن اوزان برابر ہیں۔ اب بسط عزیز کی درج کرتا ہوں۔

## بسط عزیز:

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
اساس	ب	د	و	ح	ی	ل	ن	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ
نظیرہ	ا	ج	ھ	ز	ط	ک	م	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
نمبر شمار	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸

اس بسط عزیز کی چار حصوں میں اس طرح تقسیم کیا گیا کہ سطر اساس کے سات سات حروف سے دو قسم (ترفع و ترقی) حاصل کیں اور سطر نظیرہ کے سات سات حروف سے دوسری دو قسمیں یعنی مساوات و تنزل پیدا کیں۔ چنانچہ سطر اساس کے اول سات حرف جن کا مجموعہ "بدوح یلین" ہے حرف ترفع کہلاتے ہیں اور آخری سات حرف جن کا مجموعہ "غضغ" ترفع ہے حروف ترقی کہلاتے ہیں۔ سطر نظیرہ کے اول سات حرف جن کا مجموعہ "اھو کلکم" ہے حروف مساوات کہلاتے ہیں اور آخری سات حرف جن کا مجموعہ "ظلاٹ شفقس" ہے حروف تنزل کہلاتے ہیں۔ اس طرح جو اقسام اربعہ حاصل ہوئیں۔ ان کی تشریح درج ذیل جدول سے ملاحظہ فرمائیں۔

## جدول ترقی و تنزل:

حروف مساوات	ا	ج	ھ	ز	ط	ک	م
حروف ترفع	ب	د	و	ح	ی	ل	ن
حروف تنزل	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
حروف ترقی	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ

تقسیم بالا کا اہم ترین مقام استخراج اعداد ہے۔ مسئلہ اعداد پر کسی نے بحث نہیں کی ہے۔ اگر کہیں ان اعداد کے حصول کا اجمالاً ذکر کیا گیا ہے تو مساوات ترقی کے اعداد کا طریق استخراج ایک ہی لکھا ہے۔ حالانکہ یہ اصولی بات ہے کہ جب ہر ایک قسم کا طریقہ استخراج الگ الگ ہے تو ان دونوں کا بھی علیحدہ علیحدہ استخراج کرنے کا طریقہ ہونا چاہیے۔



دو رنگ الگ تقسیم کا کیا فائدہ؟ دونوں اقسام کو ایک ہی قسم سے ہونا چاہیے تھا۔

اس سے پہلے کہ اعداد استخراج کرنے کا طریقہ لکھوں یہ بتانا اشد ضروری ہے کہ اقسام اربعہ میں مفرد اعداد لیے جاتے ہیں۔ صفرین ساقط کر دی جاتی ہیں۔ مثلاً ۱ کے عدد ۱۰۰ ہیں اور ۱ کے عدد ۱۰۰ اور ۱ کے ۱۰۰ اگر اقسام ہذا میں ان تینوں حروف کو عدد ایک تحت ہی لکھا جائے گا۔ یہ ابجد اسقع بھی کہلاتی ہیں۔ یا ہم مرتبہ حروف بھی کہلاتے ہیں۔ لیکن بدوح یلین میں یہ سب باتیں اعداد کے مجموعہ کے ضمن میں آئے گی۔ جہاں دو اعداد میں سے صرف اکائی کا عدد لیا جاتا ہے۔ مثلاً میزان اگر ۱۲ آئے تو ۲ کا عدد لیں گے اور اگر ۲۷ ہو تو ۷ کا عدد لیں گے۔ اب چاروں اقسام حروف کے اعداد کے استخراج کا طریقہ لکھ رہا ہوں۔ چنانچہ قسم اول مساوات ہے اس لیے اس اعداد واصلی کے مساوی ہوں گے کسی قسم کی تبدیلی یا ترمیم نہیں کی جائے گی۔

مثلاً ا ج ح ز ط ک م

۳ ۲ ۹ ۷ ۵ ۳ ۱

لیکن عموماً بدوح یلین مل کرنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ عدد اصلی کے مساوی دوسرے اعداد ملانا چاہئیں۔ یعنی ان کو دو گنا کر لینا چاہیے۔ اگر یہ ضروری ہے تو کس کو کہیں گے ۱۲ البتہ عمل میں تاحد مساوی اعداد ہی لیے جائیں اور اعداد زائد سے احتراز کیا جائے تو وہ ایک الگ صورت ہوگی۔

قسم دوم ترفع کے اعداد بذریعہ رخصت اس طرح حاصل کریں کہ جس حرف کے عدد مقصود ہوں اس کے ہم پہلو یا حرف آئندہ کے اعداد لے لیں۔ کیونکہ یہ عدد، عدد اصلی سے زیادہ ہیں۔ جیسے ہمیں ب کے اعداد لینا مطلوب ہیں، حروف ترفع میں ب کے دہے۔ جس کے عدد ۳ ہیں۔ جو ب کے عدد ۲ سے زیادہ ہے۔ لہذا ب کے عدد ۳ ہوں گے۔ اس تمام حروف ترفع کے حاصل کردہ اعداد یہ ہوں گے۔

ب د و ح ی ل ن

۷ ۵ ۳ ۱۰ ۸ ۶ ۴

### قسم سوم تنزل:

اس کے عدد واصلی کا نصف ہوں گے۔ مثلاً ۱ کے عدد ۶ ہیں۔ اس کے نصف ۳ ہوئے۔ چنانچہ ۱ کے عدد ۳ ہوئے۔ اسی طرح ۲ کے عدد ۸ ہیں۔ اس کے نصف ۴ ہوئے۔ یہی ۴ کے عدد ہیں۔ لیکن آ کے ایک مشکل پیش آئے گی۔ یعنی ایسے حروف آئیں گے جن کے اعداد نصف نہیں ہو سکتے۔ مثلاً ۱ کا عدد ایک ہے ش کا ۳۔ اس قسم کے اعداد کو نصف کیسے کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ۳ کا عدد قانون جو آئندہ ہر حرف کے ساتھ ملا کر اس کے مجموعہ کو نصف کر لیں گے لیکن یہ بات یاد رہے کہ آپ نے دیکھا ہوگا جب مستحصلہ بدوح یلین مل کیا جاتا ہے تو ہر جگہ قوانین میں لکھا ہوتا ہے کہ تمام حروف کے نیچے عدد قانون ۳ لکھیں گے۔ لیکن چار حروف ق ش ث ذ ظ کے نیچے ۳ کا عدد قانون نہیں لکھیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ ان کے نیچے عدد ۳ کیوں نہ لکھیں۔ یہ راز بھی میں آپ کو بتا ہوں کہ ۳ کا عدد اس لیے ان کے نیچے نہ لکھیں گے کیونکہ پہلے ان عدد اصلی میں ۳ کا عدد شامل کر کے ان کے مجموعہ کو نصف کیا گیا ہے۔ اس لیے دوبارہ شامل نہیں کیا جاسکتا۔ صرف انہی حروف کے نیچے لکھا جاتا ہے جن میں پہلے ان کی شمولیت نہ ہوئی ہو۔ چنانچہ ق کے عدد ایک پر ۳ کا اضافہ کیا تو ۴ ہوئے۔ نصف ان کا ۲ ہوا۔ اس طرح ق کے عدد ۲ ہوئے۔ اس طرح تمام اعداد تنزل یہ ہوئے۔

س ف ق ش ث ذ ظ  
۳ ۲ ۹ ۷ ۵ ۳ ۱

### قسم چہارم ترقی:

حروف ترقی کے اعداد حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر حرف کے عدد اصلی کو دو گنا کر دیں۔ مثلاً ۱ کے عدد ۲ ہیں۔ ان کو دو گنا کیا تو ۴ ہوئے۔ دہائی کو حذف کیا تو ۴ رہے۔ یہی عدد یلین کے ہیں۔ اس طرح تمام حروف ترقی کے اعداد درج ذیل ہیں۔

ع م ر ت خ ض غ  
۴ ۸ ۳ ۸ ۲ ۶ ۲

چاروں اقسام کی تحریر ہوگئی۔ لیکن اس طرح سمجھ نہ آسکی ہو تو اس کی جدول درج



کر رہا ہوں۔

## جدول اعداد بدو ح یلین:

حروف مساوات	ا	ج	ح	ز	ط	ک	م
اعداد	۱	۳	۵	۷	۹	۲	۴
حروف ترفیع	ب	د	د	ج	ی	ل	ن
اعداد	۴	۶	۸	۱۰	۳	۵	۷
حروف تنزیل	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
اعداد	۳	۴	۲	۳	۴	۵	۶
حروف ترقی	ع	م	ر	ت	خ	ض	غ
اعداد	۴	۸	۳	۸	۲	۶	۲

## مداخل یا بساط:

یہ اصطلاح اکثر مقصولات میں استعمال ہوتی ہے۔ چونکہ اس مقصد میں بھی آتی ہے۔ اس لیے اس کی تشریح بھی ضروری ہے۔ مداخل کسی لفظ یا جملہ کے کل اعداد کو کہتے ہیں۔ چونکہ علم جفر میں سلسلہ اعداد ہزار پر ختم ہو جاتا ہے اور اکائی سے ہزار تک چار مراتب ہوتے ہیں۔ اس لیے مداخل بھی چار ہوتے ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ مداخل کبیر

۲۔ مداخل وسیط

۳۔ مداخل صغیر

۴۔ مداخل اصغر

کسی لفظ یا جملہ کے اعداد جو ابجد سے حاصل ہوں ان کو مداخل کبیر یا بسیط کبیر یا جمل کبیر کہتے ہیں۔ مثلاً سرفراز احمد زاہد کے اعداد ابجد قمری سے ۶۱۸ ہیں۔ یہ اعداد مداخل کبیر کہلائیں گے۔ اب ان اعداد کے ایک مرتبہ کم کرنے کو مداخل وسیط کہتے ہیں۔ جیسے ۶۱۸ میں ۸+۱=۶۹ ہو یا یہ وسیط ہوا۔ اب اگر ۶۹ کا ایک مرتبہ کم کریں تو ۹+۶=۱۵۔ یہ مداخل صغیر ہوا۔ اب ۱۵ کا ایک مرتبہ کم کیا جیسے ۵+۱=۶۔ یہ مداخل اصغر ہوا۔ اس طریقے سے

اعداد کے مداخل بتائے جائیں گے۔

## طریق استخراج:

آپ جس سوال کا جواب نکالنا چاہتے ہیں۔ اس کے اعداد ابجد قمری یا جو بھی اس مقصد سے متعلقہ ہے، سے نکالیں۔ ان اعداد میں اپنے سوال کے حروف اور حروف کے نقاط کو شمار کر کے شامل کریں۔ جو اعداد حاصل ہوں گے، وہ مداخل کبیر کہلائیں گے۔ مثلاً اس سوال ”کعبہ کس شہر میں ہے؟“ کے اعداد ۷۹۷ ہیں۔ اس سوال کے کل حروف ۱۴ ہیں اور نقاط ۹ ہیں۔ تمام اعداد کو جمع کیا تو کل اعداد ۸۲۰ ہوئے۔ ان کے حروف بتائے تو ”ک ض“ ہوئے۔ یہاں ایک چیز کی وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ عام طور پر صرف سوال کے اعداد لیے جاتے ہیں، شمار نقاط و حروف کو نہیں لیا جاتا۔ اس صورت میں یہ مشکل بعض اوقات پیش آ جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے جو اعداد ہمارے اس سوال کے ہیں وہ ہی عدد کسی دوسرے سوال کے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں جواب غیر متعین ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت کیا کریں؟

علامہ شاد گیلانی مرحوم فرماتے ہیں۔ ”سب سے بڑی خامی مجھے سطر اساس میں نظر آتی ہے۔ علم جفر سے سوال کے اعداد حاصل کیے جاتے ہیں۔ جن سے سطر اساس قائم ہوتی ہے۔ مگر اصولاً یہ بات قطعی غیر قانونی نظر آتی ہے اور میری نظر میں اس کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔ فرض کریں اگر دو متضاد قسم کے سوالوں کے اعداد ایک جیسے ہوں (تو قاعدہ خواہ جس قدر صحیح کیوں نہ ہو) کس سوال کا جواب پیدا کرے گا؟

یہی بات میں نے ایک اور جہاز سے معلوم کی تھی تو انہوں نے بھی فرمایا تھا۔ سوال میں تبدیلی کریں یا سماعت وغیرہ شامل کر کے اعداد میں تبدیلی کریں جیسا کہ میں نے اوپر تشریح میں لکھا ہے کہ سوال کے اعداد لینے کے بعد اس میں تعداد حروف اور تعداد نقاط بھی شامل کریں تو اوپر جو نقص پیدا ہوا تھا بڑی حد تک دور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اگر یہی اعداد کسی دوسرے سوال کے ہوں گے لیکن تعداد حروف اور نقاط میں مطابقت نہ ہوگی۔ بس یہی فرق ہر دو میں حد قائل کا کام دے گا۔







عشرات: ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۰ ۰ ۰ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷  
بعض چار بقیہ خانوں میں صفر کی بجائے ایک ایک لکھ کر دس خانے مکمل کرتے ہیں۔ پھر دیگر عشرات کو حسب قاعدہ سابق پر کرتے ہیں۔

یعنی مشرودم کے ہر خانے میں دو، دو اور عشر سوم کے ہر خانے میں تین تین لکھتے ہیں۔ علیٰ ہذا الخ

طریق دوم:

عشرات کے پر کرنے کا ایک طریقہ تو حسب اول الذکر تھا۔ جس کی ہا تفصیل تشریح ہو چکی۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آخری خانے سے ایک دو تین وغیرہ اعداد لکھتے جائیں اور جب دسویں خانے میں پہنچیں تو صفر لکھ دیں۔ پھر دوبارہ ایک دو تین سے شروع کریں اور یہی عمل اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ کل خانے ختم ہو جائیں۔ مثلاً ۱۵ حروف تکسیر ہیں تو عشرات اس طریقہ سے پر کیے جائیں گے۔ مثلاً

خانے یا حروف	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
عشرات	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱

پھر سے نزدیک یہ طریقہ پہلے طریقے سے زیادہ جامع اور پائیدار ہے۔ گو جواب پہلے طریقے بھی دیتے ہیں۔ لیکن وہ ناقص سے خالی نہیں۔ پہلا نقص یہ ہے کہ اس عمل سے عشرات ناقص الطرف سے ناقص الطرفین ہو جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

خانے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
عشرات	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

مثال مذکورہ میں کوئی عشرہ مکمل نہیں، عشرہ اول تو مومن ناقص ہوا ہی کرتا ہے۔ لیکن اس میں عشرہ دوم بھی مکمل نہیں رہتا۔ اس کے صرف ۵ خانے باقی رہ جاتے ہیں۔ اسی طرح درمیانہ صد بھی مکمل نہیں کیونکہ صفر کی قیمت نہیں۔

دوسری خامی جو اس طرح عشرات لینے سے پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک ہی ایک عدد کا اعادہ دس خانے تک ہوتا رہتا ہے۔ جس کے یہ سچی ہیں کہ حروف کی مقامی حیثیت کم از کم ایک ریل چار خانے تک ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی کسی حرف کے جو عدد ریل کے پہلے

خانے میں ہوں گے۔ وہی دوسرے، تیسرے اور چوتھے خانے میں بھی ہوں گے۔ حالانکہ تبدیلی مقام کے ساتھ تبدیلی اعداد لازمی چیز ہے۔ ورنہ تبدیلی بے سود، مثلاً اس کے ۳ عدد ہیں۔ ۳ عدد قانون کے جمع کیے میزان ۶ ہوا۔ اب یہ اگر پندرہویں خانے میں ہے تو عشر دوم کے دو عدد اس مزید اضافہ کر دیے جائیں گے۔ کل ۸ ہوئے۔ اب اس میں ریل چہارم کے چار عدد مزید بڑھائے تو کل اعداد ۱۲ ہوئے یہی عدد چودھویں، تیرہویں اور سولہویں خانے میں بھی ہوں گے۔ کچھ تبدیلی نہ ہوگی، اگر کچھ تبدیلی ہوگی تو صرف تکرار حرف کی وجہ سے ہوگی نہ کہ مقامی حیثیت سے۔ گویا قاعدہ ہذا تکرار کے سہارے قائم ہے۔ اگر یہ سہارا نہیں تو کچھ نہیں۔ اسی وجہ سے اس میں تکرار لازمی طور پر لی جاتی ہے۔ برخلاف عشرات کے دوسرے طریقے کے یہ طریقہ مستقبل بذاتہ ہے۔ ہر خانے میں ایک نیا عدد ہوتا ہے۔ اسی پر استغناء نہیں بلکہ تبدیلی مزید کے لیے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔ جو تکرار حروف و جنس وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے۔ خود تاج سہارا نہیں۔ لیکن سہارا ملے تو انکار بھی نہیں۔

4- ربعات:

ربعات ریل کی جمع ہے۔ چار خانوں کا ایک ریل ہوتا ہے جو بھی ریل ہوتا ہے۔ اس کے چاروں خانوں میں وہی عدد لکھ دیا جاتا ہے۔ مثلاً پہلا ریل ہے تو ایک ایک اور اگر دوسرا ہے تو ۲-۲ مثلاً

خانے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
عشرات	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۳	۳	۳	۳	۳

اسی طرح یہ سلسلہ آخری خانے تک جاری رہتا ہے۔ البتہ اگر عشرات دوسرے طریق پر لیے گئے ہیں تو یہ سلسلہ ربعات چوتھے ریل پر ختم نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ سلسلہ بھی تبدیلی اعداد کا معاون ثابت ہوتا ہے۔ حروف ترقی و تنزل میں ربعات اور عشرات اکثر لیے جاتے ہیں اور مساوات و ترخ میں صرف وقت ضرورت لیے جاتے ہیں، ورنہ ترک کر دیے جاتے ہیں۔

5- عدد مستحصلہ:

عدد مستحصلہ یا عدد خانہ ربعات کی دوسری شکل کا نام ہے۔ اس میں ربعات کے



خانوں کو شمار کیا جاتا ہے۔ یعنی رلخ خواہ کوئی پہلے خانے میں ایک، دوسرے میں دو، تیسرے میں ۳ اور چوتھے میں چار لکھے جاتے ہیں۔

خانے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
عدد مستحصلہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵

رلخ اول میں عموماً عدد رلخ کو ترک کر دیا جاتا ہے اور عدد رلخ کی بجائے عدد مستحصلہ ہی لکھا جاتا ہے۔ پھر دوسرے رلخ سے عدد ربعات شروع کیے جاتے ہیں۔ نیز حروف ترشح و مساوات میں بھی ربعات کو ترک کر دیا جاتا ہے اور ربعات کی بجائے عدد مستحصلہ یا عدد خانہ لے جاتے ہیں۔

### 6- تکرار:

اگر ایک حرف بار بار آئے تو اس کو تکرار حروفی کہتے ہیں اور اگر اقسام اربعہ یعنی مساوات، ترشح، منزل و ترقی میں سے کسی ایک قسم کے حروف بار بار آئیں تو اس کو تکرار جنسی کہتے ہیں۔

تکرار خواہ حروفی ہو یا جنسی عشر کے طریق دوم میں صرف چار تک لی جاتی ہے۔ یعنی اول بار کوئی حرف تکرار آئے تو اس کے نیچے ایک لکھ دیا جاتا ہے۔ دوسری بار تکرار آئے تو دو، تیسری بار تکرار آئے تو تین، چوتھی بار تکرار آئے تو چار لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد بھی سلسلہ تکرار جاری ہے۔ چار، تین، دو ایک پر ختم ہو کر پھر اسی طرح ایک سے سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ عشر کے طریق ہذا میں تکرار صرف وقت ضرورت لی جاتی ہے۔ ورنہ ترک کر دی جاتی ہیں کیونکہ یہ طریقہ خود مستقل بذاتہ ہے محتاج تکرار نہیں۔ برخلاف عشر کے طریق اول کے کہ وہ چلتا ہی محض تکرار کے سہارے ہے۔ اس میں تکرار لازمی اور ضروری ہے۔ لیکن اس طریقہ عشر میں جو لوگ تکرار چار تک لیتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ چار کی تکرار سے مراتب تسعہ (جن سے جواب حاصل ہوتا ہے) حاصل نہیں ہو سکتے۔ چار عدد تکرار حروفی ہے اور چار تکرار جنسی ہے۔ کل عدد ۸ حاصل ہوتے ہیں، نو حاصل نہیں ہوتے۔ اس لیے ایک مرتبہ کی کمی ہر جگہ رہے گی۔ یہ بڑی خالی ہے جو حصول جواب میں سنگ راہ بن کر ہر جگہ آڑے آئے گی۔ یہ خالی صرف اس وقت دور ہو سکتی ہے کہ شمار تکرار چار کی بجائے پانچ تک لیا جائے تاکہ

۱۲ ارکان تسعہ ہر مقام پر حاصل ہو سکیں۔

### محذوفات:

سلسلہ تکرار میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جب ایک ہی حرف پہلو بہ پہلو تکرار آئے جائے تو اس کو عموماً ایک ہی شمار کیا جاتا ہے۔ نیز تکرار جنس میں اگر ایک ہی جنس (قسم) کے حروف اس طرح پہلو بہ پہلو ہوں کہ ان میں ترقی حروفی پائی جاتی ہے۔ مثلاً س ف یا ف ق وغیرہ ہوں تو ان کو بھی ایک حرف ہی شمار کیا جائے گا۔ اس طرح اگر ایک ہی خانے میں کوئی عدد تکرار آئے تو ضرورتاً ایک عدد کو حذف کرنا پڑے گا اور جائز ہے۔

اس عمل کے بعد ان حاصل شدہ اعداد کی میزان ہر حرف کے نیچے علیحدہ علیحدہ نکالیں اور ہر ایک میزان سے دہائی گرا دیں۔ صرف اکائی باقی رہنے دیں۔ پھر اس عدد واحد (اکائی) کو جدول اسبق میں تلاش کریں۔ جدول ہذا میں جہاں آپ کا عدد ملے اس کے نیچے درج شدہ حروف میں سے ایک حرف مناسب مستحصلہ جو دال الی المطلوب ہو، لے لیں۔

### جدول اسبق یا مراتب تسعہ:

مراتب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
حروف مراتب	ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط
	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
									غ

اگر جدول اسبق کے حروف سے کوئی ایسا نقطہ نہ بن سکے۔ جو جواب کے لیے کار آمد ہو سکے تو پھر ان ہی حروف کے بظاہر ابجدی یا اسبقی میں سے کوئی حرف لیں۔ مثلاً عدد میزانہ کی اکائی ۲ ہے ت و اول ہم جدول اسبق میں نمبر ۲ کے نیچے درج شدہ حروف یعنی ب ک ر میں سے ایک لیں گے اور ان تینوں حروف میں سے کوئی حرف کار آمد ثابت نہ ہو تو پھر ان ہی حروف کے نظیرہ ابجدی یا اسبقی میں سے ایک حرف حسب ضرورت لے لیں گے۔



## نظائر ابجد:

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

## نظائر باقی:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ا	ی	ق	غ	ب	ک	ر	ج	ل	ش	د	م	ت	ه
ن	ث	و	س	خ	ز	ع	ذ	ح	ف	ض	ط	ص	ظ
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

مثلاً ب کا نظیر و ع اور نظیر و باقی خ ہے۔ اسی طرح دیگر حروف نظائر پر قیاس کریں۔

## انتخاب حروف:

عدد میزانیہ کے تحت آنے والے حروف میں سے کسی حرف کا انتخاب کیا جائے اس کے متعلق میں اپنا نظریہ تو پہلے ہی بیان کر چکا ہوں کہ جس حرف کے موافق مطلب یا معنی لفظ پیدا ہو سکے اسی حرف کا انتخاب کریں گے۔ خواہ وہ قاعدہ انتخاب کے تحت آتا ہو یا نہیں۔

اسی طرح سین کے مستقل کے متعلق میرا یہ نظریہ ہے کہ اس کا مستقل جملہ قواعد کی قیود سے آزاد ہے۔ اگر قواعد کے تحت اس کا مستقل آسکتا ہے تو ٹھیک ورنہ بلا رعایت قواعد و قانون جس حرف کی ضرورت ہو وہی لے لیں۔ گو ملائے جفر نے اس کو پابند سلاطین کرنے کے لیے طبع اس کے لیے بہت سے قواعد وضع کیے ہیں۔ مثلاً اگر سین کسی رلیخ کے خانہ اول میں ہو تو اس کے عدد تین لیتے ہیں، خانہ دوم میں چار، خانہ سوم میں پانچ اور خانہ چہارم میں ۶ عدد لیتے ہیں۔ لیکن جب اس سے بھی کام نہ چلا تو یہ قاعدہ بنایا سین کا مستقل سین یا اس کا نظیر و الف لینا چاہیے۔ فرض کہ اسی طرح بہت سے قواعد متعلق حرف سین ہیں۔ مگر اس کی طبع فیور کسی قاعدہ خاص کی مرہون منت ہونا کب گوارہ کرتی ہے۔

انتخاب حروف کے متعلق علماء جفر نے جو قواعد بیان کیے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ جس کا

مستقل لینا ہو وہ حرف اور حرف مستقل ہر دو ہم مرتبہ یا ہم حراج نہ ہوں۔ یعنی اگر ایک حرف مرتبہ احاد رکھتا ہے تو دوسرے حرف کا مرتبہ احاد نہ ہونا چاہیے بلکہ عشرات، میات یا الوف میں سے کوئی مرتبہ ہونا چاہیے۔ (جن حروف کے اعداد ایک سے نو تک ہیں) ان کا مرتبہ احاد ہوتا ہے اور جن حروف کے عدد دس سے نو تک ہوتے ہیں، ان کا مرتبہ عشرات کہلاتا ہے۔ جن حروف کے اعداد ایک سو سے نو تک ہوتے ہیں۔ ان کا مرتبہ میات ہے اور صرف حقیقی جس کے عدد ایک ہزار ہیں اس کا مرتبہ الوف کہلاتا ہے۔

حروف کے حراج چار ہیں۔ آتشی، بادی، آبی، خاکی۔ جن کی تشریح یہ ہے۔

## جدول مزاج حروف:

آتشی	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ذ
بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ
خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ

اس توضیح کے بعد آپ ہم مزاج یا ہم طبع ہونا بخوبی سمجھ لیں گے۔ مثلاً حروف متخضرہ (وہ حرف جس کا مستقل لینا ہے) الف ہے تو اس کا حرف مستقل بقیہ آتشی حروف (ھ ط م ل ش ذ) میں سے نہ ہونا چاہیے جو اس کے ہم طبع ہیں۔

اگر یہ رعایت یعنی ہم مرتبہ یا ہم طبع ہونا حروف متخضرہ کے ساتھ قائم نہ رہ سکے تو حرف مستقل ہم پہلو سے قائم کریں۔ نیز حروف متخضرہ اگر ایسا حرف ہے کہ پہلے بھی گزر چکا ہے۔ مثلاً میں حرف متخضرہ ہے اور ایک یا دو میں اس سے قبل مستقل لیا جا چکا ہے۔ تو ہم مرتبہ ہم حراج ہونے کی رعایت میں کے گذشتہ یا سابقہ مستقلات کے ساتھ قائم کریں گے۔ کبھی حروف مستقل کا انتخاب خانہ ہائے ربعات سے بھی کیا جاتا ہے۔ اس طرح اگر رلیخ کا پہلا خانہ ہے تو پہاں حرف لیں گے۔ دوسرا خانہ ہو تو دوسرا طلی ہذا۔ مثلاً میزان سے تین عدد حاصل ہوئے س لیے "جلش" سے ایک حرف لینا ہے۔ اب اگر رلیخ کا خانہ اول ہے تو پہلا حرف "جیم" لیں گے۔ اگر دوسرا خانہ ہو تو دوسرا حرف "لام" لیں گے۔ فرض کہ اسی طرح



بہت سے قواعد وضع کیے ہیں۔ جو میرے نزدیک تکلفات ہے جسے زیادہ وقت نہیں رکھتے۔ کیونکہ ”زبان“ جس میں جواب برآمد ہوتا ہے وہ ان قواعد سے آزاد ہے۔ اس لیے انتخاب حرف بھی آزادانہ ہونے چاہئیں۔ یہ بہر حال میری ذاتی رائے ہے اور میں نے اس میں ہمیشہ آسانی محسوس کی ہے۔ لیکن جب قوانین پر عمل کر کے مستحصلہ لینے کی کوشش کی ہمیشہ مشکل پیش آئی۔ یاد رہے قوانین کی اپنی وقت مسلم ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ آپ میری رائے سے اتفاق کریں اور اس کے پابند ہوں۔ آپ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ جس طرح آپ کو سہولت اور کامیابی ملے۔ اسی طریق پر عمل کریں اور کامیابی حاصل کریں اور مثالیں پیش خدمت ہیں۔

سوال نمبر 10: یا طیم! یا ہا فرید منج شکر کا حراز کس مہر میں ہے؟

سوال کے کل اعداد	=	1952
تعداد حروف	=	35
تعداد نقاط	=	22
مجموعہ	=	2013
حروف	=	دی ب غ
ملفوظ کیا	=	دال ی اب ا غ ی ن
تعداد حروف	=	10 حرف = ی
تعداد نقاط	=	8 حرف = ز

	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
اساس	د	ا	ل	ی	ا	ب	ا	غ	ی	ن	ی	ز
نظیرہ	س	س	ض	خ	س	ع	س	ن	خ	غ	خ	ش
موضوعہ	ش	س	خ	س	غ	ض	خ	خ	ن	س	س	ع
عدد مستحصلہ	4	2	1	8	1	4	2	6	2	6	6	1
حرف مستحصلہ	ز	ر	ق	ح	غ	ع	ک	س	ب	س	د	غ
خود نظیرہ	ش	ر	ت	ن	ب	ک	ا	ب	س	د	ن	
جواب	مہر	تین	پاک	(پاکتین)	سنو							

تشریح:

حرف اول ش = اعداد 3 + کسر 3 + ایک ربعات = 7 حرف ز  
حرف دوم ص = اعداد 8 دو گنا کیا 16 + قانون 3 + کسر 3 + خانہ 2 = 22، دہائی سا قہ کیا 2 سے ر  
حرف سوم خ = عدد 2 دو گنا کیا 4 + قانون 3 + کسر صفر 3 + خانہ 3 = 10، ایک لیا حرف ق  
حرف چہارم س = تنزل 3 + 3 عدد قانون 9 + کسر 1 + بجا 1 + تکرار جنس 2 = 18 دہائی سا قہ حرف ح  
حرف پنجم غ = ترقی 2 گنا کیا 4 + 3 قانون 3 + کسر 8 + عدد خانہ 5 + عدد در بجا 1 = 21 حرف غ  
حرف ششم ض = ترقی 6 گنا کیا 12 + 3 کسر 4 + عدد در بجا 2 + عدد خانہ 3 = 24 حرف ع  
حرف ہفتم خ = ترقی 2 گنا کیا 4 + 3 کسر 6 + عدد خانہ 4 + عدد در بجا 2 = 22 حرف ک  
حرف ہفتم غ = ترقی 2 گنا کیا 4 + 3 کسر 5 + عدد خانہ 4 + عدد = 16 حرف س  
حرف نہم ن = ترقی 4 + کسر 3 + خانہ 9 = 20 حرف ب  
حرف دہم س = تنزل 3 + کسر 3 + ربع 3 + خانہ 2 + مستحصلہ گذشتہ 2 = 16 حرف س  
حرف یازدہم س = تنزل 3 + قانون 3 + کسر 2 + ربع 3 + خانہ 3 + مستحصلہ گذشتہ 2 = 16 حرف و  
حرف دوازدہم ع = ترقی 4 گنا کریں 8 + کسر 1 + قانون 3 + خانہ عدد ربع 3 + مستحصلہ 2 = 21 حرف غ  
آخری حرف جو ناطق ہو رہا ہے وہی لے لیں۔

طالبان جفر کے لیے ایک خوشخبری ہے کہ آپ لوگوں نے کسی جہار کے ہاتھ کا حل شدہ بدوح یلین کا مستحصلہ دیکھا ہوگا۔ مجھے بھی یہ مثال تقریباً 20 سال قبل ایک دستی کاپی سے ملی تھی۔ اس کے بعد کئی سال بعد ایک کتاب قلمی فوٹو سٹیٹ ملی۔ اس میں بھی یہی قاعدہ من و من تحریر تھا۔ لیکن کتاب کے مصنف نے اس قاعدہ کو اسی حالت میں بیاض کی زینت بنایا تھا اور ساتھ ایک نوٹ لکھا تھا کہ اس قاعدہ کا جمل کبیر فلول اور صاحب قاعدہ نے جو مدخل کبیر 2693 لیا ہے۔ یہ سراسر فلول ہے، معلوم نہیں صاحب قاعدہ نے یہ کس طرح اعداد حاصل کیے ہیں اور ہم بغرض سہولت 2693 کو ہی صحیح مانتے ہیں۔ پس اور آگے مستحصلہ حل کر دیا۔ میں نے جب اس قاعدہ کے سوال اور اعداد پر بہت غور کیا تو اللہ کے فضل سے سب الجھن سمجھ آ گئی اور اعداد بھی صاحب قاعدہ کے مطابق ہو گئے۔ اکثر جہار حضرات اس مستحصلہ کے حل کے لیے پریشان ہیں۔ میں نے کوشش کی ہے اور بیان کردہ قواعد کی توضیح کے لیے مستحصلہ مذکورہ کا حل پیش کر



رہا ہوں۔ مثال کچھ یوں ہے۔ (ہو سکتا ہے یہ قاعدہ میری پیدائش سے بھی پہلے مل ہوا ہو۔)  
سوال نمبر 2: یا امیر المومنین الکاج کترین عبدالکریم بانسب بنت اسلعل چکونہ خواہد بود؟

اعداد سوال: ۲۶۲۳

نوٹ: جو مثال مجھے لی تھی۔ یا حاصل شدہ یا ض میں تھی۔ اس میں سوال یوں تھا "یا امیر المومنین الکاج کترین عبدالکریم بانسب اسلعل چکونہ خواہد بود؟"

اس میں تمام سوال کے حروف = ۲۶۶۱

سوال میں حروف غیر کر کے اعداد = ۱۹

حروف غیر کر کے فقا = ۱۱

۲۶۸۳

مطل کبیر یہ تھا۔ لیکن جب قاعدہ مل گیا تو مدخل کبیر ۲۶۹۳ لیا۔ اس میں ہی الجمن تھی۔ میں نے جب غور کیا تو مجھے سوال میں کی نظر آئی۔ سوال میں ننب اسلعل میں لفظ بنت کی کی تھی۔ میں نے بنت لکھ کر پوری کر دی۔ اب میں نے جواہر حاصل کیے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ سوال کے تمام حروف کے اعداد = ۲۶۲۳

۲۔ سوال کے تمام حروف کی تعداد = ۶۱

میزان = ۲۶۸۳

یاد رہے اس سوال کے شروع میں "یا امیر المومنین" یا "یا طیم" وغیرہ اس قسم کے الفاظ محض حیرت کا اور اللہ تعالیٰ کو طیم وغیرہ جاننے سے استعانت کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس لیے ان کے اعداد شامل سوال نہیں کیے جاتے۔ البتہ شمار حروف و فقا میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ البتہ سابقہ جوار اپنے سوال میں امیر المومنین یا یا طیم کو سطر سوال کا حصہ سمجھے تھے اور سطر تعلیم میں بھی انہیں شامل کیا جاتا ہے۔

مجھے سوال کے شمار حروف میں یا امیر المومنین کے حروف شامل کیے جاتے ہیں۔ اب اس تمام سوال کو خالص کیا۔

سطر تعلیم سوال: ی ام رل ون ک ر ت ر ب د ر س ج د ر خ = ۱۸

اس سطر خالص کے فقا کی تعداد ۹ ہے۔ اس عدد کو اوپر میزان کے اعداد ۲۶۸۳ میں

جمع کیا تو ۲۶۸۳ + ۹ = ۲۶۹۳ ہوا۔ یہ اس قاعدہ میں الجمن تھی، جو کسی نے دور کرنے کی کوشش نہ کی اور قاعدہ بغیر مل کے سب کی بیاضوں کی زینت بنا رہا۔ اب میں اسے حل کر رہا ہوں۔ یہ صرف میرے اللہ کا کرم ہے۔ جو ایسے مشکل قواعد حل ہو گئے۔ باقی عمل ملاحظہ فرمائیں۔

مشکل قواعد حل ہو گئے۔ باقی عمل ملاحظہ فرمائیں۔

مدخل کبیر = ۲۶۹۳ حروف = ج ط س ر

مدخل وسیط = ۲۱۸ حروف = ح ی ک

مدخل صغیر = ۱۱ حروف = د و

مدخل اصغر = ۲ حروف = ب

ان کو ملوئی کیا: ج ی م ط اس ی ن راج ای اک اف ہا و ادب = ۲۳ حروف

تعداد حروف ملوئی = ۲۳ حروف = د ک

تعداد فقا = ۱۰ حروف = ی

اب اساس اس طرح بنی:

ج ی م ط اس ی ن راج ای اک اف ہا و ادب ادک ی

نوٹ: مدخل کے حروف لینے کا الگ طریقہ ہے۔

نمبر ۱: مدخل کبیر میں اکائیوں اور دہائیوں کو اکائیاں سمجھتے ہوئے ان کے حروف بتاؤ اور سینکڑوں کو دہائیاں سمجھتے ہوئے ان کے حروف بتاؤ اور ہزاروں کو سینکڑے سمجھ کر حروف بتائیں۔ جیسے:

اعداد مدخل کبیر: ۳ ۹ ۶ ۲ حروف: ۲۰۰ ۶۰ ۹۳ ج ط س ر

اکائیاں دہائیاں دہائیاں سینکڑہ ج ط س ر

نمبر ۲: مدخل وسیط میں اکائیوں کو اکائیاں سمجھتے ہوئے اور دہائیوں و سینکڑوں کو دہائیاں خیال کرتے ہوئے حروف بتاؤ۔ جیسے:

اعداد وسیط: ۸ ۲۱ = ۸ ۱۰ ۲۰ حروف: ۲۰ ۱۰ ۸

اکائیاں دہائیاں ح ی ک

نمبر ۳: مدخل صغیر کا عدد اگر ۹ سے زیادہ ہو تو اس کے ۲ حروف بتاؤ اور ایسے حروف کو جو



باقی تینوں مدخل میں سے نہ ہوں اور ان دونوں حروف کے اعداد کا مجموعہ عدد مدخل صغیر کے برابر ہو۔ اگر پہلی شرط پوری نہ ہو سکے تو اس کو نظر انداز کر دو۔

مدخل اصغر کا عدد اکائی کا ہوتا ہے۔ پس اسی کا اکائی کا حرف لے لیتے ہیں۔

مثلاً: مدخل صغیر کے اعداد = ۱۱ ان کے دو بنائے تو ۵+۶ حروف ۷۔ دہنے

مدخل اصغر کے اعداد ۱۲ اور حرف بنایا۔ یہاں تک سطر اساس کا مکمل بیان ختم ہوا۔

اب جب چاروں مدخل کے حروف حاصل ہو گئے تو ان کو ملفوظی کر کے ایک سطر

میں لکھیں گے۔ ان ملفوظی حروف کے حروف کی گنتی کریں گے۔ جتنے حروف ہوں گے یعنی جو

عدد حاصل ہوگا۔ اس کا حرف بنا کر ملفوظی حروف کے آگے لکھ دیں گے۔ اب دوبارہ سطر

ملفوظی کے تمام حروف میں سے وہ حروف شمار کریں گے جن کے اوپر یا نیچے نقاط ہوں گے۔

بعض قواعد میں حروف ناظرہ کہتے ہیں۔ اس سے بھی مراد یہی ہے کہ وہ حروف جو نقطے والے

ہیں۔ اب نقاط والے حروف کی گنتی کی تو ان کی تعداد ۱۰ ہوئی۔ اس کا حرف بنایا۔ اسے بھی

حروف ملفوظی کے آخر میں لکھ دیا۔ اس طرح یہ سطر مکمل ہو گئی۔

یہاں ایک بات کا دھیان ہوگا کہ حروف ملفوظی کرنے کے بعد جب ان کی تعداد گنتی

کر کے اور نقاط والے حروف کی گنتی کر کے حاصل شدہ اعداد سے حروف بنائیں گے۔ انہیں

بغیر ملفوظی کیے پہلے ملفوظی حروف کے ساتھ شامل کریں گے۔ یہ قاعدہ بدوح یلین کا اصول ہے۔

اس طرح آپ کے پاس اس قاعدہ کی روح یعنی سطر اساس قائم ہوگی۔ اس قاعدہ کا تمام دارو

مدار سطر اساس پر ہی ہے۔ اگر سطر اساس میں کوتاہی ہو گئی یا کوئی کمی رہ گئی تو تمام سوال کا حل

ناقص ہو جائے گا اور جواب کبھی بھی سوال کے مطابق نہ ملے گا۔ بدوح یلین کے مختلف طریقے

ہیں اور ہر قاعدہ کے مدخل اور بعد حاصل کرنے کا طریقہ اور سطر اساس قائم کرنے کا طریقہ

الگ ہے۔ اس قاعدہ میں سوال کو تقطیع کر کے ان حروف میں سے صرف نقاط والے حروف کی

گنتی کی ہے۔ حالانکہ یہ سوال میں سے بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال میرا مقصد آپ کو اس قاعدہ کی

تمام باتیں سے آگاہ کرنا ہے۔ سو کوشش پوری پوری کر رہا ہوں۔ اب قاعدہ حل کر رہا

ہوں۔ مثال ہذا جو مجھے دو حکم سے دستیاب ہے۔ اس میں قاعدہ کو صرف سات سطروں میں حل

کیا ہے۔ یعنی سطر اساس ۱، اعداد کسر ۲، صدر سو خر ۳، سطر نظیرہ ۴، اعداد مستصلہ ۵، حروف

مستصلہ ۶ اور نظیرہ ۷، اور جواب لیکن میں اس کا مکمل حل پیش کر رہا ہوں۔

۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
ی	ا	ح	ا	ر	ن	ی	س	ا	ط	م	ی	ج	اساس
خ	س	ت	س	د	خ	خ	ا	س	ث	ظ	خ	ف	نظیرہ
س	ا	ر	س	خ	ث	س	ظ	ص	خ	ذ	ف	خ	تکبیر
۳	۲	۴	۳	۴	۴	۳	۶	۸	۲	۵	۴	۲	اعداد حروف
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	عدد قانون
۲	۲	۲	۱	۱	۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	عشرات
۴	۳	۳	۳	۳	۲	۲	۲	۲	۴	۳	۲	۱	ربعات
-	۳	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	عدد مستصلہ
۱	۱	۵	-	۳	۵	۴	۳	۳	۲	۲	۱		تکرار جنسی
۳	۱	-	۲	۱	۱	-	-	-	-	-	-	-	تکرار حرفی
۶	۶	۷	۱	۶	۳	۸	۱	۶	۱	۵	۶	۳	میزان
س	د	ع	خ	خ	ث	ح	ا	ج	خ	ھ	د	ج	مستصلہ
ا	ر	ب	ن	ی	ز	ت	س	ی	ن	ق	ر	ف	جواب
را	نصب	نیت	فرق										

۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴
ی	ک	د	ا	ب	و	ا	و	ا	ھ	ف	ا	ک	اساس
خ	س	ذ	س	ج	ر	س	ر	س	ق	ج	س	ذ	نظیرہ
س	خ	ز	س	خ	ث	س	ج	س	ق	ذ	س	خ	تکبیر
۳	۲	۵	۳	۳	۸	۶	۳	۲	۸	۳	۲	۴	اعداد حروف
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	عدد قانون
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۲	۲	۲	۲	۲	۲	عشرات



۴	۴	۴	۶	۶	۶	۶	۵	۵	۵	۵	۴	۴	۴	ربعات
-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	عدد متصلہ
-	-	-	-	-	-	-	-	۳	-	-	-	۱	۱	تکرار جہتی
-	۲	۲	۱	۱	-	-	۵	۱	۱	۳	۱	۲	۳	تکرار حرفی
۶	۴	۴	۶	۶	۴	۸	۶	۳	۹	۵	۲	۶	۹	میزان
د	ع	ذ	س	س	ع	ض	س	ت	م	ھ	ب	د	م	مستقلہ
ر	ب	ک	ا	ا	ب	ل	ا	ح	د	ق	ع	ر	د	جواب
اکبر			با			حال			عقد			در		

تشریح:

پہلا حرف رخ ترقی کا ہے اس میں عدد قانون جمع کیا پھر حشرات کا عدد جمع کیا مجموعہ میں ایک ر بعد جمع کیا۔ میزان ۱۳ ہوا۔ دہائی ساقہ کی اور عدد مستقلہ ۳ ہوا۔ حرف اس کا جمع ہوا۔ اسی طرح تمام قاعدہ حل کیا گیا ہے۔

نوٹ: یاد رہے جو اس کی مثال صاحب قاعدہ نے حل کی ہے۔ اس کے مکمل حل میں اور میرے حل میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ آپ غور کریں انشاء اللہ میری اس کاوش کو سمجھ جائیں گے۔

ملاوہ ازیں میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ قاعدہ بدوح لین کا اصلی قاعدہ ہے۔ ہر حرف کا استخراج کرنے کا طریقہ میں نے نہیں لکھا۔ آپ ترقی ترفیع کے قوانین کو ذہن میں رکھیں تو سمجھ جائیں گے اور آپ جس زبان میں سوال کریں گے، اسی زبان میں جواب ملے گا۔ چاہے وہ اردو میں ہو، فارسی میں ہو، عربی میں ہو۔ ہاں اس زبان پر عبور حاصل ہونا چاہیے۔ تب جا کر آپ کامیاب ہوں گے۔ انشاء اللہ



## مستقلہ التفسیر القطب

قارئین محترم! ابجد قطب کے بارے میں تو آپ نے سنا ہوگا۔

ابجد قطب:

س	د	ا	ل	ع	ظ	ی	م	خ	ق	ح	ز	ت	ف
م	ن	ذ	غ	ر	ب	ش	ک	ض	ط	ھ	ج	د	ث

ابجد قطب کا ماخذ مندرجہ ذیل عربی شعر ہے۔ جس کے کمر حروف حذف کرنے پر یہ

ابجد برآمد ہوتی ہے۔

سَوَالٌ عَظِيمٌ الْخَلْقِي حُدُثَ لَعْنُ اِذَا

عَوَالِبُ خَلْقٍ ضَبَطَةُ الْبَحْدُ مَقْلَا

کہا جاتا ہے کہ عرب کے مشہر مالک بن وہب نے اس شعر میں اوضاع لکلی کے اعتبار سے تمام حروف کو یک جا جمع کر کے بصورت شعر منظم و مرتب کیا ہے۔ اس شعر کو منی سے کوئی تعلق نہیں اس کی تعلیم کا مقصد صرف حروف کو ایک جگہ پر قائم کرنا، یا سوال سے اسی شعر کے ہم وزن جواب حاصل ہوتا ہے۔ حضرت شیخ عی الدین ابن عربی نے بھی رسائل ابن عربی میں اس دائرہ سے استخراج کا اصول بیان فرمایا ہے۔ کتاب شمس المعارف میں حضرت امام العباس بن علی یوفی نے بھی اس دائرہ سے استخراج کے دو اصول مرموز طور پر بیان فرمائے ہیں۔ اس کتاب میں ان قواعد پر تو روشنی نہیں ڈالوں گا۔ صرف اس ابجد کی افادیت ظاہر کرنے کے لیے تھوڑا سا تعارف ضرور کرواؤں گا۔ شمس المعارف میں آپ فرماتے ہیں کہ حروف قطب ۴۳ ہیں۔ جن کا مجموعہ مندرجہ بالا شعر میں ہے۔ پہلے حروف قطب بلا کی پیشی لکھو۔ پھر ان میں اضافہ کرو۔ پھر سوال سائل میں سے ۴۳ حروف بغیر کسی کی پیشی کے پہلے



حرفوں میں ملا کر ایک جدول صحیح بناؤ جس سے زمانہ معلوم ہو سکے۔ ہر قسم کے حروف تاروی آبی وغیرہ الگ کر داور ہر حرف کو اس کے اسقاط کے ساتھ پھر ترتیب کے موافق حروف کو ترکیب دو اور کتر عدد کو دیکھتے ہوئے قانون کو پیش نظر حروف اخذ کرو، انشاء اللہ جواب صحیح ہوگا۔

اوپر بالا شعر کو اگر بسط کر کے لکھیں تو ۴۴ حروف بننے ہیں لیکن اگر آپ شعر کو انہی حروف میں بسط کریں تو ۴۰ حروف بنیں گے لیکن اس میں ۴۴ حروف ہونا ضروری ہیں۔ چنانچہ علماء نے جیسا کہ امام یونی علیہ رحمۃ نے فرمایا ہے کہ چاروں کا اضافہ کر لیں یہ چاروں کہاں اضافہ ہوں گے، وہ عمل کو دیکھیں۔

س وال ن غ ط ی م ال خ ل ق ح ز ت ف م ن ا ذ ان  
غ را ی ب ش ک ض ب ط ح ال ج د م ث ل ان

دو بارہ لوٹ کر لیں۔ جہاں بھی مستحکم ابجد قلب سے مل ہوگا۔ اس کا سوال ۴۴ حروف لازمی مشتمل ہوگا۔ میں نے انٹرنیٹ سے اعلیٰ حضرت رضائیلوی کا قاعدہ جفر لیا تھا۔ اس کی اساس کے بھی ۴۴ حروف تھے لیکن بد قسمتی سے جو قاعدہ حاصل ہوا اس میں دو صفحات کم تھے جو مل نہ ہو سکا۔ اگر وہ کہیں سے مل گئے تو وہ قاعدہ پورا درست ہے، ان صفحات کی تلاش ہے۔

یہ تشریح لکھنے کا مقصد یہ ہے۔ شمس المعارف میں بھی دو قواعد اسی ابجد کے دیے گئے ہیں جہاں ہر حرف کا الگ الگ قلب لکھا ہے۔ کافی مشکل قواعد ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی قواعد ہیں۔ لیکن اس کتاب میں جو قاعدہ شامل کر رہا ہوں، وہ آسان بھی ہے، اتنا آسان بھی نہیں۔ محنت مشقت، دماغ شوزی، مستقل حراستی اس قاعدہ کے اہم ستون ہیں۔ ان میں سے ایک ستون بھی کمزور ہوا تو قاعدہ کا حل مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ قاعدہ نکیر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ لیکن جب کوئی محنت کرتا ہے تو اسے پھل بھی ملتا ہے، میں نے اس سے ایک مریض کے بارے سوال حل کیا۔ جیسے یون کینسر ہے۔ میرا ملنے والا ہے۔ اس بیماری کا علاج صرف پاکستان میں تین جگہ راولپنڈی CMH، جناح ہسپتال لاہور اور آغا خان کراچی میں ہوتا ہے۔ اس مرض کے پھیلنے کا پتہ ہی نہیں چلتا اور بے حد مہنگا علاج ہے۔ اس کے علاوہ 75% دوران علاج ہی مریض ختم ہو جاتے ہیں۔ صرف 1/4 میں زندگی بچنے کی امید

ہوتی ہے۔ یہ مریض بھی کل یعنی 23 فروری 2009ء کو راولپنڈی جا رہا ہے۔ دعا کریں کہ مولا کریم اسے شفا دے لیکن علم جفر نے شفا سے ناامیدی ظاہر کی ہے۔ اب قانون مستحکم لکھ رہا ہوں۔ خوب غور و تدبیر کریں، امید ہے منزل تک پہنچ جائیں گے۔

### قانون مستحکم:

- 1- اس طرح سوال کی بندش کرو کہ کل حروف ۴۴ ہیں۔ یہ مشق سے آ جاتا ہے۔ شروع شروع میں مشکل پیش آتی ہے۔ اگر بالفرض کچھ حروف زیادہ ہوں تو آخر سے حروف چھوڑ دو۔ پہلے ۱۱x۴ کی ایک چوالیس خالوں کی جدول بنالیں اور اس میں سوال کو الگ الگ حروف میں لکھ کر پر کر لیں۔
- 2- دوبارہ پھر ۱۱x۴ کی دوسری جدول بنائیں اور اس میں ابجد قلب کے چوالیس حروف اسی طرح ہی لکھیں جس طرح میں نے حل سوال میں لکھا ہے۔ اس میں اردو میں سوال حل کرنے کی بسط حرفی اسی طرح ہوگی۔ یہ جدول قلب کہلائے گی۔ پہلی جدول سوال ہوگی۔
- 3- تیسری جدول مندرجہ ذیل قانون و ترتیب اور تقویم سے پر کرو۔ یہ تیسری جدول طالع یا تقویم کہلائے گی۔

- (ا) انگریزی ماہ کے نام کے حروف خلا جنوری: ج ن وری
- (ب) انگریزی ماہ کی تاریخ کے حروف خلا ۲۳ = ج و ب ی س
- (ج) دن کے نام کے حروف جس دن سوال حل کیا جا رہا ہے۔
- (د) قمری ماہ کے نام کے حروف
- (ه) قمری ماہ کی تاریخ کے حروف
- (و) لفظ سمت کی حروف
- (ز) لفظ صیوی کے حروف

- (ح) سمت صیوی جو ہوا اس کے ابجد قمری سے حروف بنا کر لکھو، خلا ۲۰۰۹ = ط ب غ
- (ط) قمر اس وقت جس برج میں ہوا اس برج کے حروف لکھیں۔ یعنی اس طرح قمر



در (برج کا نام) یہ تیسری جدول تقویم ہوگی۔

4- اب ایک جدول  $11 \times 12 = 132$  خانوں کی بناؤ۔ اس جدول کو جدول اخراج کہا جاتا ہے۔ اسے پر کرنے کا طریقہ اس طرح ہے کہ جدول اول یعنی جدول سوال کا پہلا حرف + جدول ابجد قطب کا پہلا حرف + جدول تقویم کا پہلا حرف لے کر جدول اخراج میں لکھیں۔ پھر جدول سوال کا دوسرا حرف + جدول ابجد قطب کا دوسرا حرف + جدول تقویم کا دوسرا حرف اٹھا۔ اگلے تین خانوں میں جدول اخراج میں لکھیں۔ اس طرح حسب ترتیب تمام حروف باری باری اٹھا کر تمام جدول اخراج کو مکمل کر لیں۔

5- اب اس جدول اخراج کے تمام 132 حروف کی چار دفعہ عکس سر مصدر موخر کریں۔ یعنی چار دفعہ 132-132 خانوں کی جدول اول بنائی جائیں گی اور ان کی عکس سر مصدر موخر کرنا ہوگی۔ اب 132 حروف ایک سطر میں تو لکھنا کافی دشوار ہے تو آپ یوں کریں جدول اخراج کا آخری خانہ کا حرف اٹھا کر اگلی 132 خانوں کی جدول کے پہلے خانے میں لکھیں اور جدول اخراج کا پہلا حرف اٹھا کر نئی جدول کے دوسرے خانہ میں لکھیں۔ اب دوبارہ جدول اخراج آخری خانے کے ساتھ والے خانہ کا حرف اٹھا کر نئی جدول کے 3 نمبر 3 میں لکھیں اور جدول اخراج کے خانہ نمبر 3 کا حرف نئی جدول کے خانہ نمبر 4 میں لکھیں۔ اسی طرح تمام جدول کے اخراج کے حروف کو موخر مصدر کر کے ان کی نشست تبدیل کر دیں۔ یہ ایک مقلد کا عمل ہو گیا۔ اسی طرح تمام عمل کرنا ہے۔ چھوٹی سی مثال پیش ہے۔

جدول عکس		
ط	ل	ح
ب	ز	ج
د	د	ھ

جدول اخراج		
ل	ب	ج
د	ھ	د
ز	ح	ط

عکس سر مصدر اول سے عکس سر مصدر دوم عکس سر مصدر دوم سے سوم اور سوم سے

چہارم کی جدول تیار کر لو۔

6- یہ چوتھی عکس سر مصدر موخر سے سطر مستقلہ کے 33 حروف اس طرح اٹھائے جاتے ہیں کہ پہلے جدول سے 9 کی طرح سے حروف کی گنتی کر کے حروف مستقلہ اٹھا لیں گے۔ اس کے بعد 12 کی طرح سے گنتی کریں گے۔ جو حروف حاصل ہوں گے وہ لکھ لیں گے۔ آخر میں 15 کی طرح ہوگی۔ یہ کل استخراج شدہ حروف کی تعداد 33 ہوگی۔ 9 کی طرح سے 14 حروف حاصل ہوں گے۔ 12 کی طرح سے 11 حروف اور 15 کی طرح سے 8 حروف حاصل ہوں گے، کل 33 ہوں گے۔ اب ایک سطر میں لکھیں گے پہلے 9 کی طرح سے حاصل شدہ حروف پھر 12 کی طرح سے حاصلہ حروف آخر میں 9 کی طرح سے استخراج شدہ حروف لکھیں گے۔

7- ان حاصل شدہ حروف کی ایک سطر بچھائیں گے، یہ سطر اساس ہوگی۔ اس سطر اساس کو تین بار موخر مصدر کریں گے۔ چوتھی سطر میں اپنے سوال کا جواب تلاش کریں گے۔ اللہ کی رحمت سے آپ کے سوال کا جواب اس سطر میں کھڑے کھڑے ہو کر ترتیب پکڑے گا، اسی کو جفر کہتے ہیں۔ ابجد قطب سے جواب حاصل کرنا آسان نہیں ہے۔ اب اس قاعدہ کو امثال سے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ خوب غور و تدبر کریں۔

یہ سوال میں نے ایک مریض کے لیے حل کیا ہے۔ جسے ڈاکٹروں کا کینسر بتایا ہے۔ اس وقت سی ایم ایچ راولپنڈی میں زیر علاج ہے۔

سوال: یا شانی! کیا منظور احمد بن صابروہ کو مرض بلڈ کینسر سے شفا ہوگی؟

جدول سوال:

۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ن	م	ا	ی	ک	ی	ف	ا	ش	ا	ی
ا	م	ن	ب	د	م	ح	ا	ر	د	ظ
د	ل	ب	ض	ر	م	و	ک	ھ	ر	ب
ھ	ا	ف	ش	ی	س	ر	س	ن	ی	ک



## جدول ابجد قطب:

۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ل	ا	م	ی	ظ	ع	ن	ل	ا	و	س
ذ	ا	ن	ص	ف	ت	ز	ح	ق	ل	ج
ض	ن	ک	ش	ب	ی	ا	ر	غ	ن	ا
ا	ل	ث	م	د	ج	ل	ا	ھ	ط	ب

## جدول طالع:

- ۱۔ فردری = فردری = ۵
- ۲۔ چوبیس ۲۴ = چوبیس ۵
- ۳۔ منگل = منگل = ۴
- ۴۔ مفر = مفر = ۲
- ۵۔ ۲۸ = اتھائی ۶
- ۶۔ ست = ست = ۳
- ۷۔ بیوی = بیوی ۵
- ۸۔ ۲۰۰۹ = سن طالع ۵
- ۹۔ قمر درجہ = قمر درجہ ۸ = ۲۳۳ درجہ

## جدول تقویم:

۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
م	س	ی	ب	و	ج	ی	ر	و	ر	ف
ی	ا	ھ	ت	ا	ر	ف	م	ل	گ	ن
ن	س	ی	د	س	ی	ع	ت	م	س	س
ت	و	ح	ر	د	ر	م	ق	غ	غ	ط

اب جدول احتراج لکھنے کا طریقہ سمجھا رہا ہوں۔ پہلے بتا چکا ہوں کہ پہلے جدول سوال کا پہلا حرف پھر جدول قطب کا پہلا حرف اس کے بعد جدول تقویم کا پہلا حرف جدول احتراج میں لکھیں گے۔ پھر تینوں جداول سے دوسرا دوسرا حرف اٹھائیں گے۔ اسی طرح تمام جدول ۱۳۲ حروف کی مکمل ہو جائیں گی۔

## جدول احتراج:

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ر	ل	ا	و	ا	ش	ر	و	ا	ف	س	ی
ب	ی	ی	و	ظ	ک	ج	ع	ی	ی	ن	ف
ن	خ	ظ	م	ل	ن	س	ا	م	ی	م	ا
ف	ز	ح	ص	ح	ا	ل	ق	ر	گ	ل	و
ھ	ن	ن	ت	ص	ب	ا	ف	د	ر	ت	م
س	ن	ر	س	ا	ب	ی	ذ	ا	ا	ا	ص
ی	ی	م	ع	ا	و	ت	ر	ک	م	غ	ھ
س	ن	ل	ی	ک	ب	و	ش	ض	س	ب	ر
غ	ھ	ن	غ	ط	ی	ط	ب	ک	ن	ض	ذ
د	د	ی	ر	ج	س	م	ل	ر	ق	ا	س
ت	ا	ھ	و	ل	ا	ح	ث	ف	ر	م	ش

نوٹ: جدول احتراج جدول تکمیل کا کیا ہوگی، کیسے؟

## جدول تکمیل:

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ر	ا	و	ل	ا	و	ف	ھ	س	ا	ی	ت
ر	ش	ل	م	ا	ر	و	ف	ا	ث	ش	ح



د	ف	د	ن	ی	ی	ر	ی	ج	ع	س	ج
م	ک	ل	ظ	ر	و	ق	ی	ا	ی	س	ب
غ	ا	ھ	م	ن	ی	غ	م	ط	ا	ی	س
ط	ن	ب	ل	ک	م	ن	ظ	ض	خ	ڈ	ن
س	و	د	ن	ل	ل	گ	ی	ر	ک	ق	ب
و	ا	ش	ح	ض	ص	س	ح	ب	ز	ر	ف
ی	م	ی	ت	م	ر	ع	د	ا	ف	و	ا
ت	ب	ر	ص	ک	ت	م	ن	غ	ن	ھ	ھ
س	ص	ن	ا	ر	ا	س	ا	ا	ا	ذ	ب

جدول تکسیر دوم:

۱۳	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ی	ت	ب	ی	ذ	ا	ا	س	ا	ھ	س	ف
ا	و	ر	ا	ا	ل	ن	و	ص	ا	س	ر
ھ	ح	ھ	ش	ن	ث	غ	ا	ن	ف	م	و
ت	ر	ک	ا	ص	م	ر	ل	ب	ش	ت	ر
ا	د	و	ف	ف	د	ا	ن	د	ی	ع	ی
ر	ر	م	ی	ت	ج	ی	ع	م	س	ی	ج
ف	م	ر	ک	ز	ل	ب	ظ	ح	ر	س	و
س	ق	ض	ی	ح	ا	ش	ی	ا	س	و	ب
گ	غ	ل	ل	م	ل	ط	ن	ا	و	ی	س
ن	ط	د	ن	خ	ب	ض	ل	ظ	ک	ن	م

جدول تکسیر موخر صدر سوم:

۱۳	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
م	ی	ن	ت	ک	ب	ظ	ی	ل	ذ	ض	ا
ب	ا	خ	س	ن	ا	د	ھ	ط	س	ن	ف
س	ا	س	و	ی	ر	و	ا	ا	ا	ن	ل
ط	ن	ل	و	م	ص	ل	ا	غ	س	گ	ر
ی	ھ	ی	ح	ن	ھ	ر	ش	م	ن	ک	ث
ھ	غ	ق	ا	ا	ن	ب	ف	غ	م	ل	و
ب	ت	و	ر	س	ک	ا	ا	ی	ص	ش	م
ا	ر	ح	ل	ی	ب	ض	ش	ق	ت	ص	ر
و	ا	س	د	ر	و	ح	ف	ظ	ف	ب	د
ل	ا	ز	ن	ک	و	ر	ی	م	ع	ف	ی
ج	ر	ی	ر	س	م	م	ی	ع	ت	ی	ج

اب اس جدول تکسیر موخر صدر سے جدول تکسیر موخر صدر نمبر ۳ تیار ہوگی۔ وہ درج

ذیل ہے۔

جدول تکسیر موخر صدر چہارم:

۱۳	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ج	م	ی	ی	ت	ع	ن	ت	ی	ک	م	ب
م	ظ	س	ی	ر	ل	ی	ذ	ر	ض	ج	ا
ی	ب	ف	ا	ع	خ	م	س	ی	ن	ر	ا
د	ک	ھ	ن	ط	ز	س	ا	ن	ل	ف	







## قاعدة الحرفية

یہ قاعدہ بھی ایک عربی کتاب سے ماخذ ہے۔ یہ کتاب کسی زمانہ میں مصر میں شائع ہوئی تھی اور عربی زبان میں ہے۔ اس کتاب کا نام سرالاسرار فی علم الاخبار ہے۔ یہ تصنیف مصر کے مشہور جہار جناب الشیخ عبدالفتاح الطوخی الفلکی کی ہے۔ ان صفحات سے کیونکہ عربی قواعد اور اردو میں ڈھال کر دیے جا رہے ہیں۔ یہ علم جفر سے شوق رکھنے والوں کے لیے ایک گرانقدر تحفہ ہے۔ جو اس سے قبل کسی نے بھی سرانجام نہیں دیا۔ صرف اپنے ہاں کے رائج کردہ کتب شائع کر کے جفر کے ڈکے بجا دیے۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۱۳۳ پر یہ قاعدہ درج ہے اور مجھے یہ قاعدہ میرے علم جفر کے استاد حضرت ہاجر سلطان قادری الہامی مدظلہ تعالیٰ نے آج سے تقریباً ۱۵ سال قبل مل کر لیا تھا۔ آپ نے اس کی درست فہم کر کے مثال سے میرے ہاتھوں مل کر دیا تھا۔ پہلے یہ قاعدہ اس کتاب میں شامل نہ تھا۔ مکمل کتاب کی کچھ تک ہو گئی تو مجھے شاہ صاحب نے پروف ریڈنگ کے لیے بھیجی یہ مکمل کتاب صرف ۱۴۸ صفحات پر مشتمل تھی۔ جو کہ مجھے اچھی نہ لگی اور خیال آیا کہ یہ کتاب کم از کم ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہونی چاہیے۔ اس بات کا تذکرہ بذریعہ موبائل میں نے شاہ ذہبانی صاحب سے کیا وہ اس وقت راولپنڈی میں اپنے ماہانہ پروگرام کے تحت فلیش مین ہوٹل میں مقیم تھے۔ میں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے فوراً اس بات کو قبول کر لیا اور کہا کہ ضرور اس کتاب کے صفحات میں اضافہ کیا جائے۔ کتاب تو میں نے دوران سفر لاہور مکمل پروف ریڈنگ کر کے دے دی یہ صفحات ماہ ربیع الاول کے مبارک ایام میں لکھے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے پیارے حبیب پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت کے مبارک ایام میں میرے اس عمل کو شرف قبولیت عطا کرے۔ آمین

بعض لوگ اعتراض شروع کر دیتے ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس کی حیثیت

کے مطابق اور اس کی فطرت کے حساب سے کا کرنے کی توفیق دی ہوتی ہے۔ اس لیے کچھ تو اللہ کے نیک بندے ہر کام کے اچھے پہلو کو دیکھتے ہیں اور اگر بد قسمتی سے روشن پہلو کو دیکھ لیں تو اپنی فطرتی عادت کے مطابق اس روشن پہلو میں بھی کیڑے ہی کیڑے نظر آتے ہیں۔ کسی زمانہ میں میں نے ایک مضمون میں لکھ دیا کہ جفر کی مشہور زمانہ کتاب مباح الجہر جو اخلاط سے پر ہے اور بکل کی انتہائی بلند یوں پر ہے۔ میری تحقیق کے مطابق مصنف مباح الجہر نے جو کچھ لکھا وہ خود بھی جانتا تھا بلکہ اس نے بھی عربی اور دوسری کتابوں سے ترجمہ کر کے لکھا دیا اگر اس کو ثابت کرنا پڑے تو دلائل کے ساتھ ثابت کروں گا۔ اس کتاب کے قواعد کو آج تک کوئی حل نہ کر سکا۔ اس کتاب کے بارے میں لکھا کہ مباح الجہر کیا کوئی قرآنی صحیفہ ہے۔ جس پر ہر جہار کو ایمان لانا ضروری ہے۔ جس کو کوئی سمجھ ہی نہ سکا تو اس کا کیا فائدہ تو میری اس بات سے ایک بزرگ جہار جو ابھی حیات میں اللہ تعالیٰ ان کو عمر خضریٰ عطا فرمائے۔ بہت بھڑکے اور کہنے لگے کہ آج اس فقرہ سے مباح الجہر کے مصنف کی روح کتنی تڑپی ہوگی اور کتنی چیختی ہوگی۔ جو میں نے ان کے بارے میں یہ الفاظ لکھ دیے۔ حالانکہ میں یقین کامل کے ساتھ آج لکھ رہا ہوں۔ وہ بزرگ جہار بھی آج تک اسے حل نہ کر سکے۔ روح تو واقعی ایسے مصنفین کی تڑپتی ہے۔ کیونکہ علم تو وہ اپنے ساتھ قبروں میں لے گئے اور پیچھے صرف لوگوں کو گمراہ کر گئے۔ اللہ رحم کرے اور ان کی مشکلیں آسان فرمائے۔ آمین

استاد محترم نے مذکورہ کتاب کو سامنے رکھتے ہوئے کہا تھا کہ جو متن اس کتاب میں درج ہے اگر کوئی اسے سمجھ تو وہ مجھے بھی سمجھا دے۔ لیکن یہ بات ہی رہ گئی۔ میں اپنے استاد گرامی کا قاعدہ لکھ رہا ہوں، مکمل تفصیل کے ساتھ، صفحہ نمبر ۱۳۳ پر ان عربی الفاظ میں عبارت درج ہے۔

"تخذ السؤال و يكون عدد حروف الطالع و درجة و اليوم و الساعة

وليكن عدد حروف الطالع و القطب الوهمي ثم تاخذ حروفاً من السؤال و حروفاً من

الطالع و حروفاً من القطب و هكذا حتى يخرج سطرًا ممتازاً بعدد ( )

حروفاً من الآخر و حروفاً من الاول و هكذا و الانزال كذلك حتى يخرج السطر

لبل الزمام ثم القطع منه بحرف اليسرى بعدد و هكذا يخرج لك جواب



منقول۔ ورنہ بعض صوبہ نو خطہ من جہتہم ووضیع تحت ہر حرف بطور نہ  
بعض من تحت و صورت لاجواب تشنہ فہ تعلی۔

یہ چیز وہ خط جو اس قاعدہ کے تحت میں صرف کتب بذاتے تحریر کیے ہیں۔  
بہ اس قاعدہ سے پتہ نہ کہہ جا سکتا۔ آپ کی آسانی کے لیے اس قدر عبارت کا ترجمہ بھی  
درج فرمایا ہے۔

”سوال لکھیں جس کے حروف کی تعداد ۴۴ ہو۔ طالع اور درجات اس کے یوم و  
ساعت لکھے اس کے حروف کی تعداد بھی ۴۴ ہونی چاہیے۔ پھر قسب و محلی لکھیں۔

ان تینوں سطروں کو آپس میں اخراج کریں۔ حتیٰ کہ ۱۳۲ حروف سطر اخراج کے  
حاصل ہوں اور یہ دائرہ قسب ہے پھر حروف اخذ کرے کہ حروف اول آخر ہو جائے۔ ان کو  
یہاں تک حاصل کریں کہ سطر قبل الزام حاصل ہو جائے۔ پھر اس سطر سے حرف ہز کے  
مطابق کتنی کے حروف لے لیں۔ اسی میں تمہارا جواب ہے۔ چاہے تو اس طرح سے لے یا پھر  
حروف کو نظیرہ دے کر بعدہ من احصا حاصل کر کے جواب استخراج کریں۔“

یہ ہے اس عبارت عربی کا ترجمہ ہے۔ اس طرح تو مستصلہ حل کرنا بے حد مشکل ہے۔  
اب قاعدہ میں مثال سے حل کر رہا ہوں۔ اب اس کی مشکل اصطلاحات کی تشریح  
کروں گا تا کہ عربی عبارت کا مفہوم سمجھ سکیں۔ اب اس کی تشریح کر کے قاعدہ سمجھا رہا ہوں۔

سب سے پہلے سوال کو اس انداز سے لکھیں کہ تعداد حروف سوال ۴۴ ہو جائے۔ نہ  
کم ہوں اور نہ زیادہ۔ یہ بات بڑی مشق سے آجاتی ہے۔ مشکل ضرور ہے ناممکن نہیں ہے۔  
مختصر یہ ہے کہ سوال کے الفاظ کو تبدیل کر کے عبارت کو بدل کر ایسی بنالیں کہ حروف سوال  
۴۴ ہی حاصل ہوں۔ بعض ماہرین کہتے ہیں کہ سوال کے اگر چوالیس حروف سے زائد حروف  
ہو جائیں تو ان کو چھوڑ دیں۔ لیکن اس طرح میرے خیال کے مطابق متعدد واضح نہیں ہوتا۔  
بہر حال کوشش کرنے سے یہ الجھن دور ہو جاتی ہے۔ اب طالع وقت اور درجات وغیرہ  
لکھیں ان کے حروف بھی ۴۴ ہوں۔ یوم کو عربی میں لکھیں۔ اس طرح جیسے (یوم الاحد)  
حروف کی کمی بیشی اس طرح پوری کی جا سکتی ہے۔ مثلاً (ال طال ع ال س رط ان) وغیرہ۔  
اگر اس طریقے سے حروف ۴۴ سے زائد ہو جائیں تو پھر یہ طریقہ استعمال کریں۔ (ال طال

ع ال س رط ان) اس طرح دو حروف کم ہو گئے۔ اس طرح کی بیشی پوری ہو سکتی ہے۔ اب  
دائرہ قسب و محلی سے مراد دائرہ قسب کا شعر ہے۔ جس کی جھلیں اربعہ قسب بن گئی ہیں۔ اس کا  
ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ دوبارہ تحریر ہے تاکہ کسی قسم کا شبہ نہ رہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

سوالی عظیم الخلق حوت فہن اذا  
عمر الب شلت ضبطہ الجحد مغل

اس میں (سوال) کو (س وال ن) لکھا (اذا) کو (اوان) اور لفظ (ش ک) کو  
(ش ک ن) کرنے سے چوالیس حروف قسب و محلی پورے ہو جاتے ہیں۔ ان تینوں سطروں کو  
اخراج دیں۔ اس اخراجی حروف کو دائرہ قسب کہتے ہیں۔ اس دائرہ قسب کا پہلا حرف  
چھوڑ کر دوسرا لکھ لیں۔ پھر تیسرا چھوڑ کر چوتھا حرف لکھ لیں۔ اسی طرح آخر تک ایک ایک  
حرف چھوڑ کر لکھتے جائیں، یہی سطر قبل زام ہوگی۔ اگر اتنی تحریر لکھنے کے باوجود کوئی الجھن ہو  
تو میری حل کردہ مثال کو غور سے دیکھیں، بات سمجھ آ جائے گی۔ یہ قاعدہ بہت آسان ہے۔

### استخراج حروف البز:

اپنے سوال کو یعنی تمام حروف کو چاروں عناصر میں تقسیم کر کے حروف عناصر الگ  
الگ کر لیں۔ اس کے بعد ہر عنصر کے حروف جمع کر کے اعداد حاصل کریں۔ حروف آتش کے  
اعداد کو 9 پر تقسیم کریں، جو باقی بچیں اسے الگ قائم کریں۔ پھر ہادی حروف کو 12 پر تقسیم  
کریں، جو باقی بچے اسے الگ محفوظ کر لیں۔ حروف آبی کے مجموعہ اعداد کو 15 پر تقسیم کر کے  
باقی بچنے والے اعداد کو الگ لکھ لیں۔ آخر میں خاک حروف کے اعداد کو 16 پر تقسیم کر کے باقی  
جو بچے اسے بھی الگ لکھ لیں۔ اب ان چاروں بواقی کے اعداد کو جمع کریں اور مجموعہ کو سات  
پر تقسیم کریں۔ اب جس عنصر کے اعداد سوال میں زیادہ ہوں۔ اسی عنصر میں اسی عدد کے  
مطابق کوئی حرف لے لیں۔ مثلاً اگر پانچ باقی بچا ہے اور عنصر باد غالب ہے تو حروف (ب دو  
ح ی ل ن) میں سے پانچواں حرف ی حرف ہز ہے۔ اس کا عدد دہر ہز کہلائے گا۔ اب  
اس قاعدہ کو عربی میں حل کر رہا ہوں۔ دوسری مثال اردو میں حل کی جائے گی۔

مثلاً سوال ہے۔



سوال: گنہت حال حیاتی فی مستقبل العمر وما العاقبة يوم القيامة؟

اس کے حروف چوالیس ہیں۔ مثلاً

ک ی ف ح ال ح ی ا ت ی ف ی م س ت ق ب ل ال ع م ر و م ا ل ع ا ق

ب ہ ی و م ا ل ق ی ا م ہ = ۳۳ حروف

اب ان حروف سز حاصل کرنے کے لیے حاصر میں تقسیم کریں گے۔ مثلاً

آتش: ف ا ف م ا م م ا ا م ا م ہ = اعداد ۳۷۸ ÷ ۹ = باقی ۹

خاک: ی ی ت ی ی ت ب ب ی و ی = اعداد ۸۷۶ ÷ ۱۶ = باقی ۱۲

باد: ک س ق ق ق ق = اعداد ۳۸۰ - ۱۲ = باقی ۸

آب: ح ل ح ل ل ع ر ل ع ل = اعداد ۵۰۶ = ۱۵ = باقی ۱۱

مجموعہ = ۷ + ۳۰ = ۵

اب خاک کے اعداد زیادہ ہیں۔ حروف خاکی میں سے ساتواں حرف ض بمطابق

قانون حرف یعنی ۷ بجائے ہوا۔ یاد رہے حروف سز معلوم کرتے وقت اس بات کا خیال

رکھیں کہ اگر سوال عربی میں ہو تو اردو حاصر کی ترتیب مندرجہ بالا ہوگی اور اگر ہمارے ہاں

اردو میں یا کسی اور زبان میں سوال مل ہوگا تو حاصر کی ترتیب وہ ہوگی جو ہمارے ہاں مروج

ہے۔

آتش باد آب خاک

اردو میں سوالات مل کرتے وقت حرف سز اس طریقے سے نکالیں گے۔

اس سوال کا حرف سز ض ہے اور اس کا عدد مراتب ۲۶ ہے۔ اس وقت طالع

حوت تھا اور اس کا ساتواں درجہ تھا۔ اس وقت ساعت مشتری اور دن بدھ تھا۔ ان تمام فلکی

معلومات کو اس انداز سے لکھیں گے کہ حروف سوال کی تعداد کے مطابق ۳۳ حروف ہو

جائیں۔ آپ اردو میں بھی لکھ سکتے ہیں۔ لیکن عربی مثال میں عربی ہی ہوگا۔ اب ان کو ترتیب

سے لکھا تاکہ ۳۳ حروف ہو جائیں تو یوں لکھیں۔

(طال ع ال وقت ح و ت س ب ع درج ات رب ال س ا ع ال م ش ت

ری ی و م ا ل ا ر ب ع) = کل ۳۳ حروف

۱۔ سوال:

ک ی ف ح ال ح ی ا ت ی ف ی م س ت ق ب ل ال ع م ر و م ا ل ع ا ق

ب ہ ی و م ا ل ق ی ا م ہ = کل ۳۳ حروف

۲۔ الطالع:

طال ع ال وقت ح و ت س ب ع درج ات رب ال س ا ع ال م ش ت ر

ی ی و م ا ل ا ر ب ع = کل ۳۳ حروف

۳۔ القطب و محی:

س و ا ل ن ع ط ی م ا ل خ ل ق ح ز ت ف م ن ا ذ ان غ ر ا ی ب ش ک ن

ض ب ط ط ا ل ج و م ث ل ا = کل ۳۳ حروف

۴۔ سطر المزج یا دائرة قلب:

ک ط ی ا و ف ل ا ح ع ل ا ن ل ل ع ح و ط ی ق ی ا ت م ت ح ای و ل

ف ت غ ی س ل م ب ق س ع ح ت و ز ق ر ت ب ج ف ل ا م ا ت ن ل ر ا ع ب ذ م ا

ا ر ل ن و س غ م ا ر ا ع ا ا ہ ی ل ا ب ع ل ش ا م ک ق ش ن ب ت ض ہ ر ب ی ی ط و ی

ہ م و ا م ل ل ا ج ق ل د ی ا م ا ر ث م ب ل ہ ع ا۔

۵۔ السطر قبل الزمام:

ط ی و ل ح ل ال ع و ی ی ت ت ا و ف غ س م ق ع ت ز ر ب ف ا ن ر ع ذ

ا ر ن س م ر ع ای ا ع ش م ق ن ت ہ ب ی و ہ و ا ل ا ق د ا ا ث ب ہ ا ع ل م ر م ی ل ج

ل م ا م ی ط ی ر ض ب ش ک ا ل ب ل ہ ا ا غ و ل ا م ب ا ل ت م ل ج ت ق و ح س

ب ل ی ت ل ی ح م ا ق ط ح ل ن ا ع ا ف ا س ک۔

اب چونکہ ہمارا حرف السز ض ہے اور ابجد قمری میں اس کا مرتبہ ۲۶ واں ہے۔ تو

سطر قبل الزمام سے ۲۶۔ ۲۶ حروف کی گنتی کر کے یا طرح دے کر حروف اٹھاتے جائیں گے۔

یہ طرح بار بار دیں گے تاکہ پورے حروف بمطابق تعداد ابجد قطب ہو جائیں۔ یہ حروف جو



حاصل ہوں گے ان کا حرف مستعملہ کا ترفع دائرہ احصی سے استخراج کرتا ہے۔ اسے بعد  
من احصی کہا جاتا ہے۔ مثلاً ہمارا حرف ا ہے اس کا ترفع خ، س کا ترفع ت اور ت کا الف ہو  
گا۔ اسی طرح تمام استخراج شدہ حروف کا ترفع لیتا ہے۔ دائرہ احصی درج ذیل ہے۔

**دائرہ احست:**

۴	۳	۲	۱	
ت	س	ح	ا	۱
ث	ع	ط	ب	۲
خ	ف	ی	ج	۳
ذ	ص	ک	د	۴
ض	ق	ل	ه	۵
ظ	ر	م	و	۶
غ	ش	ن	ز	۷

جب ۲۶-۲۶ کی گنتی کرنے کے بعد حروف مستصلہ حاصل ہو جائیں تو ان کو دوسری سطر میں نظیر ابجد قمری دیں۔ ابجد قمری یہ ہے۔

اسی جہ سے وہ زحطی کی کم ن  
سعی سے قریب سے شغل و مضطر

تیسری سطر میں حروف مستصلہ کے دائرہ احصاء سے بعد ذمّن احصاء حروف لے لیں۔ اس طرح ہمارے پاس اوپر نیچے تین سطور ہوں گی ہیں۔ ان تینوں حروف میں سے ایک ایک حرف جو جواب پر مطلق ہو، الگ لکھ لیں، جواب ایک ہی ہوگا۔ کسی قسم کا ستم نہ ہوگا اور شاعر جواب ہوگا۔ ایک بہترین عبارت یا فقرہ جواب کا بن جائے گا۔ بعض اوقات بہترین شعر میں جواب آتا ہے اور بعض اوقات نثر یعنی فقرہ کی شکل میں جواب برآمد ہوتا ہے۔ اگر آپ کا اور اک کام کر رہا ہے تو تین حروف میں سے ایک حرف بطور جوابی مستصلہ استخراج کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ خوب غور و فکر سے حروف مستصلہ بطور جوابی حروف حاصل

کرتے جائیں، کیونکہ جواب ایک ہی ہوگا۔  
تمام عمل کیونکہ اوپر ہو گیا ہے۔ اس لیے جواب کا مرحلہ اب ہمارے زیرِ غور ہے۔  
اس کے لیے دوبارہ سوال لکھنے کی ضرورت نہ ہے۔

۱۳	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
ب	ج	ن	ع	ا	ل	م	ه	ز	ا	ص	م	ی	ب	المقطعه
ع	ه	غ	ب	س	ض	ظ	ق	ش	س	د	ظ	خ	ع	النظار
ط	ی	ش	ث	ح	ق	ر	ل	ن	ح	ذ	ر	ف	ط	بعد من است
ع	ف	ن	ب	ا	ض	ر	ه	ن	ا	د	ر	ی	ب	الناطق
بفتح				رضا			کنه			میرد			الجواب	

٢٣	٢٣	٢٢	٢١	٢٠	١٩	١٨	١٤	١٦	١٥	
و	ر	ع	خ	ل	ا	ی	م	م	ا	المستقله
ر	و	ب	ی	ض	س	خ	ظ	ظ	س	الظهار
م	ظ	ث	ج	ق	ح	ف	ر	ر	ح	بعد من احسن
م	ر	ب	ی	ق	ح	ف	ر	م	ا	الناطق
بحر				لحق			امر			الجواب

صرف ۲۴ حروف کا استخراج کیا گیا ہے۔ ابھی کتنی بہت باقی ہے۔ پورے ۱۳۲ حروف تک جواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اب انہی حروف کو بذریعہ الیقاع ناطق کرتے ہیں۔

ب	ی	م	ص	ا	ز	ه	م	ل	ا	ع	ن
ک	ق	ت	ظ	ی	ع	ن	ت	ث	ی	ذ	ث
ر	غ	د	ط	ق	ذ	ث	و	ج	ق	ز	ه
×	ا	×	×	غ	×	×	×	×	غ	×	×



الناطق	ک	ا	د	س	ا	ع	م	ل	ا	ذ	ه
الجواب	کاد	صاعه	ملاذه								
المستعمل	ج	ب	ا	م	م	ی	ا	ل	ج	ع	ر
الحروف	ل	ک	ی	ت	ت	ق	ی	ج	س	ذ	ب
الا	ش	ر	ق	د	د	غ	ق	ش	و	ز	ک
مستعمل	x	x	غ	x	x	ا	غ	x	x	x	x
الناطق	ل	ر	غ	م	م	ق	ا	ل	و	ع	ک
الجواب	لرغم	مغال	و	عکس							

مستعمل کی درجہ کی لیے یہ بات کافی ہے کہ دونوں طریقوں سے جو جواب برآمد ہوا ہے۔ اس کا مفہوم ایک ہی ہے۔ یہ تو عربی دان ہی سمجھ سکتے ہیں، مجھ جیسے عربی سے نااہل شخص کے لیے یہ بات مشکل ہے۔ لیکن قاعدہ سمجھانے کے لیے اب اردو زبان میں سوال حل کر رہا ہوں۔ اس کی اقامت کا علم اردو مثال کے جوابات سے ہوگا، جو حاضر ہے۔

مثال اردو:

یا عظیم اسر فراز احمد زاهد بن فلاں ترقی کے لیے کس اسم کا ورد کرے؟

۱۔ طالع الوقت دلو سبع درجات

۲۔ رب الساعۃ المستعری

۳۔ یوم الاربعہ

۱۔ سوال

س ر ف راذاح م دزادہ دب ن + ۷ حروف = ت ر ق ی ک ی ل ی ک س اس

م ک اور د ک ری = ۲۳ حروف

۲۔ الطالع:

طال ع ال وقت ت دل و س ب ع درج ات رب ال س ا ع ال م ش ت ری

ی و م ال ارب ع = ۲۳ حروف

۳۔ المقطب الوہبی:

س و ال ن ع ظی م ال خ ل ق ح ز ت ف م ن ا ذ ان غ رای ب ش ک ن

ض ب ط ح ال ج و م ث ل ا = ۲۳ حروف

الدائرة القلب:

س ط س را و ف ل ا ر ع ل ا ن ز ل ع ا و ط ح ق ی م ت م د و ا ز ل ل ا و ح س ل د ب ق

ب ع ح ن د ز س ر ت ی ج ف د ا م ا ت ن ر ر ا ب ذ ن ا ت ل ن ن س غ ق ا ر ی ع ا

ک ہ ی ی ا ب ل ل ش ی ک م ک ش ن س ت ض ا ر ب س ی ط م ی ہ ک و ا ا م ل و ا ج

ر ل و د ا م ک ر ت ر ب ل ی ع ا = ۱۳۲ حروف

السطر قبل الزمام:

ط ر و ل ر ل ا ز ع ع و ح ی ت د ا ل ا خ س و ق ع ن ز ر ر ف ا ن ر ا ذ ا ت ن س ق ر ع

ک ی ا ل ش م ک ن ت ا ب ی م ہ و ا ل ا ر د ا ک ث ب ی ا ر ع ل ر ر م د ل ج و م ا ک ی

ط س ر ض س ش ک ی ل ب ی ہ ا ی ا غ ر ل ا ن ب ا ر ت م و ج ت س و ح ب ب ل ہ و

ل ز د م ق ط ا ل ن ا ع ا ف ا س س = ۱۳۲ حروف

حروف ستر سوال ع ہے اور اس کا عدد مرتبہ ۱۶ ہے۔

حروف ستر حاصل کرنے کا طریقہ عربی عل میں آچکا ہے۔

اب عدد ۱۶ کی گنتی سطر قبل الزمام میں بار بار کریں گے تو مندرجہ ذیل حروف

مستعمل برآمد ہوئے۔ یہ تو بار بار بتایا جا چکا ہے کہ ۱۶ کی گنتی یا طرح سے مراد یہ ہے کہ تمام

حروف سے سولہاں سولہاں حرف نے الگ نکال کر لکھتا ہے۔ اس طرح جتنے حروف الگ

ہوں گے، یہ حروف مستعمل کہلائیں گے۔ ۱۶ کی گنتی سے جو حروف باہر نکالے دو یہ ہیں۔

ل ا ن ب ط ر ب ا ی ا ل و م ا س ل ز ذ ع ا د ل م ل د ن ی ل س ب ل س

ہم پہلے ان حروف کو سماعت الحق سے حل کریں گے یا جواب باطل کریں گے اور







۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	
س	ل	ب	س	ل	ی	ن	د	ل	م	س	ل	د	ا	ع	ز	ز	مستقلہ
خ	ش	ک	خ	ش	ق	ث	م	ش	ط	ت	ش	م	ی	ذ	ع	ع	الفاظ
ت	ق	ط	ت	ق	ف	ش	ک	ق	ر	ذ	ق	ک	ح	ث	ن	ن	جہان
ا	ل	ب	ا	ق	ی	ن	د	ق	ر	د	ل	د	ا	ع	ز	ر	الناطق
اقبال				دیں			قدر			دل		عزیز			الجواب		

اس جواب کا شعر یوں موزوں ہوا۔

قانع تو پائے حل کر سال  
عزیز دل قدر دیں اقبال

تشریح:

۱۔ قامت کرنے والے تو زرقی پائے گا مگر ایک سال تک حل کر۔

۲۔ عزیز دل ہو جائے گا، لوگ تیری قدر کریں گے اور اللہ تعالیٰ تیرا اقبال بلند

کرے گا۔

تشریح باطنی:

اس شعر کی تشریح باطنی مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ قامت کر کے تو کچھ پالے گا مگر ایک سال تک اس وعیدہ کر پڑے گا۔

۲۔ اسم عزیز کو دل کی مقدار (قدر) کے مطابق یعنی د (۴) + ل (۱۲) = ۱۶۰۰

بار پڑے گا۔ اللہ تیرا اقبال بلند کرے گا۔

کیا شاندار جواب ہے۔ دونوں طریقوں سے جواب ایک ہی برآمد ہوا ہے۔

اگرچہ شعر بدل گیا الفاظ بدل گئے مگر مفہوم نہیں بدلا۔

میرے دوستو! اس قاعدہ میں تدریک کوئی ضروری ہے۔ حروف متشابہ کا استعمال

بھی کہیں کہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا ط سے ت بدلا گیا کیونکہ ہم آواز ہے۔ مں کو

س سے تبدیل کیا۔ بہت عمدہ قاعدہ ہے۔ آپ محنت کریں گے تو ضرور پالیں گے۔

## مستقلہ آسان فہم

محترم دوستان گرامی! میں نے اس سے قبل جتنے بھی قواعد لکھے ہیں۔ سب اعلیٰ پائے کے علمی قواعد ہیں ان قواعد میں سے کسی ایک پر بھی عبور حاصل کر لیا جائے تو اور حرز جان بنا لیا جائے تو دل کی تسکین دور ہو جائے گی۔ اکثر سابقین اور عصر حاضر کے کئی عالمان صرف ایک ہی قاعدہ کے عامل ہوتے ہیں۔ لیکن ایک بات یہ بھی میرے اس مشاہدہ میں آئی ہے کہ یہ لوگ اس قاعدہ سے سوالات کبھی کبھار ہی حل کرتے ہیں اور اسے چھپا کر رکھتے ہیں۔ اکثر جھوٹ بولیں گے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں۔ علاوہ ایسے بزرگ جھار کبھی بھی میرے سامنے سوال حل نہ کریں گے۔ آپ کے استفسار پر سوال لے لیں گے اور ایک دو دن بعد جواب دیں گے۔ اس میں یہ بھی رحر ہے، ایک تو وہ اپنے علم کو ظاہر نہیں کرتے اور نہ ہی تعلیم کرنا چاہتے ہیں۔

مشکل قواعد حل کرنے میں وقت صرف ہوتا ہے لیکن عام زندگی میں ہر شخص اپنے لیے کوئی نہ کوئی مخصوص گرا اپنے پاس رکھتا ہے۔ جسے مسائل کے حل میں کام میں لاتا ہے۔ ایسے قواعد آسان بھی ہوتے ہیں اور عام فہم بھی۔ اکثر احباب مشکل قواعد سے گھبراتے ہیں۔ ایسے احباب کے لیے ایک آسان اور مختصر ترین قواعد جفری سے قاعدہ تلاش کر کے پیش کر رہا ہوں۔ اسے مشق میں لائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ میں اس کے قواعد بڑے آسان اور عام فہم طریقہ سے لکھ رہا ہوں تاکہ اسی کے حل کرنے میں کسی قسم کی مشکل پیش نہ آئے۔ یہ ایک مستقل ہے جو چار حروف سے ناطق ہوتا ہے۔ بہت سے حروف خود ناطق ہوتے ہیں اور جواب بھی بالترتیب گویا ہوتا ہے۔ اس کے قواعد مندرجہ ذیل ہیں۔

ہاں! بعض قواعد ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سوال تمام جزویات کے ساتھ لکھا جاتا ہے اور کافی طویل ہوتا ہے۔ لیکن یہ ان قواعد کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے۔ میں نے یہ



دیکھا ہے ماضی میں بزرگ جہاز جو مہر عام پر نہیں آئے ان کے مخطوطات اور تحریریں ملی ہیں۔ وہ سوال کو بڑی تفصیل سے لکھتے تھے، مثلاً ایک مستعملہ میں سوال درج تھا۔

یا عادی! سوال یہ پوچھا ہے کہ فلاں جو کافی عرصہ سے گھر سے غائب ہے اس کا آنا کب ہوگا؟

اب اسی سوال کو جب جامع انداز میں لکھیں گے تو یوں ہوگا۔

یا طیم! اگر فلاں کب واپس آئے گا؟

آپ ملاحظہ فرمائیں سوال کا مقصد ایک ہی ہے۔ لیکن مفہوم کو واضح کرنے کے لیے سوال اول میں یہ الفاظ قائلو کے ہیں اور خواتین جگر کے مطابق سراسر مطابقت نہیں رکھتے۔ مثلاً (۱) سوال یہ پوچھا ہے۔ (۲) کافی عرصہ سے گھر سے غائب ہے۔ (۳) اس کا آنا کب ہوگا؟ یہ تین حصے ہو گئے۔ لیکن جو فقرہ میں نے لکھا ہے۔ اس میں گرجہ کا لفظ اور پہلے اور دوسرے فقرہ کے الفاظ کا مکمل احاطہ کر رہا ہے اور ”کب واپس آئے گا۔“ تیسرے فقرہ کی مکمل عکاسی ہے۔ سوال دو میں اور مفہوم ایک ہی ہے۔ لیکن دوسرا سوال جامع اور با مقصد ہے۔ آپ بھی اسی طرح عمل کرنے کی کوشش کریں تو کامیابی ہوگی۔

بسط:

تمام سوال کے حروف کو الگ الگ حروف میں لکھیں۔

تخلیص:

تمام سطر کی تخلیص کریں یعنی جو حروف مکرر ہیں ان کو کاٹ دیں۔

اضعاف:

جو حروف تخلیص کرنے سے حاصل ہوں تو ان میں سے ہر حرف کو ابجد قمری کے مطابق جو عدد ہوں ان کو دو گنا کریں پھر ان اعداد کے مطابق ابجد قمری سے حروف لے لیں یعنی جو عدد دو گنا کرنے کے بعد حاصل ہوا ہے۔ اس کے مطابق حروف لینے ہیں۔ مثلاً آپ حرف ”ل“ کا اضعاف لینا چاہتے ہیں تو ابجد قمری کے مطابق ابجد قمری میں حرف ل کے عدد ۳۰ ہیں۔ ان کو دو گنا کیا تو ۶۰ ہونے اور ابجد قمری میں ۶۰ کا حرف س ہوا۔ اسی طرح ”ف“

کے عدد ۸۰ ہیں۔ ان کو دو گنا کیا تو ۱۶۰ ہوئے۔ اب ۶۰ کا حرف س ہوا اور ۱۰۰ کا ق ہوا۔ اس طرح ف کا اضعاف س ق ہوا۔ اسی قانون کے مطابق تمام تخلیص کے حروف کے اضعاف حاصل کر لیں۔

تخلیص:

سطر اضعاف کی تخلیص کریں۔

مترفع:

جو سطر تخلیص حاصل ہو اس کو مترفع کریں اس کا طریقہ یہ ہے۔ سطر تخلیص کے حروف کا نصف کریں یا یوں کریں کہ تمام حروف کو گتیں اور درمیان میں نشان لگا دیں۔ نصف حروف دائیں طرف اور نصف بائیں طرف ہوں گے۔ اگر حروف برابر تقسیم نہ ہوں تو درمیان کے حرف پر نشان لگا دیں۔ اب نشان شدہ حرف یا درمیانے نشان کے قریب حصہ اول میں جو دو حروف ہوں ان میں سے جو حرف بائیں طرف ہوا سے دائیں طرف حصہ اول کے شروع میں لکھ دیں اور جو حرف دائیں طرف ہوا اس کو حصہ دوم کے آخر میں لکھ دیں۔ اب نشان شدہ حرف کی بائیں طرف جو دو حروف ہوں ان پر بھی پہلے کی طرح عمل کریں۔ یعنی جو حرف بائیں طرف ہے اس کو حصہ اول میں شروع کے بعد والے حرف کے آگے لکھیں اور جو دائیں طرف ہے اس کو حصہ دوم کے آخر کے بعد والے حرف کے آگے لکھیں اسی طرح پھر حصہ اول کے دوسرے دو حروف پر بھی عمل کر کے پھر حصہ دوم کے دوسرے دو حروف پر عمل کریں۔ تمام حروف پر یہ عمل بار بار ہوگا۔ یہ عمل ذرا الجھن ظاہر کر رہا ہے۔ میں مثالوں سے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ آپ تھوڑا سا غور کریں گے تو انشاء اللہ اس عمل کو سمجھ جائیں گے۔ آپ کی آسانی کے لیے حروف کے اوپر ترتیب وار نمبر لکھ رہا ہوں اور جس ترتیب سے حروف اٹھانے ہیں اسی ترتیب کے مطابق حروف کے نیچے عدد لکھوں گا۔ عدد لکھنے کا یہ فائدہ ہے کہ آپ اسی عدد کے تحت حرف اٹھا کر ایک مقام پر آسانی سے لکھ سکتے ہیں۔ یہی سطر اس مستعملہ کی جان ہے۔ اگر اس کلید کو آپ نے سمجھ لیا تو مستعملہ آپ آسانی سے حل کر سکیں گے۔ دی گئی مثالوں پر غور کریں۔



مثال 1: اگر حروف برابر تقسیم ہوں۔ مثلاً

	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
حرف =	ی	ط	ح	ز	و	ہ	د	ج	ب	ا	
ترتیب =	۱۰	۷	۸	۳	۴	۱	۲	۵	۶	۹	
ترتیب مرتفع =	۲	۳	۶	۸	۱۰	۹	۷	۵	۳	۱	
حروف مرتفع =	د	و	ب	ح	ی	ا	ط	ج	ز	ہ	

مثال 2: اگر برابر نہ ہوں۔

	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
حرف تعلیم =	ل	ک	ی	ط	ح	ق	و	ج	ب	ا	س
ترتیب =	۱۰	۷	۸	۳	۴	۱۱	۱	۲	۵	۶	۹
مرتفع =	۲	۳	۶	۸	۱۰	۱۱	۹	۷	۵	۳	۱
حروف مرتفع =	د	ح	ب	ی	ل	ز	ا	ک	ج	ط	و

مثال 3:

	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
حرف =	ط	ح	ز	و	ہ	د	ج	ب	ا	
ترتیب =	۷	۸	۳	۴	۹	۱	۲	۵	۶	
مرتفع =	۲	۳	۶	۸	۹	۷	۵	۳	۱	
حروف مرتفع =	ج	و	ا	ح	ہ	ط	ب	ز	د	

امید ہے آپ حروف کو مرتفع کرنے کا طریقہ سمجھ گئے ہوں گے۔

ترتیب خاص:

آپ کے پاس جو سطر مرتفع حاصل ہوئی ہے۔ اب اسے ترتیب خاص دی ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے آخری حرف کو لکھ لیں۔ پھر اس سے اگلا حرف چھوڑ کر تیسرا حرف لکھ لیں۔ پھر تیسرے حرف کے آگے والا چھوڑ کر چوتھے حرف آگے ہو وہ لکھ لیں۔ اسی کے مطابق تمام سطر پر عمل کریں اور ایک ایک حرف چھوڑ کر لکھتے جائیں جب سطر ختم ہو جائے تو پھر شروع میں آجائیں پھر جو حروف لکھنے سے بچ گئے تھے، انہیں لکھ لیں۔ اس طرح تمام حروف کی نشست تبدیل ہو جائے گی اور ایک نئی سطر استخراج ہوگی، یہی ترتیب خاص ہے۔ اب میں اس ترتیب خاص کو مثال سے سمجھا رہا ہوں، غور کریں۔ مثلاً

سطر مرتفع	د	ط	ج	ک	ا	ز	ل	ی	ب	ح	و
ترتیب	۶	۱۱	۵	۱۰	۳	۹	۳	۸	۲	۷	۱
حروف	د	ب	ل	ا	ج	و	ح	ی	ز	ک	ط
ترتیب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱

مثال 2:

سطر مرتفع	د	ز	ب	ط	ہ	ح	ا	و	ج	
ترتیب	۵	۹	۴	۸	۳	۷	۲	۶	۱	
حروف	ج	ا	ہ	ب	و	د	ح	ط	ز	
ترتیب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	

یہ طریقہ بھی سمجھ گئے ہیں۔ آپ نے اس مستحصلہ کا اصل مرحلہ مل کر لیا۔ اب اسے ناطق کرنا ہے، کیونکہ جو سطر ترتیب خاص حاصل ہوئی ہے، یہی سطر مستحصلہ ہے۔ اس سطر کو بذریعہ الہی ناطق کریں۔ اگر کوئی حرف الہی سے ناطق نہ ہو تو اسے نظیرہ دے کر ناطق کریں، بعض حروف خود بھی ناطق ہوں گے۔

نوٹ: ہر مستحصلہ مل کرتے ہوئے مستحصل کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ دو حروف کو تسعات الہی سے ناطق کرے۔ یعنی الہی اور اس کے نظیرہ سے۔ اس طرح چھ حروف بن جائیں گے۔ مگر کوشش یہ کرنی چاہیے کہ الہی اور نظیرہ سے ناطق ہو یعنی







دوں جو اس سے جواب حاصل کرنے بارے استعمال کر سکتے ہیں۔ نمبر (۱) حروف کو خالص  
کیا جاسکتا ہے۔ (۲) حروف کی ترتیب بدل سکتے ہیں۔ اول تو ان دو قوانین سے جواب  
استخراج ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات جواب میں پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا نمبر (۳)  
آپ حروف زاید کو بھی خالص کر سکتے ہیں۔ مثلاً ب کو ت سے، ج کو ح سے، پ کو ت سے  
ت باہم متشابہ ہیں۔ ج چ ح خ باہم متشابہ ہیں۔ و و ذ اور اسی طرح س ش ص ض ط ظ ع غ  
و غیرہ بھی متشابہ ہیں۔ ان چار اختیارات کے استعمال سے ہی آپ جواب حاصل کر سکیں  
گے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ”یک من علم را وہ من عقل باید“ یہ علوم علم ریاضی کا ایک شعبہ  
ہیں۔ بعض اوقات ایسے پیچ در پیچ حروف الجھ جاتے ہیں کہ عقل کام نہیں کرتی۔ اگرچہ قاعدہ  
کامل شرح ہٹ سے پیش کر دیا ہے۔ آپ کو بھی محنت اور دماغ سوزی کی ضرورت ہے، صرف  
لکیر کے فقیر نہ بنیں۔ میری تحریر سے کام نہ چلے گا۔ میں تو ایک راہبر ہوں، راستہ چلنا تو آپ  
کو ہی ہے۔ اب جواب استخراج کر کے اس عجیب قاعدہ کا اختتام کرتا ہوں۔

حروف متحضرہ:	ح ا ث غ گ ظ اک ق ک ظ گ غ س ع اس ث ع س ظ غ ط ت ت
تفہیم:	ح ا ت غ گ ظ ا ق س ع ط
ناطق:	ح ا ت ع ک ز ق ث ع ت
ترتیب:	ح ا ع ز ت ع ث ق ت ک
	ح ا ع ز ت ع ث ق ت ک

جاسن پر عزت ملے گی، مشق (مقصد) تک (کے لیے) ملے گی۔ واللہ  
 اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد



## زائرجة الوفا

دوستان گرامی! جیسا کہ مستحصلہ کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ یہ ایک عربی قاعدہ ہے۔ جو مصر کی مطبوعہ کتاب ”موش الالباب: فی اسرار الحروف وعجائب الحساب“ مصنف عبدالفتاح السید الطوخی کے صفحہ نمبر 358 پر ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں ہے۔ آج سے 32 سال قبل گوہر شب چراغ کے نام سے مختصر اشاعت ہو چکا ہے۔ لیکن اس وقت یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ کسی عربی کتاب سے ماخذ ہے۔ میں اسے مکمل تشریح کے ساتھ سمجھا رہا ہوں۔ اگر میں اسکی اصل عربی تحریر یا تشریح لکھوں تو کسی کے پہلے نہ پڑے گی۔ چنانچہ آسان الفاظ میں لکھ رہا ہوں۔ تاکہ آپ اسے آسانی سے سمجھ سکیں۔ یہ قاعدہ 13 سطروں میں حل ہوتا ہے اور ہر خانہ کے ہر حرف کا مستحصلہ لینے کا الگ الگ طریقہ ہے۔ اس کو دو طریقوں سے حل کیا جاتا ہے۔ ایک طریقہ میں تاریخ ماہ موجودہ، سنہ عیسوی اور یوم سوال کی شمولیت کے ساتھ سیدھی سطر میں جواب حاصل کیا جاتا ہے۔

طریقہ نمبر 2 میں بغیر تاریخ ماہ و سنہ وغیرہ کی شمولیت کے عمل کیا جاتا ہے اور بعد میں صدر موخر کے طرز پر جواب حاصل کیا جاتا ہے۔

اس عربی قاعدہ کے قوانین مستحصلہ منضبط ہیں۔ جو کسی حالت میں بھی تبدیل نہیں ہو سکتے ہیں اور آخر میں حروف ناطق پیدا ہوتے ہیں۔ اردو یا فارسی میں سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے نظیرہ سے ناطق ہوتے ہیں۔ اگر عربی میں سوال لکھا جائے تو کوئی معاون حرف استعمال نہیں کرنا پڑتا۔ اس قاعدہ کی جو مثالیں پیش کروں گا، آپ دیکھئے گا۔ وہ دونوں طریقوں سے ہوں گی اور جواب پر غور کیجئے گا کہ جتنے ہوئے جواب کی نوعیت میں کیا نزاکت علم ہے۔ دونوں قسم کے جوابوں میں بڑی یکانکت اور انفرادیت ہے۔ یہ حروف کی سائنس اور الجبرا ہے۔ جسے غیب کا درجہ حاصل ہے اور اس علم سے قدرت کے پوشیدہ رازوں



کی قباب کشائی ہوتی ہے۔

یہ قاعدہ ایسا ہے جسے ایک مبتدی تو نہیں کم تعلیم یافتہ انسان بھی حل کر کے قاعدہ لے سکتا ہے اور جو لوگ مشکل قواعد سے گھبراتے ہیں۔ ان کے واسطے یہ آسان قاعدہ بھی مشکل علم ثابت ہوگا۔

اس کے حل میں بعض اوقات تاریخ ماہ اور سن وغیرہ کے غلط لکھنے سے قاعدہ ذرا مبہم صورت اختیار کر جاتا ہے۔ اس الجھن سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے میری حل شدہ مثالوں کو سامنے رکھیں۔ یہ الجھن دور ہو جائے گی۔ انشاء اللہ

تشریح:

- ۱۔ سطر اول = عدد حوالی خلا ۲۸۴۷۶۵۴۳۲۱ تک
- ۲۔ سطر دوم = سوال مفصل ایک سطر میں لکھیں۔ حروف سوال ۲۸ حروف پر مشتمل ہونا چاہیے۔
- ۳۔ سطر سوم = سطر دوم کے ہر حرف کا مرتبہ ابجدی لکھ دیں۔
- ۴۔ سطر چہارم = تاریخ، ماہ، سنہ اور یوم لکھیں۔
- ۵۔ سطر پنجم = سطر چہارم کے ہر حرف کا مرتبہ ابجدی لکھیں۔
- ۶۔ سطر ششم = اس سطر میں سطر ۳ اور سطر ۵ کے اعداد کو آپس میں جمع کر کے لکھیں۔ اگر یہ مجموعہ ۲۸ سے بڑھ جائے تو ۲۸ کم کر کے لکھیں۔
- ۷۔ سطر ہفتم = سطر ششم کے اعداد کے حرف ابجد قمری سے لکھیں۔
- ۸۔ سطر ہشتم = اوپری حرف کو ترفع ازواجی کر کے حروف سے سطر مکمل کریں۔
- ۹۔ سطر نهم = حروف ترفع ازواجی کے مراتب ابجدی لکھ دیں۔
- ۱۰۔ سطر دہم = دسویں سطر "سہام القوۃ" کہلاتی ہے۔

طریق استخراج سہام القوۃ

۲۸ خالوں کے ہر حرف کا عدد سہام القوۃ استخراج کرنے کا الگ الگ ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

خانہ نمبر ۱: عدد سطر السادس کو ۲ سے ضرب دیں اور اس میں ۳ جمع کریں۔

خانہ نمبر ۲: عدد سطر السادس میں ۳ جمع کریں۔

خانہ نمبر ۳: عدد سطر السادس کو ۳ سے ضرب دیں اور جمع کریں۔

خانہ نمبر ۴: عدد سطر السادس کو ۴ سے ضرب دیں۔

خانہ نمبر ۵: عدد سطر السادس کو ۳ سے ضرب دیں پھر ۳ تفریق کریں۔

خانہ نمبر ۶: عدد سطر السادس کو ۱۰ سے ضرب دیں اتفریق کریں۔

خانہ نمبر ۷: عدد سطر السادس کو ۹ سے ضرب دیں اور ۶ حتی کریں۔

خانہ نمبر ۸: عدد سطر السادس کو ۳ سے ضرب دیں اور ۶ حتی کریں۔

خانہ نمبر ۹: عدد سطر السادس سے ۱۱ حتی کریں۔

خانہ نمبر ۱۰: عدد سطر السادس کو ۱۰ سے ضرب کریں اور ۱۰ حتی کریں۔

خانہ نمبر ۱۱: عدد سطر السادس میں ۶ جمع کریں۔

خانہ نمبر ۱۲: عدد سطر السادس ضرب ۱۲ اور ۱۲ جمع کریں۔

خانہ نمبر ۱۳: عدد سطر السادس ضرب ۵ کریں اور جمع کریں۔

خانہ نمبر ۱۴: عدد سطر السادس ۲۳ تفریق کریں۔

خانہ نمبر ۱۵: عدد سطر السادس  $2 \times 2 - 2$  کریں۔

خانہ نمبر ۱۶: عدد سطر السادس  $3 \times 3 - 3$  کریں۔

خانہ نمبر ۱۷: عدد سطر السادس  $2 \times 2$  اور ۷ حتی کریں۔

خانہ نمبر ۱۸: عدد سطر السادس نمبر ۶ کو ۱۰ سے ضرب دیں۔

خانہ نمبر ۱۹: عدد سطر السادس میں ۱۹ تفریق کریں۔

خانہ نمبر ۲۰: عدد سطر السادس میں  $2 \times 2 - 3$  کریں۔

خانہ نمبر ۲۱: عدد سطر السادس  $2 \times 2 + 3$  کریں۔

خانہ نمبر ۲۲: عدد سطر السادس  $2 \times 2 + 5$  کریں۔

خانہ نمبر ۲۳: عدد سطر السادس  $2 \times 2 + 5$  کریں۔

خانہ نمبر ۲۴: عدد سطر السادس  $10 \times 10 + 8$  کریں۔

خانہ نمبر ۲۵: عدد سطر السادس  $3 + 3$  کریں۔



خانہ نمبر 26: عدد سطر السادس  $\times 3 - 5$  کریں۔

خانہ نمبر 27: عدد سطر السادس  $+ 6$  کریں۔

خانہ نمبر 28: کان فی السطر السادس رقم فی 2 سیاوی و ناقص 1: وهو الرقم المطلوب

خانہ نمبر 29: الرقم 29 مثل الرقم الاول فی الاستخراج

خانہ نمبر 30: والرقم 30 مثل الرقم الثاني، وحلہ الخ

نوٹ: 1- خانہ نمبر 19 میں مصنف نے ایک جگہ خانہ نمبر 11 کو متقی کیا ہے اور دوسری

مثال میں 19 جمع کیا ہے۔

2- مصنف نے کتاب عربی میں سطر سهام القوۃ حاصل کرنے کے لیے سطر نمبر 6 پر عمل

کیا ہے۔ لیکن یہی عمل اگر سطر عدد ترفع پر کریں تو یہ قاعدہ بالکل صحیح جواب دے گا۔

3- مصنف نے قاعدہ کی سطر چہارم میں طالع وقتی اور مسامت کا استعمال کیا ہے۔

لیکن اگر طالع وقتی کے علاوہ اگر تاریخ ماہ سن اور روز سوال شامل کر کے حل کریں

تو بہت آسانی ہوگی۔

سطر سهام القوۃ حل کرنے کے بعد

11- سطر یازدہم = سطر 8 کے اعداد کو اعداد سهام القوۃ میں سے لٹی کریں۔

12- سطر دوازدہم = اعداد کے حروف لکھیں۔ یہ حروف ابجد قمری سے مراتب کے لحاظ سے

ہوں گے۔

13- سطر سیزدہم = سطر 12 کے حروف کو نظیرہ دیں تو جواب سوال کے معنی مطابق ہوگا۔ یہ

ہے اصل قاعدہ جو عربی کتاب میں دس صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اردو میں تھوڑی تبدیلی کرنی

پڑتی ہے۔ اردو الفکری زبان ہے۔ اس میں ہر زبان کے الفاظ موجود ہیں۔ عربی میں یا قاری

میں قاعدہ حل کیا جائے تو صرف نظیرہ سے جواب ناطق آتا ہے۔ لیکن اگر اردو میں ڈھالا

جائے تو چند اداوی حروف کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہر شخص تو عربی میں کامل نہیں۔ چنانچہ اردو

میں حل کرنے کے لیے قاعدہ میں چند ایک تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ جیسا کہ قبل از بھی نوٹس

کی صورت میں وضاحت کی ہے۔ مگر دوسرا طریقہ بھی درج کر رہا ہوں۔

## دوسرا طریق:

دوبارہ لکھ رہا ہوں تاکہ معلوم ہو سکے کہ قاعدہ میں کیا اور کہاں تبدیلی ہوئی ہے۔

1- سوال مفصل ایک سطر میں لکھیں۔ کوشش کریں کہ 28 حروف پر مشتمل ہو۔

2- دوسری سطر میں ہر حرف کے نیچے اس کا مرتبہ ابجدی لکھ دیں۔

3- تیسری سطر میں تاریخ، ماہ، سنہ اور یوم لکھیں۔

4- چوتھی سطر میں سطر سوم کے ہر حرف کا مرتبہ ابجدی لکھ دیں۔

5- پانچویں سطر میں سطر دوم اور سطر چہام کے اعداد جمع کر کے لکھ دیں۔

6- چھٹی سطر میں اس عدد کا حرف بنا کر لکھ دیں۔ اگر مجموعہ 28 سے زیادہ ہو تو 28 لٹی

کر کے باقی کا عدد لکھ دیں۔

7- ساتویں میں اس حرف کو ترفع از واجی دے دیں۔

8- آٹھویں سطر میں ترفع از واجی کا مرتبہ ابجدی لکھ دیں۔

9- نائویں سطر "سهام القوۃ" کہلاتی ہے۔

سهام القوۃ کے استخراج کا طریقہ پچھلے صفحہ پر لکھ آیا ہوں۔ پہلے طریقہ میں سطر نمبر

6 پر عمل کر کے عدد سهام القوۃ حاصل کیے گئے۔ لیکن اس قاعدہ یا طریق میں سهام القوۃ کے

استخراج کے لیے سطر 8 پر عمل کیا جائے گا۔

10- دسویں سطر میں سوال کے اعداد ابجد قمری مراتبی لکھ دیں۔

11- ہر خانہ میں رقم سهام القوۃ اور مرتبہ ابجدی کو جمع کریں۔

12- بارہویں سطر میں 28 پر تقسیم کرنے سے جو کچھ باقی بچے، وہ عدد لکھ دیں۔ اگر مجموعہ

28 سے کم ہو تو 28 لٹی کرنے کی ضرورت نہیں۔

13- عدد باقی سے مراتب ابجدی کے لحاظ سے حروف لکھ لیں۔

14- چودھویں سطر جوابی سے نظیرہ اور جواب حاصل کریں۔

کچھ حروف خود ناطق ہوتے ہیں۔ کچھ نظیرہ سے حاصل کریں۔

یہ سب آپ کی اپنی ذہانت اور دانست پر مبنی ہے۔ جواب حاصل کریں۔



اب میں دونوں طریقوں سے مثالیں حل کر کے قاعدہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

سوال 1: یا عظیم! تاثیر احمد شور کوئی بن شست کے حالات کیوں بگڑے؟ ۶۳۷ ذوف

اعداد متوالی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
حروف سوال	ا	ب	ث	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف
اعداد مراتب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
الغیم الاوقات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
اعداد مراتب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
میزان مطر ۵+۳	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
حروف	ا	ب	ث	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف
ترفع از دایمی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
اعداد مراتب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
اعداد سهام القوی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
باقی بعد از تقسیم	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
حروف مستحصل	ا	ب	ث	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف
ناطق	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
جواب	س	ا	ع	ل	ل	ی	ف	ع	م	ل	د	ت	م	ت	د	ن	د	ز

۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱
ی	ر	گ	ب	ن	و	ی	ک	ت	ا	ل	ا	ح	ی	ک	ت	م	ش	ح	۲
۱۰	۲۰	۱۱	۲	۱۳	۶	۱۰	۱۱	۲۲	۱	۱۲	۱	۸	۱۰	۱۱	۲۲	۱۳	۲۱	۸	۳
ب	ن	ش	ج	ن	ب	ز	و	ر	ل	ح	ز	ل	ا	ت	ع	ا	س	ل	۴
۲	۱۳	۲۱	۳	۱۴	۲	۷	۲۰	۱۲	۸	۷	۱۲	۱	۲۲	۱۶	۱	۱۵	۱۲	۵	۵
۱۲	۶	۳	۵	۲۸	۸	۱۷	۱۷	۱۴	۱۳	۲۰	۸	۲۰	۱۱	۵	۱۰	۱۳	۸	۲۰	۶
ل	و	د	ه	خ	ح	ف	ن	م	ر	ح	ر	ک	ه	ی	ن	ح	ر	۷	۷
ن	ح	و	ز	ب	ی	ق	ق	س	ت	ی	ت	م	ز	ل	ع	ی	ت	۸	۸
۱۴	۸	۶	۷	۲	۱۰	۱۹	۱۹	۱۵	۲۲	۱۰	۲۲	۱۳	۷	۱۲	۱۶	۱۰	۲۲	۹	۹
۱	۱۲	۳۰	۳۹	۸۱	۳۲	۵۳	۲۰	۳۱	۲۵	۲۶	۱۹	۲۳	۱۱۸	۱۵	۲۵	۳۲	۱۳	۱	۱۰
۱۳	۴	۲۴	۱۴	۲۱	۲۲	۷	۱	۱۵	۱۰	۴	۹	۱	۲۱	۸	۱۳	۱۶	۳	۲۱	۱۱
م	و	خ	ن	ث	ت	ز	ا	س	ی	د	ط	ا	ش	ح	م	ع	ج	ش	۱۲







# لوح استحكام

محبت، نکاح، منگنی یا کسی قسم کے تعلق کی بنا اور استحکام و پائیداری کیلئے یہ لوح استحکام خاص تاثیر رکھتی ہے۔ مثلاً ان میاں بیوی کیلئے جن میں طلاق کا خدشہ ہو یا ناپاکی رہتی ہو یا بغیر طلاق کے ہی دونوں الگ الگ زندگی بسر کر رہے ہوں۔ اس لوح کی برکت سے رفاقت قائم ہو گی۔ اسی طرح اگر کہیں نسبت تھپی اور ٹوٹنے کا خطرہ ہے تو بھی اس کی برکت سے قائم رہے گی۔ اسی طرح اگر کسی سے محبت ہے تو اس لوح کی برکت سے ٹوٹنے کی نہیں۔ ان ضرورت مندوں کیلئے مفید ہے جن کے گھر روپیہ پیسہ تو آتا ہے مگر فوراً خرچ ہو جاتا ہے۔ ٹھہرنا نہیں اور مقصد روپیہ کا ٹھہرانا ہوتا ہے کہ آمدنی جمع ہوتی چلی جائے۔ ان مقاصد کیلئے لوح استحکام قوی الاثر ہے۔

جائیداد کی حفاظت، ملازمت کے استحکام، تبادلے سے بچاؤ وغیرہ کیلئے لوح استحکام ہر لعل الاثر ہے ایسے لوگوں کو یہ لوح ضرور تیار کروا کر اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ جنہیں مکان یا زمین یا جائیداد چھین جانے کا خوف ہو، خواہ مقدمہ ہو یا کسی ملازم پیشہ کو اپنی ملازمت کا خطرہ ہو اور یہ خوف ہو کہ شاید مجھے کسی بہانے سے الگ کر دیا جائے گا وغیرہ، سب کے لیے لوح استحکام مفید ہے۔

جنگجو پٹے سے وابستہ لوگ مثلاً فوج پولیس وغیرہ۔ جو مشینوں میں کام کرتے ہیں  
مثلاً ڈرائیور اور پائلٹ حضرات، کان کنی سے وابستہ افراد، غرضیکہ کسی بھی قسم کے جان جو کھوں  
کے پٹے میں ہوں، لوح استحکام کو پاس رکھیں تو محفوظ رہیں گے۔ موجودہ دور کے سیاستدان،  
کارخانہ دار، زمیندار اور وہ تمام لوگ جنہیں بہت سے افراد سے واسطہ رہتا ہے، کے لیے لوح  
استحکام بے حد اہمیت رکھتے ہیں۔ بے حد موثر اور حیرت انگیز اثرات کی حامل ہے۔

۱	۱۱	۱۲	۱۳	۷	۱۳	۲۲	۲۰	۶	۱۵	۱۰	۱۰	۱۲	۱۰	۱۱	۱۰	۱۵	مقدرات
۱	۱۰	۱۰	۱۰	۳	۸	۱۶	۱۳	۲۶	۶	۲۸	۲۷	۲۸	۲۵	۲۵	۲۳	۲۷	میزان ۳+۱
۳	۱۲	۱۲	۱۲	۵	۱۰	۱۸	۱۵	۲۸	۸	۲	۱	۲	۲۷	۲۷	۲۵	۱	ترفع از دایمی
۵	۱۸	۳۱	۳۰	۵۸	۲۵	۳۱	۳۳	۵۳	۱۱	۳۰	۵	۳	۵۲	۳	۱۲۶	۱۳	اعداد مستطیل
۱	۱۱	۱۲	۱۳	۷	۱۳	۲۲	۲۰	۶	۱۵	۱۰	۱۰	۱۲	۱۰	۱۱	۱۰	۱۵	اعداد مراتب
۶	۲۹	۲۳	۲۳	۶۵	۳۸	۶۳	۵۳	۵۹	۲۶	۳۰	۱۵	۱۶	۶۲	۱۳	۱۳۶	۲۹	میزان ۷+۶
۶	۱	۱۵	۱۵	۹	۱۰	۷	۲۶	۳	۲۶	۲	۱۵	۱۶	۶	۱۳	۲۳	۱	یوانی بعد از ۳۸
و	ا	س	س	ط	ی	ز	ض	ج	ض	ب	س	ع	و	ن	خ	ا	حروف مستطیل
ن	ح	خ	ث	ا	ن	ط	ث	ا	ق	ط	ل	ر	ح	و	ف	ت	مؤخر صدر
ا	ر	ث	ا	ن	س	و	ی	ه	ل	ی	و	ل	ض	ر	ف	د	باطق
اثرات				مقد				مطل				دور				جواب	
۱۶	۱۵	۱۳	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱	مقدرات
۱	۱۰	۱۱	۱۰	۵	۳	۱۰	۱۷	۱۳	۱	۱۳	۲۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۶	۱	حروف سوال
۱۷	۲۵	۲۵	۲۳	۱۷	۱۵	۲۰	۲۶	۲۱	۸	۲۰	۲۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۷	۱۲	میزان ۳+۱
۱۹	۲۷	۲۷	۲۵	۱۹	۱۷	۲۲	۲۸	۲۳	۱۰	۲۲	۲۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۹	۱۹	ترفع از دایمی
۷۲	۵۲	۳	۱۲۶	۲۶	۲۳	۲۲۰	۱۷	۶۳	۸۳	۲۱۹	۷۸	۶۸	۵۲	۲۰	۳۱	۳۱	اعداد مستطیل
۱	۱۰	۱۱	۱۰	۵	۳	۱۰	۱۷	۱۳	۱	۱۳	۲۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۶	۱۶	اعداد مراتب
۷۳	۶۲	۱۳	۱۳۶	۳۱	۲۷	۲۳۰	۳۳	۷۶	۸۵	۲۲۳	۹۸	۷۹	۶۳	۳۳	۵۷	۵۷	میزان ۷+۶
۱۷	۶	۱۳	۲۳	۳	۲۷	۶	۶	۲۰	۱	۹	۱۳	۲۳	۸	۵	۱	۱	یوانی بعد از ۷۸
ف	و	ن	خ	ج	ظ	و	و	ر	ا	ط	ن	ث	ح	ث	ا	ا	حروف مستطیل
ز	ی	ض	ط	ج	س	ض	س	ب	ا	س	و	ع	ا	و	ه	ه	مؤخر صدر
و	ی	ف	م	ج	س	ل	ی	ب	ا	س	و	ب	ا	و	ه	ه	باطق
و	ی	ف	م	ج	س	ا	ی	ل	ب	س	و	ب	ا	و	ه	ه	جواب
منفی				ج				مطل				وایک				جواب	

قارئین گرامی یہ ہے مسئلہ الوداع۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کتنے خوبصورت جوابات ہیں۔ اگر آپ کو عربی زبان پر مہارت ہے تو سوال عربی میں لکھیں اور قواعد کے مطابق حل کریں۔ انشاء اللہ صرف نظیر سے جواب ملحق ہوگا۔ اللہ آپ کا ادراک کھولے آمین



## زائرجة النار

عربی قواعد میں یہ دوسرا قاعدہ حاضر خدمت ہے۔ یہ بھی اسی عربی کتاب سے ماخذ ہے۔ اس کا اصل نام زائرجہ الفلکی الطوخی ہے۔ سید طوخی اس قاعدہ کو چار طریقوں سے حل کرتے ہیں۔ اس جگہ یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ سید عبدالفتاح الطوخی الفلکی کا تعلق مصر سے تھا اور انہوں نے جفر عملیات پر کافی کتابیں لکھی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی زیر ادارت مصر سے ”معهد الفتح الفلکی“ کے نام ایک رسالہ بھی شائع ہوتا تھا۔ جس میں جفر کے بارے میں حاصل منکھو ہوتی تھی۔ یہ قاعدہ وہ چار طریقوں یعنی آتشی، باد، آبی اور خاکی طریقہ سے حل کرتے ہیں۔ یہ طریقہ مستصلہ 17 سطور پر مشتمل ہے۔ چاروں طریقوں میں معمولی فرق ہے۔ میں پہلا طریقہ یعنی آتشی طریقہ مکمل تفصیل سے حل کر رہا ہوں۔ جو لوگ علم جفر کے طویل قواعد جیسا مستصلہ ابو طالبی 15 سطور میں حل ہوتا ہے۔ ایسے قواعد پسند کرتے ہیں ان کے لیے ایک اصول قاعدہ ہے۔ سابقہ قاعدہ بھی طویل ہے اور پندرہ سطور میں حل ہوتا ہے۔ مزید تفصیل میں جانے کی بجائے اس کی تشریح کر رہا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

### 1- سطر اول:

عدد متوالی: مثلاً ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱ وغیرہ۔ یہ اعداد سطر سوال کے اوپر لکھے جائیں گے۔ ہم ان کو نمبر شمار کہتے ہیں۔ لیکن عربی میں عدد متوالی کہتے ہیں۔ جتنے حروف سوال کے ہوں گے ان کے اوپر ترتیب وار نمبر لکھ دیے جائیں۔ اگر 28 سے زائد ہوں تو دوبارہ ۴، ۳، ۲، ۱ علی الترتیب لکھے جائیں۔ مثلاً سوال:

عدد متوالی =	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓
حروف سوال =	ک	ع	ب	ھ	ک	ا	ن	ھ	ی	

### سطر نمبر 2:

حروف سوال کی ہے۔ جیسا کہ اوپر یا مثال میں پیش ہے۔

### سطر نمبر 3:

البعد الابجدی الصغیر الحروف السؤال۔

یعنی حروف سوال ابجد قمری کے لحاظ سے جس مرتبہ پر واقع ہو وہ عدد لکھ دیں۔ مثلاً

مثلاً =	ک	ع	ب	ھ	ک	ا	ن	ھ	ی
	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓
بعد ابجدی =	۱۱	۱۶	۲	۵	۱۱	۵	۱	۱۳	۵

### سطر نمبر 4:

الطالع أو التوارخ: یعنی طالع روز تاریخ ماہ سنہ وغیرہ اس طریقہ سے لکھے جائیں کہ پوری سطر اساس کے نیچے یہ سطر آجائے۔ مثلاً

عدد متوالی =	ک	ع	ب	ھ	ک	ا	ن	ھ	ی
	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓
سطر طالع =	ب	ر	ج	ق	و	س	ب	ر	و

### سطر نمبر 5:

بعد ابجد صغیر یعنی سطر طالع کے حروف جس مرتبہ ابجد قمری پر واقع ہوں وہ نمبر لکھ

دیتے جائیں۔

مثلاً =	ب	ر	ج	ق	و	س	ب	ر	و	ز
	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓
بعد ابجدی =	۲	۲۰	۳	۱۹	۶	۱۵	۲	۲۰	۶	۷

### سطر نمبر 6:

سطر مزج (مزج)۔ عدد سطر نمبر 3 + عدد سطر نمبر 5



اگر ان ۱۱ حروف سے ۲۸ حروف بنائے جائیں تو ۲۸ قریبی اور باقی ۴ حروف نہیں۔

۱۰	۵	۱۳	۱	۵	۱۱	۵	۲	۱۶	۱۱	خط سطر نمبر ۳ =
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	خط سطر نمبر ۴ =
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	خط سطر نمبر ۵ =
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	خط سطر نمبر ۶ =
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	خط سطر نمبر ۷ =

خط سطر نمبر ۷:

حروف سطر حرج۔ یعنی اعداد سطر حراج کے حروف ملے جائیں۔ مثلاً

۱۴	۱۱	۶	۳	۳	۱۴	۱۳	۵	۸	۱۳	خط سطر حراج =
۱۴	۱۱	۶	۳	۳	۱۴	۱۳	۵	۸	۱۳	حروف =

خط سطر نمبر ۸:

نقل سطر الحوج ابجدی کبیر۔ یعنی سطر حرج کے حروف کے اعداد بذریعہ ابجد قمری حاصل کر کے ان کو حروف کی شکل میں لکھنا۔ مثلاً مجموعہ حروف سطر حراج ۱۱۳۳ ہو تو اس طرح لکھا جائے۔

ایک ہزار ایک سو چونتیس

ایک ہزار ایک سو چونتیس

خط سطر نمبر ۹:

سطر حرج کے حروف کو نظیرہ ابجد قمری دیا جائے۔

خط سطر نمبر ۱۰:

حروف ثوابت یعنی سطر حرج کے حروف نظیرہ کو ترغ از واجی دیا جائے۔ مثلاً سطر

حرج یہ ہے۔

۱۴	۱۱	۶	۳	۳	۱۴	۱۳	۵	۸	۱۳	حروف حرج =
۱۴	۱۱	۶	۳	۳	۱۴	۱۳	۵	۸	۱۳	نظیرہ =

خط سطر نمبر ۱۱:

حروف ثوابت ابجد قمری

خط سطر نمبر ۱۲:

نسبت کلیہ: عدد سطر ۱۱ + عدد سطر ۶ = اگر مجموعہ ۲۸ سے زیادہ ہو تو ۲۸ قریبی کریں۔ یہ نسبت کلیہ ہے۔

خط سطر نمبر ۱۳:

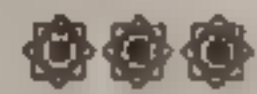
نسبت تقاضیہ: عدد سطر ۱۱ قریبی عدد سطر ۶ = یہ عدد نسبت تقاضیہ ہے۔

خط سطر نمبر ۱۴: عدد متصلہ

خط سطر نمبر ۱۵: حروف متصلہ

خط سطر نمبر ۱۶: نظیرہ متصلہ

خط سطر نمبر ۱۷: عدد موخر جواب





## قانون مستحصلہ

ہر خانہ کا طریق مستحصلہ الگ الگ ہے اور ہر حرف کی تفصیل بڑی مفصل ہے۔ جس کو میں اختصار کے ساتھ لکھوں گا۔ مگر بعض احباب خیال کرتے ہیں کہ یہ بات ویسے ہی لکھ دی ہے اور سسٹم ڈال دیا ہے۔ ایسے فکلی مزاج لوگوں کی طبع خاطر حرف اول کا عربی متن لکھ رہا ہوں تاکہ ان کی تسلی ہو جائے۔ بعد میں اردو میں اس کا قانون لکھوں گا۔

### استخراج المستحصله الحرف الاول:

من جمع النسبة الكلية والتفاضلية ثم طرح مجموعها المعنوي منه والباقي يزداد عليه عدد البهات ان اختلفا في النوع ويظهر منه ان اتفاقا (مثال) النسبة الكلية (3) ازاد 8 تساوي النسبة التفاضلية الحاصل 13-22 وهو حاصل مجموعها المعنوي أي (13=0) ازاد 8=3 والباقي 9 وهو عدد مذكور لكونه مفردا والبهات واحد مذكور أيضا فلا يصح تزويده فذكرين فطرحنا عدد البهات هكذا: (9-1=8) وهو العدد الاول من المتحصله امید ہے پہلے حرف کا مستحصلہ استخراج کرنے کا طریقہ سمجھ گئے ہوں گے۔ اگر واقعی مشکل ہے تو اردو میں شرح کر رہا ہوں۔

اس سے قبل ایک بات مد نظر رکھنا چاہتا ہوں۔ اس قاعدہ میں ایک شرط بڑی سخت ہے۔ اگر اس کو مد نظر رکھیں کہ اگر دونوں قسم کے اعداد جفت ہوں تو لٹی کیے جائیں اگر دونوں قسم کے اعداد طاق ہوں تو بھی لٹی کیے جائیں اور اگر قسم دونوں قسم کے اعداد میں سے ایک جفت ہو اور ایک طاق ہو تو جمع کیے جائیں۔ بس ایک قانون کو دماغ میں رکھیں۔ مستحصلہ آپ کے لیے حل کرنا چند منٹوں کا کام ہے۔

### اصطلاحات مستحصلہ:

مجموع معنوی = کسی بھی الگ الگ اعداد کا صغیر جمع کرنے کو مجموع معنوی کہا

جاتا ہے۔

مثلاً ایک عدد ہے ۲۶ اور دوسرا ہے ۲۲۔

صغیرہ ۸ + ۳ = ۱۲ مجموع معنوی کہلائے گا۔  
عدد صغیرہ اس قانون مستحصلہ میں واضح طور پر چلتا ہے۔ آپ دہائی اور اکائی کے عدد کو جمع کر دیں گے تو صغیرہ کہلائے گا۔

مثلاً = ۱۳ ۲۲ ۳۵ ۵۲ ۱۷ ۲۳  
صغیرہ = ۳ ۴ ۸ ۷ ۸ ۶ علی ہذا القیاس

### قانون مستحصلہ خانہ نمبر 1:

خانہ نمبر 1 کی نسبت کلیہ اور نسبت تفاضلیہ معلوم کریں۔ دونوں نسبتوں کو جمع کریں۔ اس عدد کا صغیرہ معلوم کریں اور عدد مذکورہ میں سے عدد صغیرہ لٹی کریں۔ اب اگر یہ عدد طاق ہے تو خانہ نمبر 1 کے عدد میں سے لٹی کر دیں۔ اگر جفت ہے تو جمع کر دیں، یہ حاصلہ عدد مستحصلہ خانہ نمبر 1 ہے۔

### خانہ نمبر 2:

نسبت کلیہ اور نسبت تفاضلیہ کو جمع کریں اور اس میں سے ان دونوں اعداد کا عدد صغیرہ لٹی کر دیں، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

### خانہ نمبر 3:

نسبت کلیہ اور نسبت تفاضلیہ کو جمع کریں۔ اس مجموعہ میں سے نسبت کلیہ کا عدد صغیرہ لٹی کر دیں اور عدد حاصلہ میں سے عدد خانہ لٹی کریں یا جمع کریں۔ (اگر دونوں اعداد طاق یا جفت ہوں تو لٹی کریں۔ اگر ایک طاق اور ایک جفت ہو تو جمع کریں۔)

### خانہ نمبر 4:

نسبت کلیہ اور نسبت تفاضلیہ کے اعداد کو لٹی کریں۔ (بڑے عدد میں سے چھوٹا عدد لٹی کریں) اور اس میں خانہ نمبر 3 کے حرف مستحصلہ کا صغیرہ جمع کر دیں، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

### خانہ نمبر 5: موشلہ

نسبت کلیہ اور نسبت تفاضلیہ کو جمع کریں۔ اس میں سے دونوں اعداد کا صغیرہ لٹی کریں۔ عدد حاصلہ میں نسبت کلیہ کا عدد صغیرہ جمع کریں یا لٹی کریں اور اس عدد حاصلہ میں صغیرہ تفاضلیہ کو جمع کر دیں۔ یہ عدد مستحصلہ ہے۔



## خانہ نمبر 6:

حد خانہ میں نسبت کلیہ اور تفاضلیہ کے میزان کو لپی کریں یا جمع کریں۔ حد حاصلہ میں سے اس حد حاصلہ کا صغیرہ جی کریں اور اس میں خانہ کا جمع کریں یا لپی کریں۔ (اگر اعداد جفت ہوں یا طاق تو لپی کریں۔ اگر ایک جفت ہو اور دوسرا طاق تو جمع کریں)۔ یہ حد مستحصلہ ہے۔

## خانہ نمبر 7:

نسبت کلیہ میں سے نسبت تفاضلیہ کو جی کر دیں۔ (بڑے حد میں سے چھوٹے کو لپی کریں)۔ اس میں حد خانہ لپی کریں یا جمع کریں، یہ حد مستحصلہ ہے۔

## خانہ نمبر 8:

نسبت کلیہ میں سے حد خانہ کو لپی کریں یا جمع کریں اور حد حاصلہ میں سے حد صغیرہ نسبت تفاضلیہ کو لپی کر دیں، یہ حد مستحصلہ ہے۔

## خانہ نمبر 9:

نسبت کلیہ میں سے حد خانہ کو لپی کریں یا جمع کریں اور حد حاصلہ میں سے حد نسبت تفاضلیہ کو جی کر دیں۔ (بڑے حد میں سے چھوٹے کو لپی کر دیں) یہ حد مستحصلہ ہے۔

## خانہ نمبر 10:

نسبت کلیہ میں سے خانہ کا حد لپی کریں یا جمع کریں۔ اس میں سے حد نسبت تفاضلیہ کو لپی کریں۔ حد حاصلہ میں حد خانہ کو جمع کریں، یہ حد مستحصلہ ہے۔

## خانہ نمبر 11:

نسبت کلیہ اور تفاضلیہ کو جمع کریں۔ اس میزان میں حد خانہ کو جمع کریں یا لپی کریں اور دونوں نسبتوں کے صغیرہ کو حد حاصلہ میں سے لپی کریں، یہ حد مستحصلہ ہے۔

## خانہ نمبر 12:

نسبت کلیہ میں حد خانہ کو جمع کریں یا لپی اس میں سے نسبت تفاضلیہ کو جمع کریں یا لپی۔ اس میں سے حرف سوال کے حد صغیرہ کو جمع کریں یا لپی (بڑے حد میں سے چھوٹے کو لپی کرنا ہے)، یہ حد مستحصلہ ہے۔

## خانہ نمبر 13:

حرف سوال کے حد صغیرہ میں سے حد خانہ کو لپی کریں یا جمع کریں اور نسبت کلیہ نسبت تفاضلیہ کے مجموعہ میں سے اس حد کو لپی کریں۔ حد حاصلہ میں سے نسبت تفاضلیہ کے صغیرہ کو لپی کریں۔ یہ حد مستحصلہ ہوگا۔

## خانہ نمبر 14:

نسبت کلیہ اور نسبت تفاضلیہ کو ایک دوسرے میں سے لپی کریں۔ اس میں حد خانہ کو جمع کریں اور مجموعہ نسبت کلیہ و نسبت تفاضلیہ کو حد حاصلہ میں سے لپی کریں یا جمع کریں۔ یہ حد مستحصلہ ہے۔

## خانہ نمبر 15:

نسبت کلیہ اور نسبت تفاضلیہ جمع کریں۔ نمبر 1  
نسبت کلیہ اور نسبت تفاضلیہ کو ایک دوسرے سے لپی کریں۔ نمبر 2  
اب نمبر 1 اور نمبر 2 کو جمع کریں یا لپی (دونوں طاق و جفت حد ہو تو لپی کریں یا ایک طاق اور ایک جفت ہو تو جمع کریں)۔ یہ حد مستحصلہ ہے۔

## خانہ نمبر 16:

نسبت کلیہ میں سے حد خانہ کو لپی کریں یا جمع کریں۔ اس میں سے صغیرہ حد ہذا کا لپی کریں۔ حد حاصلہ میں حد خانہ کو جمع کریں یا حد مستحصلہ ہے۔

## خانہ نمبر 17:

نسبت کلیہ میں سے حد خانہ کو لپی کریں۔ اس میں نسبت تفاضلیہ کو جمع کریں یا لپی کریں۔ اس میں سے صغیرہ تفاضلیہ کو لپی کریں، یہ حد مستحصلہ ہے۔

## خانہ نمبر 18:

دونوں نسبتوں کو جمع کریں۔ اس میں سے حد 9 کو لپی کریں یا جمع کریں۔ اس میں سے نسبت تفاضلیہ کو جی کریں یا جمع کریں، یہ حد مستحصلہ ہے۔

## خانہ نمبر 19:

دونوں نسبتوں کو جمع کریں۔ اس میں حد خانہ کو جمع کریں یا لپی۔ اب اس حد



حاصلہ کا صغیرہ حاصل کر کے نسبت تقاضیہ جمع کر دیں، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

### خانہ نمبر 20:

نسبت کلیہ میں نسبت تقاضیہ کو جمع کریں یا لٹی۔ عدد خانہ کا اسحاق اس میں جمع کریں۔ اس میں عدد خانہ کو جمع کریں۔ یہ عدد مستحصلہ ہے۔

### خانہ نمبر 21:

نسبت کلیہ میں سے نسبت تقاضیہ کو جمع کریں یا لٹی۔ اس میں عدد خانہ کے صغیرہ کو جمع کریں یا لٹی، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

### خانہ نمبر 22:

نسبت کلیہ میں سے خانہ کا عدد لٹی کریں۔ اس میں سے نسبت تقاضیہ کو لٹی کریں یا جمع۔ اس میں نسبت کلیہ کو جمع کریں یا لٹی، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

### خانہ نمبر 23:

خانہ کا عدد + یا لٹی نسبت کلیہ

۱

نسبت کلیہ کا اسحاق + یا لٹی خانہ کا اسحاق

۲

یہ دو اعداد آپ کے پاس ہیں۔ نمبر 1 اور نمبر 2۔ ان دونوں اعداد کو آپس میں جمع کریں یا لٹی کریں جو عدد حاصل ہو۔ اس میں نسبت تقاضیہ کو لٹی کریں یا جمع کریں، یہ عدد مستحصلہ ہوگا۔

### خانہ نمبر 24:

نسبت تقاضیہ کو خانہ کے صغیرہ میں جمع کریں اور اس میں سے خانہ کے عدد کو لٹی کریں۔ یہ عدد مستحصلہ ہے۔

### خانہ نمبر 25:

عدد خانہ میں سے نسبت کلیہ کو لٹی کریں۔ اس عدد میں سے نسبت تقاضیہ کو جمع کریں یا لٹی۔ اس میں سے صغیرہ نسبت کلیہ کو جمع کریں یا لٹی۔ یہی عدد مستحصلہ ہوگا۔

### خانہ نمبر 26:

نسبت کلیہ میں خانہ کا صغیرہ جمع کریں۔ اس میں نسبت تقاضیہ کو جمع کریں۔ اس میں سے صغیرہ تقاضیہ کو لٹی کریں۔ یہ عدد مستحصلہ ہے۔

### خانہ نمبر 27:

نسبت کلیہ میں سے نسبت تقاضیہ کو لٹی کریں = یہ نمبر 1 ہے۔  
صغیرہ خانہ اس میں سے لٹی کریں = یہ نمبر 2 ہے۔

نمبر 1 + نمبر 2 + نسبت کلیہ + نسبت تقاضیہ = یہی عدد مستحصلہ ہے۔

### خانہ نمبر 28:

نسبت کلیہ + نسبت تقاضیہ کو جمع کریں۔ اس میں سے مجموعہ ہذا کے صغیرہ کو لٹی کریں۔ اس میں سے عدد خانہ کو لٹی کریں یا جمع کریں۔ یہی عدد مستحصلہ ہے۔

قارئین 28 خالوں کے حصول مستحصلہ کی شرح کر دی ہے۔ اب اس طویل قاعدہ کو مثال سے سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ آپ محنت کریں، یہ قاعدہ بہت عمدہ ہے۔

یہ عربی قاعدہ کافی طویل ہے۔ قوانین بھی کافی گنجلک ہیں۔ اب میں اس کی مثالیں حل کر کے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اس کی پہلی مثال پاکستان کے بارے میں ہے۔

سوال ہے: پردیز مشرف کے بعد پاکستان کا صدر کون ہوگا؟

قارئین محترم! ارسال آئینہ قسمت میں ہمارے بزرگ دوست ماہر علم جفر جناب ڈاکٹر عبداللطیف لورالائی والے علم جفر کے مختلف قواعد سے مندرجہ بالا سوال حل کر رہے ہیں۔

ماہ جولائی 2008ء اور ماہ اگست میں یہ سوال حل ہے۔ یہ کتاب کیونکہ تسلسل سے نہیں نکلی جا رہی۔ بعض اوقات مدیم الفرضی کی بنا پر دو دو ماہ بغیر کچھ لکھے گزر جاتے ہیں۔ یہ کتاب دسمبر 2007ء میں مکمل ہوئی تھی۔ مگر میری پیشہ ورانہ اور مطب میں مصروفیت کی بنا پر

وقت کی پابندی نہ کر سکا۔ اس دوران بہت سے شائقین جفر نے کتاب ہارے پوچھا۔ لیکن میں حلف بھانے کر کے جواز بتاتا رہا۔ سب سے بڑا مسئلہ لوڈ شیڈنگ کا ہے۔ جب بھی ڈھن

کچھ لکھے پر تیار ہوتا ہے۔ بجلی قاعب ہو جاتی ہے۔ پھر ملتان کی گرمی الامان لکھتا ہے۔

خیر میں نے جناب ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کا من و عن سوال بغیر کسی اضافے کے اس قاعدہ میں پیش کیا ہے اور اسی سوال کے تحت تمام قاعدہ حل کر دیا ہے۔ آپ غور کریں، قوانین کو مد نظر رکھیں۔ انشاء اللہ مدد حاصل کر سکیں گے۔



بروز پنج شنبه ، ۲۶ جون ۲۰۰۵ء ، برج سنبلہ

۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	سطح اولی
ک	ا	پ	د	ح	ب	ی	ک	ف	ر	ش	م	ز	ی	و	ر	پ	سطح دوم
۱۱	۱	۲	۳	۱۶	۲	۱۰	۱۱	۱۷	۲۰	۲۱	۱۳	۷	۱۰	۶	۲۰	۲	سطح سوم
ن	ش	ج	ن	پ	ز	و	ر	ب	ه	ل	ب	ن	س	ج	ر	ب	سطح چهارم
۱۳	۲۱	۳	۱۳	۲	۷	۶	۲۰	۳	۵	۱۲	۲	۱۳	۱۵	۳	۲۰	۲	سطح پنجم
۲۵	۲۲	۵	۱۸	۱۸	۹	۱۶	۳	۱۹	۲۵	۵	۱۵	۲۱	۲۵	۹	۱۲	۳	سطح ششم
ذ	ت	ه	ص	ص	ط	ع	ج	ق	ذ	ه	س	ش	ذ	ط	ل	د	سطح هفتم
ت	س	ی	ک	ا	و	س	ج	ن	ا	پ	ر	ا	ز	ه	ج	ن	سطح هشتم
ح	ا	خ	ذ	س	ر	ا	ف	ع	س	ع	و	س	ش	ق	ق	ف	سطح نهم
ی	ج	ض	ظ	ف	ت	ق	ق	ب	ف	ص	ح	ف	ث	ش	ق	ق	سطح دهم
۱۰	۳	۲۶	۲۷	۱۷	۲۲	۳	۱۹	۲	۱۷	۱۸	۸	۱۷	۲۳	۲۱	۲۱	۱۹	سطح یازدهم
۷	۲۵	۳	۱۷	۷	۳	۱۹	۲۲	۲۱	۱۳	۲۳	۲۳	۱۰	۲۰	۲	۵	۲۳	سطح چهاردهم
۱۵	۱۹	۲۱	۹	۱	۱۳	۱۳	۱۶	۱۷	۸	۱۳	۷	۱۳	۲	۱۲	۹	۱۵	سطح پانزدهم
۱	۱۶	۶	۳	۱۱	۲	۱۶	۱۳	۱۳	۱۳	۱۷	۵	۱۲	۲۳	۱۵	۹	۲۸	سطح شانزدهم
ا	ع	و	د	ک	پ	ع	ن	م	ن	ف	ه	ل	خ	س	ط	ع	سطح هجدهم
ی	پ	ر	ص	ک	ب	ک	ا	ص	ن	ت	ی	ل	ی	ی	م	ع	سطح نوزدهم
ن	ج	ت	ج	ای	ل	ل	ح	ی	ط	ی	ت	م	ت	ع	ل	ل	سطح بیستم
سطح بیست و یکم																	
سطح بیست و دوم																	
سطح بیست و سوم																	
سطح بیست و چهارم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست و ششم																	
سطح بیست و هفتم																	
سطح بیست و هشتم																	
سطح بیست و نهم																	
سطح بیست و دهم																	
سطح بیست و یازدهم																	
سطح بیست و چهاردهم																	
سطح بیست و پنجم																	
سطح بیست																	

ض	ب	ث	ف	ح	ر	ت	ج	ت	م	ق	ف	ع	ش	ف
۲۶	۲	۲۱	۲۳	۸	۲۰	۲۲	۳	۲۲	۱۸	۱۹	۱۷	۳	۲۶	۱۷
۱۵	۱	۲۵	۱۳	۲	۱۹	۱	۱	۲۵	۱۹	۱۱	۲۷	۱۶	۱۰	۱۰
۹	۲۵	۱۷	۳	۳	۳	۱۵	۲۳	۳	۸	۱	۷	۱۰	۱۳	۳
۱۳	۳	۲۱	۲۶	۳	۳	۳	۲۵	۱۷	۱	۸	۲۷	۲۲	۸	۱۲
ن	د	ب	ش	ض	ج	ج	ج	ز	ا	ح	ط	ت	ح	ل
ن	د	ر	ش	ل	ل	ف	ج	ک	ا	ح	ط	ت	ح	ل
م	ف	ا	ل	ک	ل	ب	ش	ک	ر	م	د	ر	ن	ب

نویسندگان  
یونس بن جبر  
نویسندگان  
نویسندگان  
هر دو مستعمل  
حروف مستعمل  
ناقل  
میزبانی

جواب

مستقلہ کہہ رہا ہے کہ آصف یہ جنگ جیت کر صدر بنے گا۔ یہ آصف زروری ہے۔

سوال 2: باطیم اصحاب کتب کے بارے میں

[illegible]



## باب تسخیرات الارواح

### تسخیر عمل ہمزاد لاثانی

تسخیر و دعوت ہمزاد و روحانیت اور عملیات کے موضوع پر مشتمل اس وقت بے شمار کتب طبع ہو چکی ہیں۔ جن ایک دو کو چھوڑ کر تمام تر بے سرو پا اور غیر مستند قسم کی کتابیں ہیں۔ جو محض مغالطات کا ایسا مجموعہ ہیں۔ جن میں تسخیرات و عملیات کے نام ہنر باغ دکھائے گئے ہیں۔ فی زمانہ ہر شخص تسخیر ہمزاد کا شائق نظر آتا ہے۔ رسائل میں بے شمار عملیات شائع ہوتے ہیں اور بعض نام نہاد مالمین چند گھنٹوں سے لے کر چند منٹوں میں ہمزاد تسخیر کروا کر دینے کے بلند ہانگ دعوے کرتے ہیں۔ حالانکہ ان مالموں کی سات پشتوں میں بھی کسی نے ہمزاد کا عمل نہیں کیا ہوگا۔ حالانکہ ماہرین علوم عقلی فرماتے ہیں کہ تسخیر و دعوت ہمزاد کے عملیات کا شمار طلسمات کے اعظم ترین اعمال میں ہوتا ہے۔ اس لیے کوئی بھی شخص جب تک ان اعمال کی مہادیات پر مکمل کامیابی حاصل نہ کر لے اس وقت تک ایسے اعمال میں حاذق و ماہر ہو جانے کا دعویدار ہونا تو ایک طرف اس کا تو تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس علم کو حاصل کرنے کے لیے باقاعدہ اساتذہ فن کی صحبت و خدمت کی اشد ضرورت ہے۔

عمل ہمزاد کے بیان سے قبل یہ جاننا ضروری ہے کہ ہمزاد ہے کیا؟ کیوں اس کے پیچھے دنیا پاگل ہے۔ اس میں اتنی دل چسپی اور چاشنی کیوں ہے۔ ہمزاد اصل میں آپ ہی کا لطیف جسم ہے۔ جس کی تخلیق آپ کے مادی اور کثیف جسم کے ساتھ ساتھ ہوئی ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ آپ کے حقیقی جسم کو بدن کی مادی کثافت سے قید کر دیا گیا ہے۔ اگر آپ کو شش کریں تو اس دعدان سے باہر لا کر اپنے اس لطیف جسم اور اس کی مادیاتی قوتوں سے کام لے سکتے ہیں۔

ہمزاد کے مختلف نام ہیں۔ عبرانی میں اسے طیف اور کئی دیگر ناموں سے موسوم کیا گیا ہے۔ عربی میں قرین، ہمزات وغیرہ، سنسکرت میں سایہ (اس کے عمل کو سایہ پرشی)، فارسی میں ہمزاد، انگریزی میں لورا کہتے ہیں۔ اسلام میں صوفیاء کرام اسے جسم لطیف روح حیوانی، جسم مثالی وغیرہ کہتے ہیں۔ قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اس کا ذکر آیا ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ پیدائش کے وقت ایک جن شیطان پیدا ہوتا ہے اور وہ اس کا لطیف جسم ہوتا ہے۔ چنانچہ صحابہ

طرح اول	۲۳	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۱	۲
ن	ی	م	ی	ن	ب	ا	د	ش	ا	ھ	ک	و	ن	ت	ھ	ا	۱
۱۳	۱۰	۱۳	۱۰	۱۳	۱۰	۲	۱۳	۱	۳	۲۱	۱	۵	۶	۱۳	۲۲	۵	۱
ج	ش	ن	ب	ا	ھ	ک	ت	ی	س	ج	و	ل	ا	ی	د	و	۱
۳	۲۱	۱۳	۲	۵	۱	۱۱	۲۲	۱۰	۱۵	۳	۶	۱۲	۱	۱۰	۳	۶	۲
۱۷	۳	۱۷	۱۲	۱۹	۳	۱۲	۲۶	۳	۱۶	۸	۱۷	۱۸	۱۵	۳	۹	۷	۷
ع	ج	ظ	ل	ق	ج	ل	ض	ج	ع	ح	ف	س	س	و	ط	ز	۱
ی	ک	ھ	ز	ا	ر	پ	ا	ن	ج	س	و	س	و	ل	ھ	د	۱
غ	ذ	ق	ش	س	و	غ	س	غ	ف	ا	ر	ا	ر	ر	ض	ق	س
ض	ظ	ث	ث	ف	ح	م	ف	ب	ق	ج	ت	ج	ت	ج	ت	غ	ش
۲۶	۲۷	۲۱	۲۳	۱۷	۸	۱۱	۲	۱۵	۵	۷	۱۱	۱۱	۲۱	۹	۳	۲۱	۲۰
۱۵	۲	۲۰	۷	۸	۱۱	۲	۱۵	۵	۷	۷	۱۱	۱۱	۲۱	۹	۳	۲۱	۲۰
۹	۲۳	۶	۱۱	۲	۵	۶	۹	۱	۳	۵	۵	۵	۱۵	۷	۲۳	۱۲	۱۳
۶	۳	۵	۱	۲۱	۸	۲۶	۲۷	۷	۲۳	۷	۱۳	۲۱	۱۰	۲۵	۱	۸	۸
د	و	ھ	ا	ش	ح	ض	ھ	ث	ز	م	ق	ی	ذ	ا	ح	ح	ح
ی	د	ق	ا	ق	ت	ل	و	ھ	م	ق	ق	خ	ک	ا	ح	ح	ح
ق	ق	ب	ھ	ا	د	ب	ا	ذ	ن	ق	و	ا	ی	ق	د	ق	د

اب



اللہ علی علی محمد و آل محمد



نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کے ساتھ بھی وہ شیطان اور جن پیدا ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں امیرے ساتھ بھی ایک شیطان پیدا ہوا ہے۔ لیکن میرا جن شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ غرض یہ وہی ٹھیکہ جڑ ہے جسے ہوسپ کے ماہرین روحانیت (Spiritualist) اپنے روحانی حلقوں میں حاضر کرتے ہیں اور ان سے طرح طرح کے کام لیتے ہیں۔

ہمارے ملک میں ہزاروں کا تصور آج سے تقریباً پچاس سال قبل ایک ڈائجسٹ میں ہزاروں کی واپسی کے نام سے ماہر ہزاروں کرامت حسین کی زندگی کے سنسنی خیز واقعات جن میں ہزاروں کی مافوق الفطرت قوتوں کے کارہائے نمایاں قطار مسلسل کئی سال تک شائع ہوتے رہے۔ جسے کسی پرانی بیاض سے قرآن پاک کی سورۃ فرقان کی آیت نمبر 44-45 کی ریاضت سے تفسیر ہزاروں کے اس کی طاقت کے کرشمے دکھائے گئے تھے۔ حالانکہ کہانی کے اصل مصنف محترم شمیم نوید کے ذہن کی یہ ساری پیداوار تھی اور انہوں نے اپنے حقیقی سے یہ سب لکھا تھا۔ محترم شمیم نوید صاحب بہت بڑے ادیب ہیں۔ وہاں سے لوگوں میں اس پر اسرار طاقت کو حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ گو فاضل مصنف نے اس آیت مبارکہ کے ترجمے کو سامنے رکھتے ہوئے تمام کہانی ترسیب دی تھی۔ لیکن یہ عمل کیونکہ کامیاب ہے اور سچا ہے۔ انشاء اللہ یہی عمل لکھوں گا۔ آج کل بھی ایک اخبار میں قیدی روح کے نام سے یہ کہانی قطار وار چھپ رہی ہے۔ ہمارا موضوع اصل عمل ہزاروں کی تفسیر ہے۔ اس لیے اس کے متعلق عرض کر رہا ہوں۔ جو شخص عمل ہزاروں کا حقیقی ہوا ہے اسے چاہیے کہ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ مضبوط قوت ارادی کا مالک ہو، ٹیک دل اور عمدہ خصائل و عادات کا حامل ہو، نفل کے دوران طہارت، ظاہری و باطنی اور احکامات شریعہ کا پابند رہے۔ نفل کے چلنے کے دوران ترک حیوانات کرے۔ اگر روحانی پاکیزگی کے لیے روزہ رکھ سکا ہو تو ضرور رکھے۔ اگر ہزاروں کا نفل کرنے والے شخص کا دل مضبوط ارادہ مند اور مستحکم نہ ہو۔ خیالات متحرک اور پراگندہ رہے ہوں۔ تصور آخری بھی معمولی اور سلی ہو، کبھی قلب و نظر کا فقدان، قوت ارادی اور مستقل حرامی ناچید ہو تو ایسے شخص کو بھول کر بھی ہزاروں کی قوت کی تفسیر میں لانے کا تصور بھی نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہزاروں کی تفسیر ایک روشن معنی کا شعرا خواب تو ضرور ہے۔ لیکن حقیقت میں ایک بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ اس کی کامیابی کے لیے ہر حصہ امور شرکاء و اولیات پر سختی سے عمل کرنا ضروری ہے۔ مگر آج کل دیکھا گیا ہے کہ بڑے بڑے اجن کو اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے

اور نوخیز نوجوان ہزاروں کے ہوش رہا واقعات پڑھ کر ہزاروں کو بھوکے لپے بے چین ہوتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے زندگی میں ایک معمولی معاملہ بھی نہیں کیا ہوتا۔ اس کے علاوہ آج کل کے رسائی عالمین نے اپنے جھوٹے دعوؤں سے اس عمل کی وہ تھیک کی ہے کہ ہزاروں جیسی طاقت و حقوق کو ایسا بنا دیا ہے کہ جیسے ایک بکری کے بچے کو پکڑ کر گود میں لے لیتا۔ میں نے کئی ایسے عالمین سے پوچھا کہ کبھی خود عمل کیا ہے یا ہزاروں کا مشاہدہ کیا ہے، تو ادھر ادھر کی ہانکتے کے بعد اقرار کرتے ہیں کہ نہیں ہمارے دادا جان کی بیاض میں نفل تھا اور وہ حامل جنات و ہزاروں تھے۔ ہمیں تو یہ بھیک میں کھڑے مل گئے ہیں۔ جن سے شکم بڑی ہوتی ہے۔ بہر حال انسان اشرف المخلوقات ہے اور اس نے کائنات کو تغیر کر لیا تو کائنات میں پھیلی ہوئی قوتوں کی تغیر ناممکن نہیں ہے۔ یورین ماہرین میں یہ عام چیز ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے ہا قاعدہ علم کے طور پر اسے لیا ہے اور اداروں میں اس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ہمارے ہاں ذرا مختلف ہے۔ یہاں تو ان پڑھ پڑھا لکھا تو ایک طرف جو انتہائی نکما اور ہڈ حرام ہوتا ہے اور محنت مزدوری کے لیے ہاتھ بڑھانا عار سمجھتا ہے۔ وہ جھوٹا حامل ہزاروں کر لوگوں کو روحانی امداد دینی شروع کر دیتا ہے۔ عمل ہزاروں کے متعلق تو کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ مگر اس کتاب کی افادیت بڑھانے کے لیے غریب اور تجربہ شدہ نفل ان لوگوں کی خاطر پیش کر رہا ہوں۔ جو آج تک اس معاملہ میں خاک چھانچے پھر رہے ہیں۔ میں ایسے لوگوں کو دعوت نفل دیتا ہوں۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو رہا تھا کہ اگر نفل کو شروع کر کے اس کے انجام تک پہنچانے سے قبل ہی ترک کر دینا ہو تو نفل کو شروع ہی نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس قسم کی کوتاہی حامل کو مصائب و آلام کے بیسیا تک غاروں میں دھکیل دیتی ہے۔ اکثر لوگ تو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ورنہ رحمت کے فکار ہو کر پاگل و مجنون تو ضرور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دوران نفل ہزاروں کے نفل و غریب میں آ کر اس سے ہم کلام ہو جانا یا اس کی طرف سے کوئی چیز لینے کا اقدام کرنا یا اس کے کہنے پر نفل ترک کر دینا نہایت خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ نفل کے خاتمے پر جب ہزاروں ظاہر ہو کر سامنے آ جائے تو حامل نہایت محنت و شعور کے ساتھ ماہرین فن یا نفل ہزاروں کرنے والے استاد کے بتائے طریقوں اور ہدایات کے مطابق اس سے واضح طور پر مشاہدہ جات ملے کرے۔ ورنہ ہزاروں بعد میں آگے چل کر حامل کے لیے وبال جان بن جاتا ہے اور بالآخر پریشان و چیہان ہوتا پڑتا ہے۔ نفل کے لیے حصار کرنا، حفاظت خود اختیار کرنا کا باعث ثابت ہوتا ہے اور احتیاط ہر نفل



میں حصار کرنا مناسب خیال کیا جاتا ہے۔ ہمزاد کا حامل دسٹر کٹھنہ اپنے ہمزاد کی مدد سے دنیا کی ہر جگہ کو اپنا تابع بنا سکتا ہے۔ جن دانس اور دھوش و طیور کو ہل بھر میں تغیر کر سکتا ہے۔ چشمِ زدن میں لوگوں کی نظروں سے غائب ہو سکتا ہے۔ وہ جس کو چاہے ہل بھر میں حاضر کر سکتا ہے۔ لوگوں کے دلوں کی غلی ہاتیں اسے معلوم ہو جاتی ہیں۔ مستقبل میں ہونے والے واقعات اور حوادث کی خبر اسے پہلے ہو جاتی ہے۔ حامل اپنے اہماء پر غالب و قوی رہتا ہے۔ وہ قہدیوں کو قہد و بند کی مصیبتوں سے رہائی دلانے کی قدرت رکھتا ہے۔ امید ہے ہمزاد ہمارے تفصیل سے آگاہ ہوگی ہوگی۔ اب عمل پیش خدمت ہے۔

یہ عمل مجھے سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم بزرگ حضرت مہدارالمن سرمدی رحمۃ اللہ علیہ نے عطا کیا تھا۔ یہ بزرگ خود بھی حامل ہمزاد رہ چکے تھے اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے۔ یہ عمل میں نے کیا تھا، بذاتِ خود عمل کی کامیابی کے بعد ترک کر دیا تھا۔ کہ عمل 100% صحیح اور مستند ہے۔ اس کی ترکیب درج ذیل ہے۔ یہ عمل چاند کی سات تاریخ کو شروع کیا جاتا ہے اور اکیس تاریخ کو ختم کیا جاتا ہے۔ گویا چودہ روز کا عمل ہے۔ عمل ایسے دنوں میں شروع کیا جائے گا جن دنوں موسمِ ابر آور ہونے کا خدشہ نہ ہو اور موسمِ سردیوں کا بھی نہ ہو۔ رات کو چاند کی طرف پشت کر کے کھڑے ہو جائیں اور ایسے وقت کھڑے ہوں جب سایہ قد کے برابر ہو۔ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر کھڑے ہوں۔ نظر سایہ کی گردن پر جمی رہے۔ حتی الامکان پلک نہ جھپکے۔ تعداد کا خاص خیال رکھیں۔ اگر پاؤں تھک جائیں تو تہہ ہل کر سکتے ہیں۔ یعنی ایک پاؤں کی بجائے دوسرا پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ لیں اور ہاں آیات مبارکہ کا ورد چودہ سو (1400) بار کرتا ہے۔ یہ تو رات کا عمل ہوا۔ اب دن کے وقت ایک وقت مقرر کر کے ایک الگ کمرہ میں ایک قد آدم آئینہ شفاف کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے نظر گردن پر جما کر بغیر پلک جھپکے مل بلا تعداد تقریباً آدھ گھنٹہ یا گھنٹہ تک پڑھتے رہیں اور اپنے جسم کے ایک ایک انگ کو اپنے ذہن میں محفوظ کر لیں اور تصور کریں۔ آپ کی آنکھیں ٹھکیں گی، پانی پیئے گا۔ جب آنکھ تھک جائے تو دہا کر بند کر لیں اور چند سیکنڈ تک بند رکھ کر تصور کی طاقت اپنا سراپا اپنی بند آنکھوں کے سامنے لانے کی کوشش کریں۔ چند سیکنڈ تک آرام سے آنکھوں کی جھکن دور ہوگی۔ دوبارہ پھر یکسوئی سے عمل آئینہ

شروع کر دیں۔ اس عمل سے آنکھوں میں قوت مقناطیسی پیدا ہو کر قوتِ ارادی مضبوط ہوگی اور یکسوئی حاصل ہوگی، یہ آسان کام نہیں ہے۔ جتنا آپ کا تصور مضبوط ہوگا، قوتِ ارادی مضبوط ہوگی، اتنی جلدی تغیر ہمزاد کی منزل آسان ہوگی اور قریب ہوگی۔ ششے والا عمل آپ کا آدھ گھنٹہ تک بغیر پلک جھپکے پہنچ جائے تو ہمزاد کا 25% عمل کامیابی کی ضمانت بن جاتا ہے۔ ہمزاد کے عمل میں یکسوئی اور تصور ہی کامیابی کی کلید ہیں۔ اس کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔ دن کو آئینہ کا عمل کریں۔ رات کو چاندنی میں اپنے سایہ کو دیکھ کر عمل کریں۔ خدا خواست اگر دورانِ عمل کسی روز اچانک بادل چھا جائیں اور سایہ نظر نہ آئے تو عمل باطل ہو جائے گا۔ تمام محنت رائیگاں جائے گی اور عمل دوبارہ از سر نو شروع کرنا ہوگا۔ عمل صرف چودہ روز کا ہے۔ ایک بات کا دھیان رہے۔ جب ایسی صورت پیش آجائے تو رات کا عمل تو موقوف ہو جائے مگر دن میں آئینہ بنی والا عمل ترک نہ کریں۔ اسے جاری رکھیں کیونکہ اس سے یکسوئی اور تصور قائم ہونے میں آسانی رہے گی۔ انشاء اللہ 14 روز میں ہمزاد مطہج ہو جائے گا۔

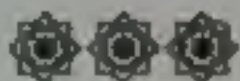
ان چودہ دنوں میں سخت ریاضت کریں۔ ملنا جلنا چھوڑ دیں۔ نماز کی پابندی کریں، احسن تو یہ ہے کہ دنیاوی کام چھوڑ دیں، پرہیز جلالی اور جمالی اختیار کریں، ذہن کو خالی کر کے ہمزاد کے تصور میں گم کر دیں، شہوانی خیالات سے مکمل پرہیز کریں۔ اگر ہدایات پر عمل کریں گے تو کامیابی کی ضمانت ہے۔ عمل یہ ہے:

السم ترالی ربك كيف مد الظل ولو شاء لجعله ساكناً ثم جعلنا الشمس عليه دليلاً ۝ ثم قبضته المينا قبضاً يسيراً ۝

سورة الفرقان (۳۳-۳۵)

نوٹ: عمل کرنے سے قبل مصنف کتاب حکیم سرفراز احمد زاہد یا کسی روحانی خالوادے یا پھر عامل شاو زنجانی سے اجازت ضرور لیں۔ بغیر اجازت کوئی شخص عمل نہ کرے ورنہ نتائج کا خود ذمہ دار ہوگا۔

علامہ ازہر حرید معلومات بذریعہ جوابی لقاؤ لیں، تاکہ عمل کے دوران کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔





## نوح تسخیر خاص

یہ نوح تسخیر علم جز کا کمال ہے جس میں قرآن مجید کا اعجاز پوشیدہ ہے اور کلام الہی کا راز منہ مجروح ہے۔ یہ ایک پر تاثیر پلٹا ہوا عمل ہے۔ جس شخص کے پاس نوح تسخیر ہوگی اس کا ہر شے کاروبار مکمل جائے گا۔ دکان اور کاروبار میں برکت ہوگی، طالب علم اپنے پاس رکھے تو امتحان میں اعلیٰ نمبروں سے کامیابی ہوگی، مقدمات میں کامیابی، حسب خواہش شادی اور ملازمت ملے، تمام جائز خواہشات پوری ہوں، صاحب اولاد اور بچوں کی زندگی کو کوئی گزند نہ پہنچے، پوشیدہ دشمنوں کے شر اور حاسدوں کے حسد سے محفوظ رہے اور اگر مقروض ہو تو ادائیگی قرض کے اسباب پیدا ہوں، تاجر حضرات کو بے حد نفع ہو، بے روزگار کو ملازمت ملے، بیرون ملک ملازمت کے مواقع پیدا ہوں، کسی قسم کا سحر جادو اثر نہ کرے، ہر شخص آپ کی عزت کرے گا، جائیداد کی خرید و فروخت کے لیے گاہک حسب منشاء ملے، سماں بھری میں محبت رہے، طلاق کا خطرہ نہ رہے گا، کاروبار اس قدر ترقی کرے کہ آپ حیران رہ جائیں، غرض نوح تسخیر تمام زندگی کی مٹا من ہے کون کہتا ہے کہ کلام الہی میں طاقت نہیں۔

حکیم سرفراز احمد زاہد (ماہر علوم مخفی و جفر)

مکان نمبر 7، گلی نمبر 5، رحمان کالونی، کالرو روڈ، اللہ شانی چوک، ملتان

رابطہ نمبر: 0300-6331210، 061-4517668، [www.sarfrazjafar.com](http://www.sarfrazjafar.com)



# مکتبہ آئینہ قسمت لاہور کی مشہورہ آفاق کتب

حضرت نجم العظم الحاج سیدنا ظر حسین شاہ زنجانی کی تصانیف

مباح الجفر	آزمودہ میں کپا کیزہ علم سیکھنے کے لئے اس سے بھر کوئی کتب نہیں۔ قیمت۔ 300/- روپے
مباح الرمل	نقشوں اور کیروں کے پیدائش علم ماضی، حال، اور مستقبل جان سکنا۔ قیمت۔ 150/- روپے
مباح الاعداد	علم الاعداد 1, 2, 3, 4, 5, 6, 7, 8, 9 سے پیش گوئی کرنے کے قواعد۔ قیمت۔ 100/- روپے
مباح العمليات	اموال خاندان و نجایہ عالیہ، اعمال قادریہ اور اعمال چلیزہ کے عہد۔ قیمت۔ 150/- روپے
مباح الریسیا	شعبہ جہازی کیا ہے اور اس کے سرسور راز کیا ہیں؟ قیمت۔ 100/- روپے
مباح الفرائست	المعمور و دیوالوں کے لئے دست شای پر ایک جامع تصنیف۔ قیمت۔ 100/- روپے
مباح عملیات	عال کمال اور جہاز علامہ شاہ گیلانی کی زندگی کا نایاب اور یادگار خزانہ۔ قیمت۔ 200/- روپے
مباح تاریخ ولادت	آپکا ماضی، حال اور مستقبل یہ کتب تمہیں سب سے زیادہ کر دے گی۔ قیمت۔ 100/- روپے
مباح القیاد	مباح القیاد دانائے مردم شہری کے لئے ایک سہ ماہیہ تصنیف۔ قیمت۔ 100/- روپے
مباح ہمزاد	نمبر و ہوتی صورت کے لئے اہل علم سے بھر کوئی کتب نہیں۔ قیمت۔ 150/- روپے
مباح غیرات ہمزاد	ہمزاد کیا ہے؟ آپکے جسم لطیف کی تغیر کیسے ممکن ہے؟ قیمت۔ 100/- روپے
مباح تخرارہ قرآنیہ	جہاں علم حضرت اکبر علیہ السلام کے علم و ادب کے لئے اہل علم کے لئے ایک کتب خانہ۔ قیمت۔ 50/- روپے
مباح مسات ہدہ	طلسمات کے موضوع پر شاہ زنجانی کی جامع کتاب۔ قیمت۔ 50/- روپے
مباح مسات سامری	طلسمات کے شوقین حضرات کے لئے ایک نادر کتاب۔ قیمت۔ 100/- روپے
مباح سحر اسود	پاکستان میں کائنات ہمارے اس سے بھر کوئی کتب موجود نہیں۔ قیمت۔ 100/- روپے
مباح جامع التیب	حضور سیدنا صادق آل محمد کی تصنیف واقعی عزائم طیب کی کلید ہے۔ قیمت۔ 50/- روپے
مباح شہرہ شہرہ	شائقین دیکھ کر دیکھ کے لئے انمول خزانہ شائقین علوم و تحقیق کے لئے۔ قیمت۔ 50/- روپے
مباح شہرہ شہرہ	شہرہ شہرہ امراض کے لئے علم اعظم کی دور دراز دیکھ کر اہم تصنیف۔ قیمت۔ 150/- روپے

## زنجانی برادرز کی کاوش

انعام کئی نمبر آئینہ قسمت میں ایڈیشن اول قیمت 125 روپے  
انعام کئی نمبر آئینہ قسمت میں ایڈیشن دوم قیمت 150 روپے  
انعام کئی نمبر آئینہ قسمت میں ایڈیشن سوم قیمت 200 روپے  
انعام کئی نمبر آئینہ قسمت میں ایڈیشن چہارم قیمت 200 روپے

روحانی زندگی کے سات شہرے اصول ترجمہ ظفر عظیم۔ قیمت۔ 750/- روپے

مباح میاض نقای	ماہر و طبع عالی کے علم سے ان کی روحانی زندگی کے عجبات کا پورا۔ قیمت۔ 100/- روپے
مباح بوستان طلسمات	علامہ محمد رفیق زاهد دانائے طلسمات کی شہرہ آفاق تصنیف۔ قیمت۔ 500/- روپے
مباح رفیق طلسمات	علامہ محمد زاهد کی طلسمات کے باب میں نایاب اضافہ۔ قیمت۔ 500/- روپے
مباح آئینہ مسریم	شائقین مسریم کے لئے معلم کتاب۔ قیمت۔ 100/- روپے
مباح عالم حاضرات	حاضرات کے موضوع پر جامع اور مفید کتاب۔ قیمت۔ 300/- روپے
مباح حقائق ماضی و حال	شائقین عملیات و حاضرات کے لئے نادر خزانہ۔ قیمت۔ 100/- روپے
مباح روحانی دعا	ایک ایسی کتاب جو آپ کے دل کو سکون پہنچائے گی۔ قیمت۔ 100/- روپے
مباح بحر الحاضرات	روحانی امور کی علم و فن کے لئے نادر خزانہ۔ قیمت۔ 135/- روپے
مباح خاضرات کی دنیا	ماہر و طبع عالی کی تصنیف۔ قیمت۔ 200/- روپے
مباح آئینہ ہنرنازم	شائقین ہنرنازم کے لئے ایک معلم کتاب۔ قیمت۔ 100/- روپے

## دیکر مصنفین کی کتب

مباح شہرہ شہرہ	مکرمین علم اعظم کے لئے ایک بھر میں کتب ہندی حضرات ضرور پڑھیں۔ قیمت۔ 50/- روپے
مباح النجوم	علم النجوم سیکھنے کے شائقین کے لئے ایک آسان اور سہل تصنیف۔ قیمت۔ 100/- روپے
مباح شہرہ شہرہ	خفیہ زندگی کو خوشگوار بنانے کے راز جمع طلسمات۔ قیمت۔ 100/- روپے
مباح صوامت	شائقین ملکیت کے لئے شاہ جہاں ایک نادر خزانہ 1995-2050 کا نام۔ قیمت۔ 200/- روپے
مباح الجفر	جہر کے شائقین کے لئے خزانہ۔ ترتیب نو شاہ زنجانی۔ قیمت۔ 100/- روپے
مباح زینہ جفر	علم الجفر پر ایک آسان اور سہل تصنیف از علم لیاقت اللہ قریشی۔ قیمت۔ 120/- روپے

MALIK NEWS AGENCY DUBAI

دہلی میں کتب ملنے کا پتہ

مکتبہ آئینہ قسمت لاہور  
کاشانہ زنجانی D-125 گلبرگ  
حضرت سید میراں حسین زنجانی روڈ  
پوسٹ کوڈ 54660